

نعت سچ علیہ السلام

<p> اعجاز کیوں اثر خواہنے کلام کا کیا نشان ہی کہ دل ہو ملا یک ہن خان کبوتر پیدا ہی روح پاک سی روح اللہ نام ہو ہی چرخ پروہ جب سی کہ مستند جان میں دل سے اوسکا حلقہ گوش کمال ہو میری زبان نہ کیوں ہو کلیہ درختان کیوں عرش پر دماغ تھو ناز کا میری وہم و خیال کو ہو رسائی کھان نصیب </p>	<p> مداح ہوں سچ علیہ السلام کا کیا اوج اور عروج ہی بس احترام کا پھر اس میں دخل کیا ہو کلیم و کلام کا عرش برین پہ ناز ہی اوسکے مقام کا پائند ہوں درم کا نہ والبتہ دام کا ہی نام اوسکا ورد میری صبح و شام کا اتائی پاک چرخ نشین ہی غلام کا زنیہ پری ہی عرش سو اوسکی مقام کا </p>
--	---

نکلی مُردی دم میں ہزاروں جلاوی	کیا معجزہ تھا اوس لب بجز نظام کا
مہوش ہوں اوسکی می ذوق شوق	سرتار ہوں اوسکو شفاعت کو جام کا
قابلِ نحووی اوسکے نبوت کا جو کو	دنیا کی کام کا صی نہ وہ دین کی کام کا
نہی جھان میں باد سکی کرامت کا تمام	شہرہ ہی اوسکو فیض کا اور احتشام کا

ای شور چشم تر کو بنا چشمہ حیات	Check 1987
کرورد جان بود لسی مسیحا کی نام کا	

خواس وصف سے منسوب ہوا ہوا	یعنی فرزند خدا خوب ہوا خوب ہوا
دو عالم کا تو ہی شافع ہی امیر و مسیح	طالبوت کا تو ہی مطلوب ہوا خوب ہوا
سرمین فخر نہ کیونکر ہوتری امت کے	جان دینا تجھے مرغوب ہوا خوب ہوا
لے کو نہیں میں نوری نخواستری ہوا	جلوہ حق سی خوش اسلوب ہوا خوب ہوا
جان دینے میں بجز شکر نہ نکلا مونہ نہی	صبر میں ہادی الیوب ہوا خوب ہوا
دیکھا یوسف کو تو انکھیں کھلین دم میں	نورینا کی یعقوب ہوا خوب ہوا
تری بخشش میں نہیں شور یا شکا	اپنی عصیان سے تو منجوب ہوا خوب ہوا

ایک نوجوان نے یہ شعر لکھے ہیں اور ان کا تعلق ہے
میرزا حسن علی شاہ صاحب دیوان

دل میر، جلوہ تیرا محبوب ہوا خوب ہوا	شوق کا ایک خوش حال ہوا خوب ہوا
نہ ہیر، کوئی شکایت نہ گلہ جان جہان	ظلم ہی گریختی مرغوب ہوا خوب ہوا
ادسکے جلوے ہیں شیب و روز رانی جا	دل میر خلوت مہتاب ہوا خوب ہوا
خنجر عمرہ سے ارمان نکالی تم نے	جان بیان خوب ہوا خوب ہوا
نوبت یاد سفت ثانی میر، پیار و صد شکر	میں تری ہجرت میں یقوب ہوا خوب ہوا
اصبر نے نام کیا ساری اجماع میں میر	پیر و حضرت ایوب ہوا خوب ہوا
اگر گنی عشق سے انکار اب ارض سما	اپنی اسے نام پہنوب ہوا خوب ہوا

عمر کبر شورش کی بادہ کشی ای و اعظ

اکی پری میں جو محبوب ہوا خوب ہوا

داع ایک ہر شکوہ میں جان و صفا کیم ہوا
کیا پیش میں ہی ہر کس خوش و خوش ہوا

ایک تکتہ ہی میں دفتر عشق کا جرم ہوا	اس تی مضمون ہی پیدا اور تازہ ہوا
پارہ گر کو بھی میر عتاب ہی پیدا ہوا	جب مرض شربت گیا آیا نیم پھر وہ کہ
میر، دل کو بھی مزاج یار نہ نسبت ہی	وہ اگر اس سے سوا ہی کچھ اس سے کہ
حسن کی ساری خطا ہر اس میں نکال تھو	اوسکا عالم دیکھ کر دیوانہ کہ عالم کہ

سبزو رنگوں کی محبت میں عجیب کیا مرا
جب خدا کی اشرف المخلوقات اسکو کر دیا
کان پکڑی عشق کا پھر نام یعنی کی نہیں
ہنسکے دل تم نے دیا ہم نے دیا تم کو صنم
بیکہ کر گل ہی پتھیں جس پیرا اسکو پوچھو
حالاں دل لکھ کر کیا جب خط شرف آتا تھا

جس نے چاہا وہ اس کے حق میں آخر ہم ہوا
پھر فرشتہ سے ہی افروزن رتبہ آدم ہوا
ہاتھ سے اسکی ہمارا ناک میں ہی دم ہوا
پھر خوشی میں کس طرح سی رنج یہ با ہم ہوا
میری اشکو سے نخل حب قطرہ شبنم ہوا
اوسکے ایک ایک لفظ پر ماتم کو بھی ماتم ہوا

شور تیرا در شکر ہو گئی سببم بخود

سننے والا تو کا ہی اوسکی کچھ عجیب عالم ہوا

یاد فصل گل میں روئیکہ عجیب عالم ہوا
بعد سنی کی ہی کیا تشکیم بلکہ گی انا کا
اوس پر پیر و نہی آرا در فونکی اسیر
چشم وحدت سی جو دیکھا عالم نشر کوچ
مرثی سودای از لعل پرشکن میں جب کہ ہم

اشک جو آنکھوں سے نکلا قطرہ شبنم ہوا
روح کیا خوش ہو گی جو تب کو نہ مر غم ہوا
سلسلہ سوداؤ و کالاج پھر بر ہم ہوا
وزہ ہی اپنی نظیر میں تیرا عظم ہوا
خانہ زنجیر میں بھی مدتوں ماتم ہوا

اگئی پھر یاد دلین ہی پرستونکی مچی
کالی کی کالی کی لہرائی لگی تن میں
جب نہ کچھ عقدہ کھلا فرد ہاں یار کا
جب سحر و ٹھکر وہ گھرائی سدا رہی
اس اجل کا ہو بھلا یہ بچہ و راحت دہی

دور جام می میں جب کچھ ذکر خیر جم ہوا
مونہ لگانا گیسوی مشکین کا کیسا تم
لب میرا نطق و بیان سی سخت نام نہا
کیا نہ کچھ دم پر نہ کیسا نہ میں بدہم ہوا
جان کی جاتی ہی سب کچھ قصہ کم ہوا

شور کی مرقی صی وہ نادم جفا سی ہوگی
کہتی ہیں لوگوں سے دکامری کیا عالم ہوا

درد و فرقت کا نہ کرنا مچی درمان ہوتا
پورا اگر ایک ہی دل کامیری ارمان ہوتا
کس غضب کا ہی بنا نشان خدا اس آدم
کاش دو دل ہی نہ جو روز ازل سو ملتی
پہنس گیا دام میں کامل کی گرہ نکی ربا
چاہ مشکل تہی بہت تجھ ہی لائے نہ سکے

خواب میں ہی وہ مسیحا جو نمایاں ہوتا
پہر تو سو جان سی میں یار پہ قربان ہوتا
کہ فرشتہ کو تمنا ہی میں انسان ہوتا
ایک میں کہتا اور اک یار کا دریا ہوتا
دل کی حقیقتیں یہ بے حق تر تھا پیشان ہوتا
اور کچھ کہنا تھا کہیل جو آسان ہوتا

دعا
کیا ہی ہے کامیری اگر جو نہ سے غداں ہوتا
پہر جو قاتل کا ہستم ملک افشان ہوتا

<p>چاک کیا کرتا جو باقی نہ گیریاں ہوتا پیر فرنگی کوئی دیکھا نہ مسلمان ہوتا گر شب ہجیرین کرتا تو یہ احسان ہوتا روز کے فاقو نشے حضرت شب ہجیر ہوتا تیری کوچہ میں میرا خانہ ویران ہوتا تیر کی بدلی اگر نشتر مرگان ہوتا راس آتی جو مچھی حافظ قرآن ہوتا ای پیر و تیری دیوار کا احسان ہوتا گر تیری تیر کا پیکان میرا مھمان ہوتا</p>	<p>روز کیوں رشتا ہی در پی میرے تو جو تیری کلمہ کی تو پیر سنی سہ نہیں غنم قتل میرا تو ہی اک روز مسلم تجھ کو شکری غم کی غذا ملنی ہو میری بچ تو گیا کاش وحشت کی تو کچھ فکر نہ رہتی باقی قتل کے بعد غم کش کی بھی ضرورت تھی ہم آفت جان ہوئی روئی کتاب کی تیری یاد سایہ میں اوسکی اگر قبر میری بن جاتی جان و دل اوسکی مدارات میں کرتا حاکم</p>
	<p>شور کیا کیا نہ مری وقت بوج ملتی تجھی کاش قاتل کا تیسرہ نمک افشان ہوتا</p>
<p>کیونکر نخوی دل میرا دہوش نقش پا نی غم سراغ کا نہ مچھی ہوش نقش پا</p>	<p>ری غمہ ریزہ رفتہ آغوش نقش پا وہ گم شدہ ہوں کوچہ آفت میں زند</p>

دیکھو ہر سکر کی آغوش نقش پا
کس خبیان کریا لب خورشید نقش پا

مجھ نہ تو ان کی خاک ہو ہمدوش نقش پا
بایل مرطرت ہو اگر گوش نقش پا
ہوں کاش خاک ہو کی ہم آنخوش نقش پا
نذر فسادگی ہوئی کیوں ہوں نقش پا
ہی وا او می طرح میرا آنخوش نقش پا
کیا کھر یا ہی یہ لب خاموش نقش پا
حی نا تو انیو نئے سرو و ش نقش پا
غنجہ نبا ہی کیوں لب خاموش نقش پا

مٹ مٹ کی آرزوی کہ کوچہ بین باریکی
کیا کیا نہ خاکسار کیے افسانہ میں بھون
تقدیر ایسی کبھی کہ ہو وصل لہریا
کسے اوٹھایا حشر قدم ہای ناز سے
بعد از وفات ہی نہ مٹی آرزوی وصل
اتنا ہی کھون کسکے قدم سیاہی گلا حشر
ذلت تو دیکھی کہ میری خاک بعد مر
دل تنگ کسکے ناز ستم زانی کر دیا

عالم خرام ناز پہ مفتون ہی لیک شور

اک عمر سے ہی والدہ دمدوش نقش پا

یہ ہے دیکھا جہان کے باغ میں آگوی پھول شگفتہ سدا نہ رہا

کیسے غنجہ نبا کہی کھائی ہوا کہی گل ہوا پھر بھے پتا نہ رہا

رحمہ دنیا کی جھگڑی میں دل بچھ پھنسا کہی بھولی سی ماؤ نہ اوسکو کیا

کھلی آنکھ نہ خواب کی میری ذرا بھی خوفِ خدا بخدا نہ رہا
 وہی دیر و حرم میں ہی یادِ خدا وہی کرتی ہیں لوگ کلیسا میں جا
 میں نے خوب ساغور و اس میں کیا کوئی نامِ خدا سے جدا نہ رہا
 کئی شوقِ جوانی نکلاتا ہے کیا پیری نے اکی بہت سا دکھی
 بھی گوشہ نشینی پسند ہوئی کہ وہ دل نہ رہا وہ مزار نہ رہا
 یہ بچار دوزخ تہی باغِ حجاز لگی ساتھ ہی اسکی بلایِ خزاں
 کوئی رنگِ جاہی جو دم کو بچان تو پھر اسکا کہیں ہی پتا نہ رہا
 جسے سمجھتی دوستِ عدو وہ بنا جسے دل یا دوستی ہو جانکویا
 نہیں کام کسی سے ہی نکلا ذرا کوئی اپنا پیرا یا میرا نہ رہا
 میری ساتھ سلوکِ قضائی کے مجھے زلیست کی فکر و الم نہ رہی
 میری بارگناہوں کی صلکے ہوئی کوئی رنج و عذابِ درانہ نہ رہا
 نہیں شہر کو مزیکا اپنے ہی غم کہ عبت ہی فنا کا ملال و الم
 مگر اس پہ خدا کا ہی فضل و کرم وہ کیسا جہان میں بُرا نہ رہا

تھارا جبر میری اختیار میں کیا تھا	جو یاد کر کی تباہا شمار میں کیا تھا
نحران کی نچنچہ دل کو نہ ہین شکایت کچھ	یہہ دن تو آج ہوا کل بچا پر میں کیا تھا
نہ ٹھہرا دوسکی مقابل میں گل کوئی	گھلا نہ بھید کہ اوس گلغلار میں کیا تھا
تمام عمر نہ آیا قرار دم بھر کو	خدا ہی جانی دن بقرار میں کیا تھا
کس آرزو پہ ہوا تو نثراری منصو	نشان شمر کا تبا نخل میں کیا تھا
وہ کس دن اپنی جفا کا رینوسن باز آیا	ڈرون بگاڑ سے میں کیا سنوایز کیا تھا
گھلی میں بعد قبا ہی مزار میں آنکھیں	کسے خبر تھی میرا انتظار میں کیا تھا
ہر ایک آبلہ پانی چوم چوم لیا	خدا جانی مزار نوک خار میں کیا تھا
تمہاری کا کل غبر فشان کا صدقہ	وگرنہ نافہ مشکستا میں کیا تھا
یہ چھوڑی گل فی رفاقت ہجر کی ایک	خلش ہی رات دن اسکو خا میں کیا تھا
کھان ہی دلکا پتہ کیا تہاؤند جنون	گروہ کی شکل گریبا نچی تا میں کیا تھا

بجای سہرہ لگایا ہر اک فی آنکھ میں
تباہ شور کی مشقت غبار میں کیا تھا

جسم و جان کو گھٹا کی دیکھ لیا
 مجھ پہ بھلی گرا کے دیکھ لیا
 آنکھ ہم سے چڑا کی دیکھ لیا
 جان اوس پر مٹا کی دیکھ لیا
 غیر کی دم میں آ کی دیکھ لیا
 قطرہ مٹی چکھا کی دیکھ لیا
 بی گنہ خون بھا کی دیکھ لیا
 زلف میں دل بھنسا کی دیکھ لیا

رہا اوسے بڑا کی دیکھ لیا
 غیر مکر کے دیکھ لیا
 اب لگی کیوں عہد و شرمانی
 نقش پا سے تیری خدا سمجھ
 کتنا رسوا ہوئی زمانہ میں
 شیخ بھی لب کو چاٹتا ہی ہا
 ہوئی قاتل جھانہیں تم مشہور
 ہو چکی عمر بھر رہا ہی اب

شور اوسنی سنانہ تیرا درد

شور توئی مچا کے دیکھ لیا

پھر وصال سے نہ اگی بچھ لیا
 فکرو آنکھ میں دکھا کی دیکھ لیا
 اوسنے آنکھ میں چڑا کی دیکھ لیا

اوسکے کوچہ میں جا کی دیکھ لیا
 چل گئی دل پہ غیر کی تلوار
 رات کچھ ایسی کی کشش دلتو

تم تو طعنی ہمیں کو دیتی تھی	غیر کی بس میں آ کی دیکھ لیا
سخت جانی سو جان نکلی نہیں	زہر ہی ہم نے کھا کی دیکھ لیا
عشق کو سب بُرا ہی کہتو تھی	اپنی پر آنا کی دیکھ لیا
بزم میں دیکھتے تھی غیر کو وہ	ہم نے آنکھیں سجا کی دیکھ لیا
ایک پتہ کا ہی پتہ نہ لگا	ہاتھ سے یہ ہبہ کی دیکھ لیا
دشمن جان ہو گئی تم تو	دل کو تم سے لگا کی دیکھ لیا
تم نے اوس پر نہ مارا کچھ	دل کو ہم نے جلا کی دیکھ لیا

شور کی شعر میں نمک ہی خوب
چکھ لیا اور چکھا کی دیکھ لیا

شور اپنی خوش نصیبی کا وہ اخیر میں تھا	وہ ہی کیا شب تہی کہ وہ جانان جا رہی تھا
پڑتی ہی اک ہاتھ کی تسمہ لگا کھانہ ہا	کس بلا کی ناگھانی کا اثر خنجر میں تھا
دل یا تھا جسکو وہ ہی دشمن جان ہو گیا	اے کس حسرت سی چہ یہ میرا گھر میں تھا
در و فرقت سی جو تیرا پھر نہ پایا دلوں ہائی	بیر میں تھا میری نہ گھر میں در حلقہ میں تھا

<p>روزر شب کی روئیسے روئیں ہی جگہوں کو ہم درہم و برہم کیا اوس سلک زندان تمام گل کھلائی اور ہی جوش جنوں الامان گردش قسمت بھی روز از سے تہی نصیب سب سبہ تختی ہی اپنی کچھ خطا اوسکی نہیز بیہ ملا دیتا ہی النساء کو خدا سی یا یقین جگو ہی ہم دم کیو تری اور انا مہ کی ساتھ</p>	<p>چشمہ آفت کوئی شاید کہ چشم تر میں تھا آبرو کا قدرتی جو سلسلہ گوہر میں تھا کس غضب کا جو ہر اوس فضا کی نشتر میں تھا پیشتر گردون گردانے ہی میں حکم پیر تھا مد تو نسے زلف کا سودا ہماری سر میں تھا جو کہ دیکھا لطف دینا ہم کچھ زیریں تھا شوق کا کیسا اثر اور زور کیا شہر میں تھا</p>
--	--

اجنگ شیرین زبانو نسے نہ وہ حاصل ہوا

بو مڑہ ای شور یا یا ہم فی اوسکی شمرن تھا

<p>غیر کی ساتھ عیادت کو وہ دلبر آیا سخت جانی فی ہی امید شہادت توڑی یاد آیا شب غم میں جو سر زانو یار ہچکیان آئین کیا یاد کسے فی جگو</p>	<p>لو مسیحا ملک الموت کو لیکر آیا عید کو ہی نہ گلی لگنے وہ خنجر آیا چین سر کو نہ سحر تک سر بستہ آیا غیر سے ذکر میرا آج مقرر آیا</p>
---	--

<p>آہ گم گشتہ اثرنی ہی جدا اوس سر رکھا شکوہ غیر یہ ہو جنگ یہ قسمت کا گارڈ شب محتاب میں اور بالہ حشر ہو نعل</p>	<p>میں تو گھر اوسکی گیا اور وہ میر گھر آیا ہم کو تو وصل میں ہی ہجیر میریا دیکھہ خالی یہ نعل دن ہی میرا بھڑیا</p>
<p>ایسی پیرد سے کہنا ہی کچھ در تھا شور جسکے افسوس ہی افسوس نہ لب پر آیا</p>	
<p>کیا اشک ہی چشم تر کا ہر دم کو سفر سے تن میں داغون سے جگر چمن ہی زرباعث خواب غفلت دل نذر کیا نظر کے بی زخم نہیں ہی آبلہ ہی صی دل کو جو راہ دل سے آوارگی کی اب بدولت</p>	<p>رونا سے رصا اثر کا خود تن سے وطن سفر کا اور نام نہیں شجر کا سونا سے جو نام زر کا جادو سے بلا نظر کا یہ پھول ہی اس شمر کا کیا کام پیام بر کا میں گھر کا ہون اور نہ در کا</p>

ظاہر و آشور فی ز ما نہ
دشمن سے بشر بشر کا

دل پہی زخم اور زخم پہ جہا لچھالہ پہ کانٹا ہی غم کا
نخل پہ پھول اور پھول پہ پھل ہی پھل پہ پرتا خن صبغہ کا
چشم پہ ابرو ابرو پہ بل ہی بل پہ وہ تیزی غصہ کی
سان پہ تیغ تیغ پہ باز اور باز پہ خون ایک عالم کا
رنج پہ وہ تل ہی تل پہی زلف اور زلف پہ بیدم لاکھوندم
پھول پہ دانہ دانہ پہ دام اوس دام پہ صدمہ ماتم کا
عمر و ان پر رنج فنا ہی رنج پہ غم غم پہی حسرت بی پایان
خاک پہ تن ہی تن پہی مرگ اور مرگ پہ دم آدم کا
ناز پہ ناز اور غمزہ پہ عشوہ عشوہ پہ طرز خو باتہ
پہرہ پہ غصہ غصہ پہ چٹڑ کی جڑ کی پہ شکوہ پی ہم کا
شاخ پہی گل گل پہ کھلا گل گل پہی شبنم غم کی شور

دل پہی داغ اور داغ پہ زخم اور زخم پہ پچایا مرہم کا

جلوہ یہ طور کا مچھی کسے دکھایا	بنیو جو دم میں شور موسی بنا دیا
سوز فراق نی میرید لگو جلا دیا	تسکین کا نام خاکین بالکل ملا دیا
جب سی خرام تازی فخر اٹھایا	نقش قدم کی طرح سی مچکھوٹا دیا
جب سی کہ تجھ کو ایستہ نا آشنا دیا	وحشت نی دلو خانہ حسرت بنا دیا
ولیں الم ہی جانیں جسرت تمہیں ضعف	سب کچھ ہی تیر عشق میں اللہ کا دیا
لامی صبا کہتی وہاں کا کوئی پیام	ہاں میری مشت خاک کا خاک اڑا دیا
میری ہر ایک تباہی وعدہ گوشک ہی	وہ کونسا ہی زہر جو میں نی ملا دیا
سنستے ہیں آج اوکا ارادہ بھانکا ہی	سخت غنودہ کو میری کسے جگا دیا
غیر و کو بوسہ لب شیریں ملی مگر	عاشق کو ہی بتاؤ کہی تم نی کیا دیا
نالہ سے ہی ملانہ کہی دلکا مدعا	گو بارہا ہی عرش ہی اس ہلا دیا
میری ہی تہی یہ ضد کہ کیا پیار غیر کو	مچکھوڑ ولایا اور اسے ہسکھڑا دیا

جب سے کہ اس کے عشق میں پیدا ہوا شور

داغ جیسے ہمارے دل کا نمونہ دکھایا
اوسے آئینہ کو خاک میں اوسے ملا دیا

	<p>دو دن جہان کی فکر کو لے بھلا دیا</p>	
<p>پھر لا کی جلد آنیہ مجھ کو دکھا دیا عاشق کی جان دو لگو پھر اوٹھا دیا دفعہ جہین کا ماہ کو دہشتہ لگا دیا مجھ کو تو یہی رزق خدائی بتا دیا پتھر تہی تم کو شیشے سونازک بنا دیا دیران پڑا تھا اسکو سنو بسا دیا غافل جو سوتی تھی او نہیں سنے جگا دیا پیری فی آسمان کی کمر کو جگا دیا عاشق کی دلو توڑ کی کعبہ ڈھا دیا</p>	<p>مانگا ہوا دس دلو تو بالا بتا دیا مشتوق کو خدائی ہی ناز واد دیا جلوہ فی تری ٹھکی یہ رو کیا ہی نام لخت جگر سے ہوتی ہی اب سرزد احسان مانو قدرت حق کا تم اتج جب تمہارا وہیاں میری دلیں آ رہا خفاں پایا یہی یہ خدا بلند مغرو یہ نہ حسن جوانی پر آدمی کافر سے ہی نحو جو کیا تو فی ای صنم</p>	
	<p>پوچھا او نخون فی شور جو کیا دلکا حال ہے سوٹکر سے ہو یا تھا سوا دلو دکھا دیا</p>	
<p>سیما ب صفت شوقین کب دل نہیں ہوتا</p>	<p>کس وقت پریشان تیرا بسمل نہیں ہوتا</p>	

کے لفظ میں تو ان آئینہ حاصل نہیں ہوتا
چند کو دو ملحق ہیں اگر دل نہیں ہوتا

گر مر تخی سے اسے اگہی ہوتے	آینہ تیری رخ سے مقابل نہیں ہوتا
گر لاکھوں ہی ہوتی تو خدا آپ پہ کرتی	افسوس ہی پیدا ہی بنا دل نہیں ہوتا
غخواری اندوہ کی امید ہو کس کو	دل ہی تو میری حال کی شامل نہیں ہوتا
فلکی نہیں رہتا ہی جگر کب تیری غسو	کب اشک کی قطروں میں میرا دل نہیں ہوتا
غمرہ سے جگر عشوہ سے مین لگو چھیا لو	پہ ظلم تو مجھے میرے قاتل نہیں ہوتا
مین کیا ہوں ہزاروں ہیں طہان صورتیں	کس روز تماشا سحر محل نہیں ہوتا
اس نچہ الفت سے خدا سب کو بجا ئی	سنتے ہیں کہ اسکا کہیں سب احل نہیں ہوتا
عاشق کو کبھی آپ فی الفت سونہ دیکھا	دیوانہ غلامی کی ہی قابل نہیں ہوتا

ہم جسکے لئی شورجھانیں ہوئی مشہور

افسوس ہی وہ بھولکے مائل نہیں ہوتا

آج دلبر دل میری سنیہ سی باہر لیچلا	جانکو ہمراہ اوسکے ہیں ہی لب پر چلا
رہ گئی ہم ہاتھ ملتے خانہ خالی دیکھ کر	جانکو حسرت لیچلے اور دلوں دلیہ لیچلا
نوح کے طوفان کا وہاں ہو کیا سیکو تھیز	سوئی محشر اپنا مین جب دیدہ تر لی چلا

نہاں غلامی کی تیرا میرا کس لہجہ
روک دلوں کو شوق زلف و لب و لہجہ

<p>سرکوبین ہی شوق سی ہاتھون پہ کھمکھم لہلا میرادل وزوجنائی اب چڑا کر لی چلا نا توانی نے بیٹھا یا شوق اوٹھا کر لیچلا کس طرح ہو چوں گا وان تک پر مقدر لیچلا اس لئے میں اپنا محض آپ لکھ کر لیچلا دلہین جب تیری تصویر کو چہیا کر لیچلا اسلئے میں اپنی گھر سے تیر خنجر لی چلا</p>	<p>آج مقتل میں سنا ہی امتحان نیکی سہی کوئی پکڑی اسکو جب جانی کہ ہی کچھ نہ خرو کیا کہوں کن شکو نہ سے پھونچا ہوں در تک تیر یا رخصیاں ہی میت اور میں نہایت نا توان داع دلیر میری اعمالو نکے لاکھوں میں گواہ جانکر اسکو خدائی مجھ سے کی ہر باز پرس سخت جانی سے میری تیغ او سکی منہ پہ پہنچو</p>
<p>آہ لب پرداع دلیر سنیہ بریان تنچاک شوریہ سامان بھانسیہ پیش داوری چلا</p>	<p>آہ لب پرداع دلیر سنیہ بریان تنچاک شوریہ سامان بھانسیہ پیش داوری چلا</p>
<p>وصال کی ساغم انتظار سے اوٹھا دہوان جو میری دل داغدار سی اوٹھا جو قہنہ اس فلک کینہ کار سے اوٹھا بجھا چرخ جو میری مزار سے اوٹھا</p>	<p>میں ادسکی بزم سی لبس حال ایسے اوٹھا تھارے کا کل بیچانکے پاس جا بیٹھا پکڑ کے دل کو زمین پر معا گئے ہم بیٹھہ چڑھا وہ طور پہ دکھلائی سیکڑوں جلو ی</p>

داع
خاکہ تمام کی زمین بزم سے ادا
برک قرار سے بیٹھا قرار

<p>فلک کا سہری او سے دیکھ کر کی چکرایا جفا کا آپ کی میری وفا کا بس چہرہ پیسے بولتے ہیں مور شور کرتی ہیں نہ بیٹھا چین سے ایک دم ہی وہ قیامت شب فراق میں موت کی ڈگری اوس سے ہجوم یا سوس الم سا تہہ تھا اوس کے کفن تھا سرخ اور آنکھیں تہین لا خون</p>	<p>کوئی بگولہ جو میرے غبار سے اوٹھا مجھی بتائے کب روزگار سے اوٹھا فلک پہ اب بہاری بہار سے اوٹھا نظر سے گر کی جوا و سکوی یا سہ اوٹھا جو درد میری دل بے قرار سے اوٹھا قطع تمہارا کشتہ ہی کس قنار سے اوٹھا شہید ناز ہی کیا کیا بہار سے اوٹھا</p>
<p>کس نے مار دی تھو کر جو ناز سے اکبر تو شور شکر کا میری مزار سے اوٹھا</p>	
<p>سودھی زلف شب تا ہی رہا میں گو شراب عشق سے شراب ہی رہا شرم و حجاب ہی میں شب وصل کٹ گئی بخشش کے بعد پیر ہوئی مجھ کو تو نکلی چاہ</p>	<p>آخر کو رفتہ رفتہ مجھے مار رہا پیر بی خودی کی جوش میں بشار ہی رہا اون کی زبان پہ تاسخ و تمکار ہی رہا جنت میں جا کی ہی میں گنہ گار ہی رہا</p>

دل بھاری حالت آزار ہی رہا
مرزا فرخ پورن شور ہی رہا

<p>بالین پہ میری آیا میخانہ عمر بہر صدقہ میں زلف کی بہت آزاد ہو گئی مرنی پہ پہی میری نہ راضی ہوا کہی سنتے ہی نام وصل کا میں ہو گیا تمام</p>	<p>اچھا ہوا کہ عشق کا آزار ہے رہا پیر میں تو مرنی مرنی گرتا رہی رہا آسان کام یہی مجھی دشوار ہی رہا تازہ سیت بائی طالب دیدار ہی رہا</p>
<p>باز آیا وہ کہی نہ جفا کا ریونے شوخ پیشور عاشقوں میں وفادار ہی رہا</p>	
<p>ریشک اسکا کھجواں دل بی گمان ہو جائیگا حشر میں تیری ستم کی داود بچا ہوں گے تیغ اپنی صاف کر لی میری سپرید ریغ دل سے دگہ اپنا شب و قہقہہ کیوں نہ تا اگر جب تصور اپنا تم دے میری لیکر چلے حال دل کہتا تھا کچھ پیغام بر محمدوں کیا شکایت حشر میں تیری جفاؤں کی کرو</p>	<p>کوئی دن میں وہ صنم جان چہاں ہو جائیگا یوہ بیان ہوتا نہ دیکھا وہ وہاں ہو جائیگا ہاتھ تیرا مشق سے قاتل وان ہو جائیگا یہ غصہ ہوتی کہ وہ خواہاں جان ہو جائیگا یہ خیال آیا نہیں ویران مکان ہو جائیگا بدگمانی بول اوشی یہ راز دان ہو جائیگا یوہاں دل میں ہی پھر یہی عیان ہو جائیگا</p>

حشر میں تیری ستم کی داود بچا ہوں گے
یوہ بیان ہوتا نہ دیکھا وہ وہاں ہو جائیگا

کیون شکایت میں عدو کی اوس کڑا بار بار	کیا خبر تھی میراں نامہ ہر بان ہو جایگا
گریہ ہی روناشب فرقت میں اگلے ہونکار ہا	دیکھتا نور نظر کم ناگھان ہو جایگا
	جیب قدم آدم فی کہا تھا زمین پر پاشور
	تہا یقین اک روز بی نام نشان ہو جایگا
ہجر کے اضطراب فی مارا	اور ناز عتاب نے مارا
ہمیں دو نو پہان سے کہو یا	دل خانہ خراب نے مارا
کبھی برق اوٹھائی رخ سے	رات دن کی حجاب نے مارا
مفت میں عمر ہو گئی بر باد	غم روز حساب نے مارا
بخت ناکام عشق ہی جا نگاہ	اس غضب کی عذاب فی مارا
کہدیا صاف غیر سی ہیں وہ خوش	نامہ ہر کے جواب فی مارا
عارضی رے ہوئی ہی غشتے	جلوہ آفتاب نے مارا
غیر کو قیس وقت کہتی ہیں	اس ستم انتخاب فی مارا
جب سو دیکھی کیسے کیفی چشم	شوق جام شراب نے مارا

داع
ایسے خانہ خراب فی مارا

ہی میری نام سی اونہیں نتر خوبے اجتنابے فی مارا

شور عابد بنے ہو تم کب سے
اس خیال ثواب نے مارا

اپ نے ہم کو کیا ہی تھا و کیا
 کیا ہوا جبر نالہ و افغان نصیب
 سخت جانی فی کیا محجو تباہ
 بعد مرگ ادنیٰ ہی آنکی خبر
 جان شیریں مفت میں ہر بار کی
 پہونک سی اوڑ جاگی ریشہ خاک
 کیا زمین کیا آسمان دشمن ہیں
 قابلِ حسرت ہی حال زار دل
 آج ہم جانی ہیں دان پر کیسی
 خود بخود خون ہو کی دل بھنی لگا

اور عنایت کی ہی جُنبِ یاد کیا
ہم کرینگے زندگی کو یاد کیا
تو کُری گا خنجرِ فولا د کیا
دی ہی قسمت فی سبکِ یاد کیا
جانکنی سے پایا ای فر یاد کیا
ہی ہماری زیست کی بنیاد کیا
بس اشرافی میری قریاد کیا
کیا وجود اور بس عدم آباد کیا
خوبی قسمت ہی ہوا ارشاد کیا
سخت حیرت ہی کہ آیا یاد کیا

جمل سہ ماہی شخص قوالا و کس
اوسکی شہتہ بیڑہ کی بند تھی

راتدن ہی بوش ہشت ہنس	خانہ دل اپنا ہوا باد کیا
مشت پر سون او ضعیف و ناتوان	ایسے بی رحمی ہی ای صیاد کیا
شور الفت نی کیا تمکو تباہ	
صبر اور سکین سے ہوا نداد کیا	
ہم نی اوسکے دلین گہر پیدا کیا	جان کہو کیرہ نہ پیدا کیا
ایک عالم میں ہی شہرت مشرکی	کیسا فتنہ فتنہ گر پیدا کیا
اونکی مجلس میں ہی میرا تذکرہ	آہ نی بی شک اشیر پیدا کیا
اپنی دل میں پالیا اوسکا نشان	ہم نی اوسکو ڈھونڈ کر پیدا کیا
ہم سی اوٹھوایا خدائی با عشق	یہ ہمارا ہی جگر پیدا کیا
ہو گئی معدوم اوسکے فکر میں	کیسا مضمون کمر پیدا کیا
ذرہ ذرہ میں تجلی دیکھ لی	کیا ہنر نور نظر پیدا کیا
کیون نہ تو بی وفا ای سرو قد	سرو کو بھی بے شرم پیدا کیا
میری صورت سی دل سوراخدار	تو نی کس دن ای گھر پیدا کیا

دلی عجب شکار ہنر پیدا کیا
ہنر کو با جگر پیدا کیا

سبز رنگوں کی مچھی یاد آگئی رنگ کیا شاخ شجر پیدا کیا

شور ہی عالم میں دیکھو شور کا
حق نے کیسا با نہر پیدا کیا

سنے تیرا الطاف تو ایسا جان نہیں دیکھا
ان آنکھوں سے بڑھ کر کوئی گریان نہیں دیکھا
بیتابی و بی خوابی و نا چاری و اندوہ
آخر تو کیسے ہی تجلی کا تماشا
کیا جانی ازل سے جنوں ساتھ میں آیا
دل کھو دیا اور پرتی میں بیتاب ہر کس و دم
کہتا ہی زمانہ مجھی سودا ہی و مجنون
صد ہا ہی کئی خون دکھا کر کے ادائیں
جب سی کہ جگر سے تیری چکان کو نکالا
کچھ آپ کی پیدا میں لذت ہی غضب کی

دلین کہی اپنے تجھی مہمان نہیں دیکھا
اور اپنی جگہ سے کوئی سوزان نہیں دیکھا
کیا کیا ہی عذاب شب بھر ان نہیں دیکھا
آنیہ کو کیا آپ فی حیران نہیں دیکھا
سنے کہی دامان و گریبان نہیں دیکھا
بڑھ کر کوئی اپنی سی ہی نادان نہیں دیکھا
تو فی میرا چہرہ غم جانان نہیں دیکھا
لیکن تمہیں افسوس پشیمان نہیں دیکھا
دل کا ہی تو کیا ذکر پہر ارمان نہیں دیکھا
عاشق کو کہی آپ کی نالان نہیں دیکھا

اس کتبہ میں لکھی ہوئی عبارتیں
و اس کتبہ میں لکھی ہوئی عبارتیں

خوبو نکو کہی بندہ احسان نہیں دیکھا	یہ جھوٹ ہی وہ غیر کی منون بنی میں
مدت سی تیری تیر کا پیکان نہیں دیکھا	ہر دم نہو کس طرح لب زخم سے فریاد
لستگین کا تو بہو لیسی سہان نہیں دیکھا	حالت ہی وہ ہی دکھی وہ ہی جانکی صورت
بہولی سی ہی جون خواب پیرن نہیں دیکھا	عیر ادل گم گشتہ کھان خواہی یارب
کس دن میں عذاب شب بھران نہیں دیکھا	کس رات نہیں روز قیامت کی سہفت
ایسا ہی کہی چل کاسامان نہیں دیکھا	میں ہوں دل مشتاق ہوا دسکا ہوتصور
اس طرح کہی شمع کو گریان نہیں دیکھا	یو حال ہی اب دیدہ خونبار کا اپنے
افسوس ہی اس میں اوسو ہمان نہیں دیکھا	نستے ہیں کہ دل کعبہ مقصود جہان ہی
قوتی مگر ای دیدہ حیران نہیں دیکھا	اوس کی رخ نورین ہی قدر کا تماشا
ای یار کوئی تجھ سیاہی انسان نہیں دیکھا	ساری ہی زمانہ سی تجھی جنگ جدائی
ایسا ہی کوئی درو دل جان نہیں دیکھا	اس عشق نی دو لوہی جہا نشہ بھر گیا
عاشق کی کہی حال کا پیرسان نہیں دیکھا	مارا ہی ہیں اوسکی خوشے کی ادائی

افسوس ہی ای شور محبت کی الم سی

خوش بیانی کا مزاج تار یا

		دل صورت غنچہ بھی خندان نہیں کیا	
	شعر خوانی کا مزاج تار یا قدردانی کا مزاج تار یا مہربانی کا مزاج تار یا نکتہ دانی کا مزاج تار یا رازدانی کا مزاج تار یا دُرفشانی کا مزاج تار یا پہر نشانی کا مزاج تار یا	خوش بیانی کا مزاج تار یا جان بھی لیکر رہی انجان وہ محکوبی اختیار میں شامل کیا خال کی مضمون پہ وہ بگڑی ہے دل تہا محرم وہ بھی اوس سے مل گیا اشک بھی سوزِ جگر سے جل گئی وانع دل دھوئی گئی جب اشک ہو	
		شور اب کیا اس زمین میں لگتی ہو خوش زبانی کا مزاج تار یا	
	قدردانی کا مزاج تار یا تیغ رانی کا مزاج تار یا بید ماتی کا مزاج تار یا	جالفشانی کا مزاج تار یا لیتے ہیں غمزدہ سی کیا کیا اجب کام چپکے چپکے غیر سے کچھ کہہ دیا	

دستانی کا مزاج تارہا	کر لیا اغیار سے کیوں ربط ضبط
نام مانی کا مزاج تارہا	جگمگیا دلیں میری نقشہ تیرا
قصہ خوانی کا مزاج تارہا	کون سنتا ہی فسانہ عشق کا
گل فشنائی کا مزاج تارہا	خون دل باقی نہیں ہی چشم زار
سخت جانی کا مزاج تارہا	ابتو تسمہ ہی تہہ پور تیغ نی
کیا جوانی کا مزاج تارہا	ہاں سیری نی کیا کیا نامراد
پھر پانی کا مزاج تارہا	جب شراب نو بنو بستے لگی
ٹھنڈے پانی کا مزاج تارہا	خون دل پنی لگے اب رات دن
خستہ جانی کا مزاج تارہا	اب تبسم کی ادا ہی چوڑ دی
خون فشنائی کا مزاج تارہا	ہو گئی دیدار سے حیرت نصیب
دانہ پانی کا مزاج تارہا	مونہ پہی اب کہلتا نہیں وقت اخیر
لن ترانی کا مزاج تارہا	یار تو نی کرو یا دل میرا خاک

شور جب جاتی رہی قدر سخن

شعر خوانی کا مزاج تارھا

دل اپنا اب تو عشق سوائی یار مر گیا	غم سخت سہتی سہتے گیا ہار مر گیا
بعد از فتاہی ہی وہی حسرت و خیال	کہتا ہی کون طالب دیدار مر گیا
کل جو تہاری واسطی رو تا تھا زار زار	وہ آج خستہ جان و جگر غوار مر گیا
صیاد ویکہہ اپنی اسیر قفس کا حال	کس سیکسے سے تازہ گرفتار مر گیا
کیا کیا ہی ہاتھ ملتی رہی چارہ گر تمام	ہمدرد جو کوئی عشق کا بیمار مر گیا
میر لہر سے کوئی تو تیلای حضور	تیر نگہ سے کون دل افکار مر گیا
بیل ہی گل پہ سرو پہ قمری ہی لنگار	صیاد آج کون وفادار مر گیا
تم اپنے ناز حسن کی ساغر سو مست ہے	کیا غم ہی تم کو کوئی گنہ گار مر گیا
مر نیسے ہی پری ہی تڑپتا ہی اتدن	بتلا تو کون تیرا خریدار مر گیا

نہیں نہ ایک بار کیا شور کا خیال

یہ تم پہ شوق و ذوق سے سو بار مر گیا

رکے ہی آمد و شد میں نفس نہیں چلتا	یہ ہی ہے حکم الہی تو بس نہیں چلتا
-----------------------------------	-----------------------------------

دعا ہے کہ یہ شعر
دعا ہے کہ یہ شعر
دعا ہے کہ یہ شعر

دعا ہے کہ یہ شعر
دعا ہے کہ یہ شعر
دعا ہے کہ یہ شعر

پڑانی ہر گ وپی ہو گئیں ضعیفی میں ہوا کے گھوڑے پہ رہتا ہی وہ ہوا عدم گذشتہ سال جو دیکھا وہ ابی سال نہیں نہیں ہی ٹوٹی کی بوٹی جہا نہیں پیدا ہر ایک بات پہ بن بن کی وہ گھڑتی ہیں رکھا ہی وقت ہر ایک کام کا خدائی ہی نہ کچھ صدا ہی نہ کچھ اہل کار و ان کا سرانجام	اب اگی جسم کا اپنی نفس نہیں چلتا کسی کا اوسکے برابر نفس نہیں چلتا زمانہ ایک سال بس ہر سر نہیں چلتا شکستہ جیب ہوا تا نفس نہیں چلتا کسی کا اونکی طبیعت پہ بس نہیں چلتا ہزار فکر کرو پیش و پس نہیں چلتا یہ کیا ہوا ہی کہ شور و سر نہیں چلتا
---	--

خدائی راہ بنائی ہی صبر کی مضبوط

پراوس پہ شور کہی ہوا ہوس نہیں چلتا

ہوا جیتا بہت بیکار میرا
یہ ہی اب باعث آزار میرا
قیامت میں ہو جیبا ظہار میرا
نہ لیں وہ نام پر اکبا میرا

پڑا انکار سے ہی کار میرا
یہ دل مجھے ہوا بیزار میرا
مزا آئے تہیں اپنی کمی کا
یہاں ہر بار اونکی یاد دل میں

ایک کو صبح تمہیں ہی بیکار میرا
نہ لیں وہ نام پر اکبا میرا

<p>وہ کہتے بر ملا ہیں چارہ گسرو کپا میں نی کہ تو گل او پر غار کہی پوچھا نہ مج کو یہ پی کہہ کر نہیں ہی حال لگا کوئی پرستار کریگا سرنگوں پیش خداوند بن آئیگا جواب او سکا نہ کچھ یہی</p>	<p>نہیں نہ چنے کا یہ بیمار میرا ہوا اس پر گلی کا بیمار میرا ہی زندہ طالب دیدار میرا یہی کچھ غم میں ہی غنوار میرا گناہوں سے وہاں اقرار میرا لیا جایگا جب اظہار میرا</p>
<p>نہ فرمایا کہی تم نی صدا قسوس ہی تابع شور ہرزہ کار میرا</p>	
<p>ہر رنگ پر آتار کو دیکھا اوس دیکھا او سکے ہی تجلی کی تماشیاں ہیں ایک عمر سے ہتی چشمہ حیوان کی تمنا ہتی شور قیامت کی ہزاروں ہوسنا روی عرق افشاکی تماشکی ہی ہم نحو</p>	<p>ہر جلوہ والوار کو دیکھا او سے دیکھا انوار رخ یار کو دیکھا او سے دیکھا ایک لطف کی گفتار کو دیکھا اوس دیکھا اوس شوخی رفتار کو دیکھا اوس دیکھا جب ثاقب و سیار کو دیکھا اوس دیکھا</p>

ہی شک کہ افسانہ کو دیکھا اوس دیکھا

دلی

<p>جب جلوت اظہار کو دیکھا اوسے دیکھا ہر کوچہ و بازار کو دیکھا اوسے دیکھا جب قہر کو اور پیار کو دیکھا اوسے دیکھا جب نافہ تاتار کو دیکھا اوسے دیکھا جس جس در دیوار کو دیکھا اوسے دیکھا جب لذت انکار کو دیکھا اوسے دیکھا</p>	<p>جب پردہ میں غلوت کی ہی پایا اوسے پایا محشر کے سہ ہنگامہ کا شہرہ ہی جہاں یہی ہی تھی ادا وہی تھا شوقی کا اشار نفخہ تیری گیسو کا بسا تھا میری زمین ہر طاق ہر اک منظر کو شک سے عیاں ہے بوسہ کی تنہا میں دل و جان ہو گون</p>
	<p>تھا شور تیرا شور بڑی اونچی صدا کا جس گنبد و مینار کو دیکھا اوسے دیکھا</p>
<p>جس شعلہ رخسار کو دیکھا اوسے دیکھا اوس گل رخسار کو دیکھا اوسے دیکھا اک ہر شش تلوار کو دیکھا اوسے دیکھا ہر سجدہ زنا کو دیکھا اوسے دیکھا ہر شخص خیریدار کو دیکھا اوسے دیکھا</p>	<p>جس روئی پر انوار کو دیکھا اوسے دیکھا وہ پھول جسے دیکھہ کی بیل ہوئی بیتاب بجلی سی چمک جاتی ہی اوس آنکھ کی گرد وہ ایک ہی سودا ہون پیام اوس کا لکھا ہے ہی جس کی جو گری بازار جہاں میں</p>

<p>چہتے ہیں جگر میں میری وہ نشتر ترکان ہی شوخی رفتار قیامت سے ہی بڑھ کر خالی ہندین حکمت سے کوئی بات نہ ہو سکی ہی طرز حیفارنگ ستم حرکت شوخی کس طرح سے ہم اپنی خطا کی ہون قابل</p>	<p>جب دادی پر خار کو دیکھا اوسے دیکھا بیتاب ہر اک یار کو دیکھا اوسے دیکھا ہر غافل و ہشیار کو دیکھا اوسے دیکھا جس جا بے عیار کو دیکھا اوسے دیکھا انکار میں اقرار کو دیکھا اوسے دیکھا</p>
<p>ایشور تیرا شعر ہی رشک لب شیرین جب لذت گفتار کو دیکھا اوسے دیکھا</p>	
<p>بزم میں اوس بیت عیار کی جو جایگا آج سنتے ہیں کہ وہ تیغ بکف آتی ہیں جوش پر آیا ہی پہر دیدہ تر کا دریا دیدہ شوق نہ کیونکر رہی ہر دم سیدار دل ہی حاضری میرا جان ہی موجود ہی کون ہی جب کو میری حال یہ افسوس نہ ہو</p>	<p>دین و ایمان کو ایک باتیں کہ جو جایگا شکر کی جا ہی جو ہونا ہی سو ہو جایگا دل کو کیا یہ میری ارمان ہی جو جایگا یہ شل سچ ہی وہ کہو گی گا جو ہو جایگا یہاں تلک او جو فرماؤ گی ہو جایگا دوست کیا غیر ہی آئی گا تو رہا جایگا</p>

دیکھو شکایتیں ہر اشعار میں جو جایگا
آپ جو شعر لکھتے وہ وہی ہو جایگا

دلیخ

ایک کیا چیز اٹھا لگا وہ لاکھوں خرم رات و نکوچہ قاتل کا تھا ارمانک خیال ستے میں ناصح نادان کو ہوا ہر سودا کسکی ہمت ہی جو شرگالنسی مقابل ہوگا ہمدرد ہجر میں ہر دم میں ہزاروں آفات خواب غفلت سے میں اکدیج نہ بیدار بہنے ہی ٹھکان لیا دلین کہ قصہ تمام	وقت پر تخم نکوی کا جو بوجا یگا آج تم حضرت دل پوچھہ تولو جایگا آنی دو بار و میری جان کور و جایگا میں ہی جانوں ہوں آو سانہو جایگا گر مقدر میں ہی تو وصل ہی ہو جایگا کسکو معلوم تھا طالع میرا سو جایگا آج خود جائیں گی وہاں فیصلہ ہو جایگا
--	---

شور اوس بزم میں بیشک ہو طشما کارنگ

جو کوئی جا لگاوان ہوش کو کھو جائی گا

چاہی شور ہر اک سمت اپنی نالوں گ ہوا ہی جبکہ او نہیں شوخ خوش خرامی تمہاری رخ کی تجلی سی ماہ و خور بولی زمین پہ اب تو قدم رکھنا ہو گیا و شوار	خدا بہلا ہی کسری ایسی بول بابونکا بیر ہی حال سنا و کلی پائیا لون کا علا ہی عکس رہیں ہی یہ خوش حالونکا دماغ چرخ پہ کیوں ہونہ میری چھالونکا
--	--

دیوان
کیا ہی ہوش معلیٰ پہ شور نالوں کا
خاص کہ آواز دے والوں کا

جواب دی نہ سکی وہ عدد کی خاطر سے	خیال تھا اونہیں ورنہ میری سوالوں کا
مذہب کو چین نہ راتوں ہی قرار اک دم	خدا ہی والی ہی ہمسے خراب حالوں کا
ہیں زلف مار سیہ اور ابرو میں عقرب	خدا سچائی کہ ہی خوف چار کالوں کا
گذر ہی لخت جگر خون دل سے اب اپنی	خدا بھلا کسری ان لڑالوں پیالیوں کا
وہ دہلی رشک ارم اور وہ صبح و شام کی سیر	وہ آنا چوک میں ہر روز قلعہ والوں کا
ہوا ہی جب سی کہ پتلون کوٹ کا بیہوج	نہ قدر جامہ کی فی مرتبہ ووشالوں کا
ہیں تو ہجر میں اک دن ہی اک مینا ہی	گذرنا سخت ہی اب زندگی کی سالوں کا

ادھر ہی زلف سیہ اور ادھر رخ گلگون

ہی دلیں شور کی اب خوف گویا گالوں کا

گز اس بت خود کام سی کچھ کام نکلتا	تو عشق میں اپنا ہی بڑا نام نکلتا
جو دیکھتا تج کو وہ سر شام کسی دن	تو ماہ نہ اک شب ہی لب بام نکلتا
چکڑ میں تو خودائی میں ہم روز ازل سے	ارمان تیر کیا گردش ایام نکلتا
گہریر مغان بھول کی سونہر او سکو لگاتا	مینا نہ سے شیشہ نہ کسی جام نکلتا

ارمان بھول کا تیرا نام نکلتا
وہ دیکھتا تج کو وہ سر شام کسی دن
چکڑ میں تو خودائی میں ہم روز ازل سے
گہریر مغان بھول کی سونہر او سکو لگاتا

میں اپنی سزا پانیکو سو فخر سمجھتا	گر میری طرف ایک ہی الزام نکلتا
گرد ہونڈ تا دنیا میں کوئی روشنی لیکر	مجھ سانہ کسی جا کوئی گناہ نکلتا
آنکھوں میں لگاتی جو وہ سرکہ نہ اپنی	کیون چشم سے خون میری سیہ فام نکلتا
آرام کی قابل نظر آتا جو یہ اوسکے	کیون دلسی میری تو وہ دل آرام نکلتا
آغاز سے گراسکی خبر ہوتی تو ہمدام	کیون عشق میں یہ میرا بد انجام نکلتا
شیریں کا عشق جو نہوتا کہی اوسکو	فرہاد سے دشوار نہ کچھ کام نکلتا

گر شور تیرا شعر مرہ دار نہ ہوتا

تو ہند میں کا ہی کو تیرا نام نکلتا

دیا آزار دل زاریہ کیا	جان جانیکو ہی تیار یہ کیا
خارا تھا ہی نظری گلرو	کوئی بجاتا نہیں گلزار یہ کیا
کرتی بین قتل وہ بی حیرم بھی	کوئی پرسان نہیں زرنہار یہ کیا
میں ہوں اک جنس جہا نہیں بکیر	جسپہر شخص خریدار یہ کیا
مانگا بوسہ تو لگی یون کہنے	ایسے بے ساختہ گفتار یہ کیا

دعا
تو ہی شہور دل آزار یہ کیا
جس پر کامیابی ہی تیار یہ کیا

<p>لوگ شاکی ہیں جہا نہیں تیر دیکھا عالم کی مرقع میں تمام ہر قدم پر ہی قیامت برپا زلف مشکین کی تیری خوشبو آنکھ دکھلاتی ہی سب کو نگر آج گلشن کا اوڑا ہی خا کا جھوٹی وعدہ پنہ نہ اپنی ہی نظر دم نکلی کو تہا آئی نہ قضا</p>	<p>فجوا آتا ہی بہت پیاریہ کیا تمسا پایا نہ طرح دار یہ کیا کرتی ہی آپ کی رفتار یہ کیا ہی خجل نافہ تاتا رہیہ کیا اسکو کیوں کہتی ہیں بیماریہ کیا کہیں گل ہی نہ کہیں غاریہ کیا اور پر مجھ سے ہی تکراریہ کیا کار آسان ہوا دشواریہ کیا</p>
<p>پڑ گئی ٹھنڈی جو شاعر شکر مگر مہی شور کی اشعار یہ کیا</p>	
<p>دکھا ناوہ رخ روشن کیسا تجاہل سے میری مرقہ پہ بولی دکھا یگا خدا محشر کو اکدن</p>	<p>جلا دیتا ہی جان و تن کیسا یہاں ہی تھا کہی مدفن کیسا کسکے ہاتھ میں دامن کیسا</p>

<p>اندھیرا ہی سدا عالم میں رہتا ذرا سے حسن پر اتنا بڑا ناز کلیجہ سُنتے ہی آگیا مونہہ کو ہمارے داغ دل میں رشک گلزار بلائیں شام تک سب میر رہوں</p>	<p>نہو تا گر رخ روشن کیسا ہمیشہ رہتا ہی جو بن کیسا سنو گی مائی جب شیوں کیسا نہ بھولی اس طرح گلشن کیسا سحر ایسا ہو گردِ روشن کیسا</p>
<p>تیری خصلت پسند آئی ہمیں شور کیسا دوست فی دشمن کیسا</p>	
<p>چشمِ پر خم سے میری پانی ہی دریا کیسا ہم جو کہتی تھی کہ تم تاب نہ لاؤ گی کہی جلوہ ہی دونوں میں یکساں ہو گیا زہر اوسکی فریاد خدا سو میں کروں کس سے ہم جب تصور سے میر دہیں بسے تم اگر لی چکی دامن میں جب دکھ تو اپنی کا فر</p>	<p>تنگ وحشت سی ہوا دامن صحر کیسا اب کھو طور کا جلوہ تھا یہہ موسا کیسا دیر و کعبہ میں ہی پر فرق کا کلمہ کیسا مدعی سست ہو نہیں ظلم کا دعو کیسا پہر کہو اب کہ حجابِ رخِ زیبا کیسا پہر یہ بل آج تمیز زلف چلیا کیسا</p>

یہی ہے کس میں اس رنگ کا رنگ
 یا ہر ہو کے بہا خونِ مینا کیسا

	شور سی شور کی گہیرا کی وہ فرماتی ہیں	
<p>دیکھیں طرفین کا طی ہوتا ہی قصا کیسا ایک اگھوں میں یہ سرخ کا ڈور اکیسا ہم ہی دیکھیں گی پھر اس فرماتاشا کیسا ہو گیا آج میرا خون تمنا کیسا فی زمانہ کہ ہم فی تمہیں چاہا کیسا حسن کیسا ہی ادا کیسی ہی نقشا کیسا میری ہر بات کا تم کرتی ہو چہرہ کیسا کیا مرض تجکو ہی اور حال ہو تیرا کیسا</p>	<p>ہوتا ہی حشر میں انصاف خدایا کیسا رات کو جاگی نہیں ہو تو بتا صاحب آپ کے چال سوا جایگا پھونچال ضرور پونچھی آنسو جو عدو کی میرا آگے اوسنے قیس و فرہاد کی قصے تو پرانی ہیں سبھے آپ ہی اپنی کو دیکھہ آئینہ سچ کہنا جو عدو میں ہیں بُرائی وہ بھلائی ساری اکی بالین سپر جا نئے پوچھا مجھے</p>	
	<p>ہو گئے خون سفید تو زمانہ کی سہی شور کیا دیکھتے ہو اپنا پر اپا کیسا</p>	
<p>کسی فی نام لیا یا کہ ذکر ہو ر آیا تو سنکے حسن پر اپنی نہیں غور آیا</p>		

توں فی پوش سہا احسان شور آیا
دع شری راغ شری غازی سے خود آیا

<p>یہ کام میری بُری وقتیں ضرور آیا ضرور مجھسا کوئی دہانپہ یا صوڑ آیا ذرا سے تمنی اگر پی ٹھی سرور آیا الہی کام میں کیوں سیر یہ فتور آیا ہوئی وہ جامہ سیاہ جو نام حور آیا کہی میں پاس کہی کارواں دور آیا مگر نظیر میں نہ اوسکے میں بے قصور آیا کہ جس تجلی کا موسیٰ ہاتھ نور آیا جو چمکی برق تو سجھا کہ وہ طور آیا</p>	<p>الہی جان لی پرد کو تو سلامت کہہ تمہاری کو پیر میں مستعد کیون یہ سچ کھا ہی کہ ہوتی ہو دلکو دل بنی بنائی وہ پیر مجھس میں بگڑ بٹ نہیں سمجھتو وہ اپنا ساحس میں بڑ خدا ہی سچھی گا ضعف و ناتوانی ہو کیرن ہزار خطا اوسنی دشمنو کی ہٹا اویکا عکس سیر دلیں ہو پڑا اگر بہت دوتے میں مشتاق تھا تجلی کا</p>
---	--

<p>جہان ہی ذوق سخن ڈکری سخنور کا تو شور تیرا ہی وہاں نام بالضرور آیا</p>	
---	--

<p>جو درد نہو دلیں فرزانہ ہوا تو کیا جو راز حقیقت سی نحو واقف و آگاہ</p>	<p>وہ مرد ہوا تو کیا مردانہ ہوا تو کیا ہشیار ہوا تو کیا دیوانہ ہوا تو کیا</p>
---	--

<p>پہر شمع ہوئی تو کیا پروانہ ہوا تو کیا اپنا ہوا تو کیا بیگانہ ہوا تو کیا ہیرا ہوا تو کیا دردانہ ہوا تو کیا کعبہ ہوا تو کیا بیت خانہ ہوا تو کیا گر خم ہوا تو کیا مینخانہ ہوا تو کیا پیران ہوئیں تو کیا ہی پر خانہ ہوا تو کیا</p>	<p>دونوں میں اگر کوئی دلسوز نہ ہووی افت نہ ہوا نسائ کو وہ حیوان ہو سرا جھومیر میں جو اوس شوغلی قسمت نہ پہنچا ہم عشق کی خادم ہیں نہیں دونوں مطلب ہم تشنہ کو شیریں نہیں اس سحرچی سائیر شیشہ میں سیر دل کی او ترقی ہیں جب جویر</p>
<p>گر تشنہ وحدت نہوا نگہوں میں تو ای شور صوفی ہوا تو کیا مستانہ ہوا تو کیا</p>	
<p>ہرگز پہر اس کو راہ پہ لایا نہ جائی گا آخر کو پہر کسی سے اوٹھا یا نہ جائی گا تا حشر پہر کسی سے بچھا یا نہ جائی گا پہر صبح اس کو مونہ پہر دیکھا یا نہ جائی گا پر دسے اس کا نقش مٹا یا نہ جائی گا</p>	<p>دل عشق میں نہ کہونا کہ پایا نہ جائی گا ای طفل اشک کو چہ میں اوسکی نہ تو چل دو دجگر سی گر کوئی شعلہ بڑک اوٹھا مرنی سہم گر شرب ہیرا نہیں سچ گئے وامن سی داغ خون کو دہویا تو کیا ہوا</p>

دل بھی اس کے ہر دم میں جانا چاہتا ہے
تو ای شور

زابد کی لب نہوگی بُرا ہی سومی کی بند	جب تک کہ ایک قطر چکھیا یا نہ جائیگا
تکر رنوی زخم جگر سے عبت ولا	یہ چاک وہی جب کو سلا یا نہ جائیگا
شاید کہ پرشش آپ سی ہو اسکی خستیز	داغوں کا محضر ہے دیکھا یا نہ جائیگا

عصیان کا اپنی شور ابھی سو کرو شمار
جب ہوگا وہاں حساب چھپا یا نہ جائیگا

پی کی نی باغ میں گرا آئیگا	آنکھ نہ گس کو پہی دکھلائیگا
یوسہ مانگا تو گیکر بولے	مونہ تو اپنا ذرا بنوایگا
پس گئی مہدی کی ملنی ہو سی ہم	اب نہ کچھ رنگ نیا لائیگا
لب جان بخش نہ دکھلاؤ ہمیں	یہ سچا ہی سے فرمائیگا
سبزہ رنگوں سی بچو حضرت دل	ورنہ غالب ہی کہ سم کھائیگا
پاس آئی کی قسم کھائی ہی گھر	دور ہی سے کہی مل جائیگا

دل بتوں کو ہی ندینا ہی شور
بخدا اس میں خطا پائیگا

بھرتی
آنکھ نہ گس کو پہی دکھلائیگا
یہ سچا ہی سے فرمائیگا

<p>دیکھنی دیکھنی سچتا می گا غیر کو چاہو اگر بسم اللہ اپنے بسل کا اگر قص کہی یہ تو فرمایا ناصح پہلے میری روئی کی حقیقت کہکر حضرت دل نہ کسی پر سری</p>	<p>غیر کے دم میں نہ آجائی گا دل ہمارا سا کہان لائی گا دیکھنی گا تو ٹرک جائی گا نکھو کیا اتنی ہی سمجھائی گا دشمنوں کو کہیں سنہوائی گا مرقی مرقی یوہن مرجائی گا</p>
<p>چھیڑ کر تالون کو اپنے ای شور خلق میں شور نہ مچو ای گا</p>	
<p>بن تیری بزم میں جب شو کا سامان گا اشک بھی ہمزہ آہ دل سوزان ہو گا سب میری جبر کی دن اور محشر لی لی زلف ناگن کا میں عاشق ہوں نگاہیں کیون نہ ادھس کان ملاحت کی جگہ لیکن</p>	<p>شمع کی لو کا میری واسطی بیکان ہو گا آگ کی ساتھ تعجب ہی کہ طوفان ہو گا ایک دن میں تو کہا حشر کا سامان ہو گا نکھو وہ زہر ہی دیگا تو پشیمان ہو گا واسطی زخم جگر کی یہ نمک دان ہو گا</p>

خائے دل کو جو ڈھاتی ہو تو ڈھا دو لیکن	آپکی ملنی کا اوسیں ہی اک ارمان ہوگا
صحف رد کو نہیں چھوڑتا اکدم بھی خال	نکتہ چین کہتے ہیں ہندو یہ مسلمان ہو گا
میری دلیں ہی جلا تری ستم کی بی حد	یہ وہ آتیہ ہی تو دیکھہ کی حیران ہوگا
دم تو نکلا ہی مگر یہ ہی نہ نکلا دل سے	تیر شایدا دسی بی رحم کا ارمان ہوگا

جیسا اوس دلبر عالم کی جدائی میں ہو غم
شور دشمن کو یہی ایسا نہ غم جان ہوگا

بناؤں اوس سے میں برقع رخ پر نور جانکا	اگر رہ جائی باقی ایک ٹکڑا اس گریبانکا
بلا دام بلا ہی سہل سب اوس زلف پیچانکا	نکلنا ہو گیا دشوار جس طائر جانکا
مہ تنہا لب پہاؤسکی دانت ہر لعل خشتانکا	ارادہ زہر کھانیکا ہی خطیر بلکہ ریحانکا
رخ روشن کی گمری سے چین سیر عریق آیا	تہیہ آب و آتش میں ہوا دست گریبانکا
میری رو نیچہ جب وہنس پڑ تو زخم دل لٹا	کہ میں مریوں ان ہوں سچا اس نکدانکا
ہوئی ہر دشمن دین زلف اوسکی دیکھ کر کیا ہو	خدا کا فری ہاتھونسے رکھی ایمان مسلمانکا
ارم میں جی لگا اپنا نہ ہرگز اوس گہری محم	جب آیا یاد وہاں نقشہ میں ہر کوئی جانکا

داغ
ہوای جب شمع اوس عذوبن وایان کا
کوئی دل نہ رہی عین ہر گمان کا

<p>تمنا قتل کے اپنی بھی ہو پری جیو پر مریض لا علاج ایسی نہیں کچھ نہیں گہنا دی ایک پل میں بار و سب انیسانی یہ اوس جوڑی کی کہلتے ہی میر سر پر آ ہماری اونکی رہتی ہیں تصویر میں کچھ باتیں</p>	<p>اشرپا تاہون اوسکی تغیر میں کچھ اب جیو کا خدا تک یہ نہیں پُرساں تیر ہمار ہر انکا خدا آباد رہی گھر ہماری چشم گریبان کا وبال جان ہو اہی بال بال اوس نلف پی کا تو لطف آئینہ گاہی اونسے ہموزار نہا نکا</p>
--	--

<p>پلا دی شور کو وہ جام شیریں بادہ کو شر کہ ہو وی ساقیا آئینہ جسے راز عرفان کا</p>

<p>ملائی خاکیں جان اور جسم ناتوان ہو کا پتہ لگتا نہیں پتہ کا بھی کیا باغبان ہو کا خزان آتی ہی گل کی بی ثباتی دیکھ بیٹا میری سوز جگر کا چہرہ ہی گھر گھر یہ عالم میں الہی نالہ سوزان کو اب لیکر کہاں بیٹھوں میری سوز نکھاس شعلہ آتش جب اوتھو ہوں</p>	<p>فسوں ایسا میری کانو غیر توں زوستان ہو کا ہماری آہ سوزان فی بیان تک گلتا ہو کا اوسیدم آشیان بچو کا اور اپنا خانہ بچو کا زمین ہوئی زربان بچو کا اور سنا آسمان بچو کا کہ اس آتش کی پرکالی تو تو کوں مکان بچو کا تو غلج جتا ہی عالم میں بچاں بچو کا وہاں بچو کا</p>
---	---

جوان کی دل جلوان فی تیری تو یہ خاک دان بھونکا
 واضح

<p>پڑا کس شمع رو کا پرتوہ جام برائڈی پر پڑیں بہتر نہ کیوں اس عقل پر فریاد کی کہو خدا جانی نظر کس برق دشکی لگ گوی مجھ کو کیا جیب غم ملک شمع رو کا میں نے ای بدم</p>	<p>کہ جسکے تیزی و گرمی فی سب کام و زبان چو نکا کہ او سنے آتش الفت میں سب نام و نشان چو نکا کہ او سکے گرمی الفت فی میرا دم و جان چو نکا لگا دی اگے یہاں سنی کہ سارا کاروان چو نکا</p>
<p>کہیں کس سے حقیقت اسچ جو بکلی شو اپنی کہ دل چو نکا جگر چو نکا بدن اور استخوان چو نکا</p>	
<p>دل سی جو شمع نہ سوز غم نہ بیان نکلا غیر جانب سے قیامت ہو وہ جانان نکلا نہ ملک اور فلک عشق کی شایان نکلا دل آشفہ صبا گھٹت مشکین شیا نہ کشکش دام کی تہی ہم اشرنگی گور تم وہ بیدار کہ ہی کہیل جلا نادل کا دور ای جوش طیش جان نکلتی ہی میری</p>	<p>اشک پی آنکھ سے سیری شر افشان نکلا آج مغرب سی ہی نور شیدہ رخشان نکلا آخر اس درو کی قابل ہی انسان نکلا جو تیری زلف سی نکلا سو پریشان نکلا مرغ جو دام سے نکلا وہ پیر افشان نکلا میں وہ نککش کہ نہ آنسو دم سوزان نکلا تہام امی صبر نعل سی دل لالان نکلا</p>

دل سے کی ساختہ نکلا کہ وہ ارمان نکلا
دوب کر سبب میں اس ملک سی پیکان نکلا

دم کو سبچے تھی مقیم آہ بیہ مہمان نکلا
 اشک سرخ لہجہ وای دیدہ گریان نکلا
 جلوہ حسن نقابوں میں ہی عریان نکلا
 دل بھی پلے نکل آیا یو پیکان نکلا
 خار جو پانوں سے نکلا وہ گل افشان نکلا
 کار و شوار جهان صبری آسان نکلا
 کام تھا جبر کا مشکل مگر آسان نکلا
 مونہ سے نکلا جو سخن جا بجا خواہاں نکلا
 کم میری وسعت و شہت سی بیابان نکلا
 شکوہ غیر پہ کیوں خنجر بران نکلا
 منتخب تیرا تو ہر ایک ہی دیوان نکلا

دم کا دم بہر نہ بھروسہ سر آتن میں
 کوئی حشر و ان خمی کی ہوئی اڑھمید
 کیا تجلی رخ روشن کی ہی اللہ اللہ
 نہیں معلوم کہ کیا انس تھا ان دونوں
 رنگ خون کف پا ہی ہی گلشن ایجاد
 آدمی سادہ کوئی نرم نہ کوئی بہتر
 اب ہی غنوار غشی مونس جان بوش خیال
 جان باب اور سحاک کی کیا باتوں فی
 چہرے دگر و شیا اب ستا بوش جنون
 اس کو کیا تھک جو ہی قاتل لگاؤں گا لگی
 شور کیونکر نہ سخن کا ہو چہا میں ای شہور

آج غالب کی غزل پر ہی گل افشانی کی
 اس میں ہر شعر تیرا شک گلستان نکلا

داغ
غضب کیا تری وعدہ پر اعتنا کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا

نہ جھپکی آنکھ بہ گزرو پنی بار بار کیا
سحر کو شام کیا لیل کو نہا ر کیا
دفا کو ترک کیا اور جفا شعار کیا
خزان سی باغ جہا نہیں گل بل محفوظ
بہت ہی چوکی جوان گلرغہ کو دل دیکر
تجھی ڈبو ہی دیا ہو گا دیکھنا گردون
کہی نہ انکی پیری تا مزار کشتہ چشم
یہ سب میں صانع قدرت کی خوبیاں پیار
زمین پہ پالوڑ کھوای تونہ اتنا اڑ و
ہزار شکر کہ مدت میں دن ہماری سپر
جو اوسکی کوچہ میں رہتا ٹھکانی لگجاتا
ابھی تو فتنہ بیدار چشم سوتا تھا
کہلانہ عقدہ تقدیر آج تک اپنا

متہاری انیکا کیا کیا نہ انتظار کیا
فراق یار میں یہ ہم فی کار و بار کیا
تمہیں کہو کہ یہ کیا تم فی اختیار کیا
گواہ تمام چین بند فی ہزار کیا
مشال دست شکستہ گلی کا بار کیا
جو ہم فی دیدہ گریبان کو اشکبار کیا
متہارا اوسنے قیامت تک انتظار کیا
کہ تم کو نور دیا اوس فی ہکونار کیا
خدا ہی چوک گیا جو تمہیں نگار کیا
جو اوسنے غیر دل میں بکھو بھی شمار کیا
صبا فی دور دہان سے میرا غبار کیا
شرہ فی چٹکیان لی یکے ہوشیار کیا
حل اسکو ناخن تدبیر سے تہار کیا

<p>جہان میں صورت کا تھا عد تو نسے شور شمع پر اپنی نالوں نے اوسکو بھی شرمسار کیا</p>	
<p>مجھی تمہاری محبت سے بقرار کیا تمہاری عشق میں کیا کیا نہ اختیار کیا اگر نہ دلیں کہ دور تمہاری تھی مجھ سے اسی خیال میں ہٹتا ہوں کھان وہ پہلے سے طاقت ستم دہا ستم اوٹھا نیکی طاقت گزرتی ایدل قور عقل کا شکوہ بحث زبان پر سے کوئی ہماری نصیب کی شوخیان نہ بھی</p>	<p>تمہیں قیب کی افٹنے شرمسار کیا کبھی فلک کا کبھی غیر کا وقار کیا تو پایا مال پس مرگ کیوں غبار کیا تمہیں قرار ہی دوگی جو بقرار کیا کس نے نہ میں بلان یہ بھی اختیار کیا تو پہلی کیوں نہ خیال مال کار کیا جنوں نے کسکو محبت میں ہو ہٹا کر کیا اسید وصل میں دشمن کو راز دار کیا</p>
<p>فلک سی پوچی کوئی جا کی سیر خاطر سے قصو شور بنی کیا تیرا نابکار کیا</p>	
<p>جب چمن میں وہ کبھی غیبت شمشاد آ یا</p>	<p>مجرئی بنکے وہاں سرو سا آزاد آ یا</p>

کونسا لایر گزشتہ اسی یاد آیا
کہتا ساتا شمشاد آزاد آ یا
داغ

دیکھتی ہی تری صورت کو ہوا بند دہن
چشم سراو سکے پڑی آنکھ ہونٹنی فلک
غیرنی مرگ پیہی ساتھ نہ چھوڑا میرا
نقشہ یارب اوس سے کسی صورت نہ کھچا
سخت جانی نی دم قتل ہر شرم کہی
حشر میں آپ نی صورت جو دکھائی ہو
حال دل کس سے کہیں دلو ملنی معلوم
دیکھتی ہی ہوا محشر میں خلابی عاشق
عالم عیش و طرب میں نہ کیا اوس کا خیال
ولین پہلی ہی سوتھی بھانجش شکر
گہر کے آبادی گئی دیتی ہی دل کو افسوس

شکوہ جو زلب پر دم فریا د آیا
شاخ نرگس کا قلم لیکنی اپنی صدا آیا
تالپ گورستانی میرا ہزار د آیا
اپنا مونہہ لیکے خجل مانی ہزار د آیا
ہو کی مقتل سے پشیمان میرا جلا د آیا
شکوہی سب بھو لگئے جو نہ کچھ یاد آیا
جب وہ آیا میری گہر بر سر سیا د آیا
سانی ناز سے جدم وہ پیرا د آیا
جب دیا رنج بتوں نی تو خدا یاد آیا
اور گچھ نیکو شتر فضا د آیا
مچکور و نیکو میرا خانہ سیر یاد آیا

آتی دیکھا جو مجھے غیر سے ڈر کر بولی

آج کچھ غیر نہیں شور جو ناشاد آیا

داغ سرفی لب کی گہری خون اس پیچیر کا
تیزی بکارت سے ہی سونوارا دیکھ کر

پیش آگیا وہ ہی لکھا جو ہی تقدیر کا
خون بجایا جس نے ناحق عاشق لگیں
غرقہ دریا ہوا اوس لطف پیچا نکا سیر
خاکساری سے سوا دولت کوئی دیکھ نہیں
غیر کے خط میں بھی آیا ہی جوا نکا سلام
عذرا دوسکو کیا رہا جو جان دل ہی چکا
شیشہ سناں جب چرخ جیسا سنگدل اپنی
کھینچا یا جذبہ دل اپنا اوس بی مھر کو
اگی پروانہ کی بی مونہہ میں نہ بان شمع کو
کھینچلی مجھزار جیسے کی اگر مانی شبیہ
میں ہوں وہ سینہ سپر اور وہ دم دم مجھیز
ایا پھاوتے جگر میں کج جگر سے دلین

اس لمی قایل نہیں خبرہ کسی تدبیر کا
جون شفق خون ہو گا و انگیر و سن سپر کا
موج فی نقشہ اوتا ر صاف جو رخیر کا
اسکے پانی سے ہمیں رتبہ ملا اکسیر کا
اگیا لکھا میری اگی میری تقدیر کا
کاٹ ڈالا تنے سرفت ایسی ہی تقصیر کا
کیون بخون مرسوں میں اپنی آہ کی تاثیر کا
سیکھہ لی ہے کوئی اگر عمل تسخیر کا
ہے یہ دیکھا نہیں جاتا ستم گل گیر کا
تب میں سمجھوں اوسکو ہی کامل فن تصویر کا
روبرو اگر میری پھر جوی مونہہ شمشیر کا
کیون نہ منت کش ہو تیر انداز کا اوتیر کا

شور تہنہ چن دی حرفوں سے کاغذ میں شہر

کام دیتا ہی تمھارا خامہ آتش گھیر کا

داغ

راز دل کو ملک ہی لالہ میں یوں کھنکھاتا
ہا ہر شہنشاہ صفت محو شد

عالم میں یہ سب کچھ ہوتا ہے
میرے جی میں یہ سب کچھ ہوتا ہے

دل دیا دین دیا اور دیا سراپنا

بزم اعدا میں گیا شب کو جو دلیر اپنا

ان بتوں کی توجہ میں ہی ہوا تاشیر غضب

اے روچشم و خط و خال کو دیکھا جب

بعد مردن ہی رہے کاوش شکران باقی

سرخ پانکو تیری دیکھہ کی دل خون ہوا

زلف ہی ایسی بلا ہی کہ نہ کہی گی قصور

جب کہ محشر میں تیرے جور پیش ہو

عقل اور فہم سے سب از حقیقت کی کہلی

نہ ہوا پر نہ ہوا مائے مستمراپنا

رہ گیا شمع صفت دل دین جگر اپنا

ہو گیا سخت جگر دل ہوا پھتر اپنا

دل بھلتا ہی نہیں چارونسے اکثر اپنا

جائی گل قبر پر رکھ دیتی ہیں خنجر اپنا

دانت اس واسطے ہی بوسہ لب پر اپنا

دکے لینے میں میرے بال برابر اپنا

ہم ہی داغوں کا دکھائینگے یہ محضر اپنا

نہ کھلا پر نہ کھلا حال مقدر اپنا

کبھی اوٹھنی کی نہیں شور قیامت تک ہی

اوسکے پانویہ اگر رکھہ ہی دیا سراپنا

تو ہزار بار میں پیرمہ جان نثار ہوتا

میری سر پہی راضی جو وہ ایک بار ہوتا

<p>کہیں کس بعد مرد کہ صبا خاک لڑو میرا جنت بد تو دیکھو ہوا رنج یا اپنا جو وہ دل سے مانگتی تو میں یہ جان سہوتا میرا دل ٹھکانی مر کر تو لگا ہوا یہ بہتر شب بھر میں نہ جیتا نہ نخل میں اسے تنہا مجھی بیکلی ہی ہر دم یہ طفیل سحر گلد تیری جھوٹی وعدوں پر یہ تمام عمر کاٹی تیری چشم حسن نے دیکھی ہوا مست اور خود</p>	<p>وہ کہی اودہر تو آتا جو کہیں مزار سہوتا کوئی راز دار سہوتا کوئی دوست راز سہوتا کہ عذاب سہی ہی چٹا اور نہیں اختیار سہوتا اگر اور بریں رہتا تو یہ بی قرار سہوتا میری جان سخت پر گر میرا اختیار سہوتا نہ تو گلبدن یہ مرتانہ یہ دلپہ خار سہوتا میں خوشی سہی سہوتا کہ جو تو دیا چار سہوتا میری ہوش کیا نہ جاتی جو نہ باد غور سہوتا</p>
<p>یہہ ٹہری ہوئی سقاہت یہ تو کلی شور چا تجھی کہتی سب کر سچن جو خدا یا رہوتا</p>	
<p>بہا نہیں ہنسنے اگر کیا نہ پایا غم اندوہ سے ہم چٹپٹی کیونکر غم دنیا کی ہر دم ساتھ دیکھا</p>	<p>نیا یا تو نشان اپنا پایا کہیں چنے کا ہی گوشا پایا کہیں پہلو میں دل تنہا پایا</p>

دعا
جان میں کیا نہ ہو نہ کہی نہ پایا
میں ان کا دماغ کون کا تیا یا

<p>گئی عمر وان یارب کمر کو خدا کی ماتم ہی سب لینا دینا خزانہ آتی ہی گلشن میں دیکھا مرقع میں جھانکی لاکھ ڈھونڈنا کئی جھوٹی ہزاروں تمنی روکھ کہیں کس ہو تمہے درد و کلو تحبے صبا پہی ڈھونڈ کر اوسکو روکھ</p>	<p>ر نشان اوسکا بہت ڈھونڈنا پنا تو پہر انسان کچھ کہو یا پنا یا کھین ہی نام کو تنکا پنا یا تیری صورت سی با یک چھاننا یا مگر اوسمیں سے ایک سچا پنا یا تیرا رخ سیکھے چھاننا یا غبار راہ پر میرا پنا یا</p>
<p>پہری دو لو جہان میں ڈھونڈتی ہم کسی کو شور پر اپنا پنا یا</p>	
<p>نالہ ہر ایک ہجر کی شب رشک صورتھا نالہ میرا صد امین سدا رشک صورتھا ایک خیال ہی عجیب ایک جہان تھا چہلکا کیا جو ماتم میں ساقی کی جامی</p>	<p>پہٹ کر گرانیہ چرخ یہ میرا قصور تھا تقدیر سے پراوسمیں اشک قصور تھا آیا نظروہ پاس جو اپنی سے دور تھا شاید کہ وہ ہمارا دل ناصبور تھا</p>

دماغ جہان کے چاند کی نور تھا
میرا دل تو غم میں رشک صورت تھا

<p>افسوس ہستے تھی نہ اکدن بیتی کھو جن دزون گرم جوشان ساقی عالم تہیز اوس ماہ رو پہ آنکھ کسے کی نہ پڑ سکے دیتے نہ دل جو تھکو تو کیون بنتی جائن اچھا کیا جو خاک میں مجھ کو ملا دیا رکھتا نہ تھا ازل سے جو پانوز میں وزہ کی طرح خاک میں پامال ہو گئی</p>	<p>عادت تھی ہم میں عجز کی تم میں غرور تھا ہر ایک زہر بزم میں صدر الصدور تھا جلوہ تھا طور کا کہ سراسر وہ نور تھا کچھ آپ کی خطا نہ تھی اپنا قصور تھا مرقد پہ ایک روز تو آنا ضرور تھا دیکھا جو ادس کو آج تو وہ خاک گور تھا وہ جن کا آسمان پہ سر پر غرور تھا</p>
<p>کس سنگ و لکی راہ میں اشور شکے پھلو سے دل جو نکلا تو سب چکنا چور تھا</p>	
<p>رات کو ساقی جولی شیشہ و ساغر آیا گہر سے کہولی ہوئی رخ شب کے جود لہ آیا ٹھکری غیرت نیکے حبیب گریبان کی ہر آہنی جان پہ سو بار جفا سے لیکن</p>	<p>دل و دیدہ ہوئی روشن مہ انور آیا ہوا دہو کا کہ زمین پر مہ انور آیا عطر ملنیکو جو غیر ادنیٰ کے قبا پر آیا صرف شکوہ کا نہ ایک باز زبان پر آیا</p>

شکر تارا جو ان کہ شکوہ نہیں لہیا پر آیا
دیکھو کو ان دہاں دہاں اور شکر آیا

واضح

<p> بای قست کا لکھا ہو چنانہ قاصد وانیک ہیرا تہا زہر تھا یا خاک تہی یا کچھ افیون مرقی مرقی یہ ہی ارمان رہا لبسری مچی خیر کچھ جاگلی اب آتی نہیں مجھ کو نظر کچھ زمین ہی میری گریہ نہیں غوغا ہذا کشتے عالم کا خدا حافظ سے دای تقدیر وہیں بول اوٹھا مرغ سحر </p>	<p> اور جو چھو چھا ہی تو خطا و سکا نہ لیکر آیا کھا لیا ہجیرین ہم نے جو میسر آیا کہ نہ کچھ اوس سی میرا مطلب دل بڑیا ٹھکرسو ہو کی جگر نوک مزہ پیر آیا آسمان کو ہی میرا نالو سے چکر آیا جوش پر پھر میری آنکھوں کا سمندر آیا ڈب یہ کچھ کچھ جوش و صل و لب لایا </p>
<p> وحشت و کاجب ارمان نہ وہاں بنی نکلا شور مایوس بیابان سے پہر گھر آیا </p>	
<p> بوسہ غیر دن کو ہی ہر روز برابر دینا خلدین ہم تو خدا سنی می گلگوئی عوض لیجئے بجلی ہم ہاتھ نہ پیر کھکرا لای میکشو چکویہ امید نہ تھی تھے کبھی </p>	<p> اک ہمیں ہی تو کبھی راہ خدا پر دینا کبھی کہنے کی نہیں تو ہمیں کو شردینا راہ البتہ میں نہ دشوار ہی کچھ سیر دینا رکھنا خالی ہمیں اور غیر و کھو پیر دینا </p>

لیکے دل جب وہ پلا میں یہ مناسب سمجھا	جان کو بھی چاہی پس ساتھ ہی میں کر دینا
دل یا جان ہی دی دین اور ایمان ہی یا	اب رہا پاس سے کیا ہی ستمگر دینا
آپ کے غصہ میں ہی ہکو مزا آتا ہے	ہو تیکلف تو دشنام برابر دینا
جان و ایمان میں ہر وقت تصدق تم پر	دل تو ہمدرد ہی منظور ہو کیونکر دینا
لینے کی بات تو بہانی ہی سہی کو اکثر	تلخ ہوتا ہی مگر موت سی بڑھ کر دینا
لینا اللہ سے سب کچھ ہی بد تک ہکو	پر حساب عصیان کا و سکوی سراسر دینا

مانگ کر شور تمہیں اس سے فحالت ہوگی	
لیکے دل چاہتا ہی کوئی ہی دلبر دینا	
رویت بائی موحده	

پس لطف زندگی کا کدہ روکھان ہی ہے	وہ مہربان دل بنا مہربان ہی اب
مرغ سحر کی بانگ سی ہی فق تھا رنگ نہ	سومان جان زار صدائی اذان ہی اب
صد شکر آنی دیتا نہیں ہی عد کو بھی	سیری دعا سے اتنا ہوا پاسبان ہی اب
قاصد سے پکھا کہ وہ تیار ہو رہے	معلوم ہو گیا کہ میرا امتحان ہی اب

میری ہی دم سے ہر وقت کا مشکل ہی اب
دانش تجسا گزشتہ سے تو جیسا گھان ہی اب

عشاق کو خوشی سے تو نسبت ہی کیا پہلا	غم ہی رہی ندیم تو بان ارغمان ہوا
میرے طرے اونکو پہی کچھ کچھ ہی انتشار	مدت میں دوست میرا ہوا آسمان اب
گلشن کی خاک آتی ہی اُوڑ کر گولہ بین	رحمت بہار آمد دور خزان ہی اب
کچھ وصل کا اشارہ ہوا دن سے کیا گیا	فرمایا ایسے جھگڑو کی فرصت کھان اب
لو سانس کی ہی لینیں یا دلچسپی دم میرا	مجھے ناتوان پیہ ہی تو بار گران ہوا
ناصح کی دوستی میں ہی اتنا کلام ہی	وہ ہی کچھ اوسکا آتا نظر راز دان ہی اب
رکھنی زمین پر نہیں دیتا قدم مجھے	آزار جان زار بہت آسمان ہی اب
کیا پوچھتے ہو دل کی وہ گم ہو گیا کہیں	بریں رہا نہ میری نہ تیرا مکان ہی اب

ملنی کا لطف کوئی ہی باقی نہیں ہی شور
کس دہرے تجھے یار ہوا بد گمان ہی اب

رنگ پر آیا ہی ساقی اشراجام شراب	گوش کو شیریں یہ بچو نچی جز جام شراب
گردش نیت سی میرہ نہ پہونچا بچہ تک	پٹری جیب بزم میں مجھے یہ نظر جام شراب
خون ڈالا کیا مونہ سے وہ بھی دیکھ کی ہا	پہن گیا درد سے میری جگر جام شراب

بزمی افسردہ ہی سوز جام شراب
ناتوان ہوئی ساقی جز جام شراب

<p> یو کہنا سا قیا کیا ہی اشر جام شراب ہو گا پرشش پہ وہ جب واو گرام شراب اوس سی ہی سرخ ہی چشم تر جام شراب نظر آتا ہی ہمیں کچھ سفر جام شراب آج مجھ تک نہوا جو گزر جام شراب </p>	<p> شیشہ دل میں بیری او ترچی اک لال پری مختب شیر میں پیئے گا گہلی کا سب کف خون بیرا کم نہیں باقی می گلنگ سی کچھ آج مینا ہی تھی جام تھی سیکدہ بند بزم میں کسکے نظر بد یہ لگی ہی ساقی </p>
<p> کیا ہوا شور جواب ہویت مخمور سردور نہ خیال خم و ساقی نہ سر جام شراب </p>	
<p>روایت تائی فوقانی</p>	
<p> دم اگر باقی ہی تو وصل کی ارمان بہت چلتی چلتی ہی یہ کام ای میر جان بہت مجھ دم نقد مسافر کی بین سامان بہت جان دیجا میں گی ان ہا تہو نہ پانچان بہت لائی جان بیچکر اس پر پدل ایاں بہت </p>	<p> صد مہ ہجرت گہرا ی نہ انسان بہت سخت جانی نہ نہ مرنی دیا خنجر سے بھی حشر و یاس و الم درد فراق و وحشت خون ہیا شنگے تری دست حنائی اکد زلزلہ کافر کی کوئی پیچ سے خالی نہ رہا </p>

عالم اس میں گہرا ی نہ انسان بہت
دل سستی او ترچی تر جام شراب

دعای

جان پر کھلی جواد سکو تو ہی آسان بہت	سچ اگر پوچھی اس چاہ کا شکل ہی بناہ
نام کیواسطے ہیں حافظ قرآن بہت	ہم توجیب جانین کرین او سکو منخر پڑہ کر
دیکھی ہندو ہی بہت اور سلمان بہت	متساوہ دار ہزار و نمین نیا یا اک ہی
کیا پسند آئی ہیں اغیار کی احسان بہت	کیا سبب ہی کہ ہر یک وقت میں نیچی آنکھیں
ہم تم دیدہ ہیں اور پرین لشیان بہت	تم وہ ظالم کہ کہیں ظلم سی کہتی نہیں شرم
وہ مبارک ہو تمہیں میری محبان بہت	غیر کیواسطے یہ مجھ پہ جفا اور یہ ستم

شور کس کا کل مشکین کا تہیں مجھ سودا
جس سی تم رہتی ہو ہر وقت پریشان بہت

روایت خای منقوطہ

ہو گیا چہرہ جو تیرا ای ثبت بی پیر سرخ	کشنید ناز کی ہی آہ پر تاثیر سرخ
کلاک قدرت لکھ رہا ہی کیونخط تقدیر سرخ	سرخ روی کیا کیسے تیغ سی ہو گئی انصیب
ہو گئی قاتل کی دونوں ہاتھ اور شمشیر سرخ	بل بی ای جوش شہادت خون تہمتا ہی نہیں
ہی کیسے خون ناحق سی یہ چرخ پیر سرخ	کہتے ہیں جبکہ شفق یہ سب خیالی بات ہو

ہو گیا ہی سہی پانوں تک سپہی نچیر سرخ	آخرین دست حنائی پر گیا کیسا لشکار
قاتل سفاک کا سب ہو گیا ہی تیر سرخ	خون جت رہا غضب جان و جگر چو شرن
قاتل بی رحم نی پہنچ ہی اک تحیر سرخ	قتل کا میری ارادہ اس سے ثابت ہو گیا
ہو گئی یکسر سیری پانوں کی جو نچیر سرخ	خون جت رکھا رہا تینیں کیا کیا پہنچ و تاپ

شور کے سرخی لب کی یہ کہتی ہوشنا
جو نکلتی ہی زبان خامہ سے تحیر سرخ

رویت دال مہملہ

بلائی جان ہی سیری غم کی داستان صیاد	خدا کو مان نہ کہلو امیری زباں صیاد
بہت دلو نہیں ہوا میرا قدر دان صیاد	قفس پہ باندھی ہی ہو نو کی بد تہیاں صیاد
میری ہی دلہن رہی میری داستان صیاد	نہ دل لگا کی سنا تو فی کچھ بیان صیاد
کئی برس میں بنا ہی مزار جدان صیاد	وہ باند تہا ہی رگ گل سی بال پر میری
ہزار شکر بنا کچھ تو مہربان صیاد	قفس کو صحن گلستان میں لا کی اب رکھا
وگر نہ میں کھان اور تیرا گھر کھان صیاد	کہا یا خوبی قسمت فی منج کو بج قفس

رہا کہی ہی کچھ قفس میں تیری صیاد
تین مہجوری نہیں کیا کروں تیرا

خدا کیواسطی اب بر سر ترسم ہو
 نسیم دم کی نہ ہمدوم نہ ہنس نسیم
 او جازا جیسے میرا آشیان گلستان سی
 کہی تو کہول دی دم بہر کو بال پر میری
 رنای پاکی ہی ہو لونگا میں نہ حق نمک
 ستانہ ہسی اسیر و نکو ظالم بی رحم
 لگای تاک چمن میں پر آشیان ڈھونڈا
 کوئی خدا کی لی کہدی ہم صفیرون سی
 چہری ہی ناتہ میں چمن جبریں یا قیمت
 خطا کیسی نہیں ہی یہ غوی تقدیر
 تیری تم سی اگر حل کی آہ گرم کروں
 جلا جلا کی مچی خاک کردیا تو نے
 چمن کا ذکر نہ ہی یاد ہم صفیرون کی

بہار باغ چلی آگئی خزان صیاد
 قفس میں اپنا نہیں کوئی خبر فغان صیاد
 رہی نہ تیرا ہی نام اور کچھ نشان صیاد
 چمن کو چھوڑ کی اور جاؤ گا کھان صیاد
 بہر و نگا تیرا ہی دم دسے ہر زمان صیاد
 کہ تیری گہر میں بین دودنکی مہمان صیاد
 پہاڑی فکر میں میری جہان تہان صیاد
 کہ میٹھا تاک میں ہر وقت ہی نہان صیاد
 خدا ہی جانی کہ لی جایگا کہان صیاد
 کہ لائی نجو قفس تک کشان کشان صیاد
 قفس میں لگ لی اور اوٹھی دہوان صیاد
 تیری جفا سی ہی ہر وقت الامان صیاد
 خدا نخواستہ ہو جای بدگان صیاد

منگاہ لطف نہ کی بھول کر کہی توئی	تمام عمر گئی اپنی رایگان صیا و
تیری سبب سے سوئے دور گل گلچین	غضب خدا کا پرتجہ پہ ناگمان صیا و
زمین پہ چھوڑا نہ اور آسمان پہ گہر میرا	میری تلاش میں دوڑا بھان و مان صیا و

اگرچہ شور کی اوس کو کلام کا ہی منرا	
پر حیف خوب سمجھتا نہیں زبان صیا و	

ہی دام میں وہ کامل عنبر شمیم بند	تجکوبی پاس اوسکی تو کردی کریم بند
رو کی سی کب رکی میری لاکھونیں زبان	دیکھوں میں کون کرتا ہی اسکو کلیم بند
پہونچائی بونہ کامل مشکین کی جھلک	کردی ہی اوسنی کوچہ کی اپنی نسیم بند
بخشتش کی بعد ہم ہی وہ کھل کسلی شیریں	دردازی خلد کی ہوئی پڑی ندیم بند
اون سی جفا چٹھی گی نہ مجھے وفا کہی	دونوں سے ہوئی گی نہ یہ غوی قدیم بند
دیر یای اشک اکی تہا ہی مزہ پر آج	کاٹونہ کوی اس طرح کردی حکیم بند
خاکا اوڑی جو گلشن عالم کا کیا عجب	کردی ہی فصل گلین خزانہ نسیم بند
گو آپکے جفا کی کہلی ہیں ہزار در	سچہ ہی اک وفا کا نہ کہی کریم بند

تیری لکھی نسبت کر ہر صفا نا شمیم بند
ہوئی نہ ہوئی کا کل جو خیم شمیم بند

داج

نام خدا جو راحم و رحمان ہی ضرور
رکھی گا وہ نہ حاجتین میری رحیم بند

ماگنی خدا سی شور یہ کہیں نہ ہوتا اب دعا
باب قبول نیم ہے دا اور نیم بند

ردیف رای مہملہ

جہان کو پھانستے ہیں اونکی زلفین ستر باہر
چھپی جان و جگر میں تیر شرکان چرمان ہر
برائین آرزو میں سب اسیران محبت کی
رگین تنکی جو کام آئیں قفس کی تیلیاں ہر
شبک گرجو اور دل ہوئی میں تیر شرگانے
ہیں دیر پر ریزا اونکی یار بے لیاں ہو کر
اگرچہ ترک ادنی تہی ولیکن اوکی ماتھوں
رگ جان میر لپٹی دست بستہ چڑیاں ہو کر
بغیر اوس ساقی میکش کے کانٹھی سی جھکتی ہیں
کہ ٹوٹی زخم کی انگور دین شیشیاں ہو کر
ترا آئی شب فرقتیں کچھ تو وصل جانا کا
ہیں آہیں میری سینہ میں اونکی سسکیاں
محبت تہی ہیں زری بہت کچھ شعلہ قند کی
دباں جان ہوا ہی اب تیری لیاں ہو کر
شب فرقتیں آہیں جھکتی ہیں میر سے
بھی ڈری یہ پونچھیں شمع تنگ گالیاں ہو کر
نہا کر وہ میکش تو ہی ہی اب مرا ساقی
ہیں پیالی ہماری زریہ کیسے پیالیاں ہو کر

حال اپنی تعشق کا یہاں تک لکھا اوسکو گردج کیا اوسکو تو کچھ سیر ہی دیکھو ایرو کی روانی کی ادا پانی ہی مشکل ارمان پی میری تجھسی قناعت میں تھی ٹرہ گردش اسی کہتی ہیں دو عالم میں اک ہی ایرو ہی تیری تیغ تو ناوک دہ مزہ ہی دل کہتا ہی اوس گیسوی پر پیچ میں بہنیکر صورت کو تیری دیکھہ کی مینت سبانا ہو مضمون سی مچی انیس زبا نکاہی مچی غوق	تقریر سے باہر ہوا تحریر سے باہر نوں آیا او چل کر دل نخیر سے باہر جو ہری یہاں دم شمشیر سے باہر بی میری نہ نکلی دل دلگیر سے باہر نکلا کہی دور فلک پیر سے باہر میں تیغ سی باہر نہ تیری تیر سی باہر یار ب نکرا اس حلقہ زنجیر سی باہر ہوتی ہی خموشی کہیں تصویر سی باہر ہی طرز میری ذوق سی فی میر باہر
--	--

پیشور میرا نام تو لازم سے نکلی ہی
یہ چاٹ وہ ہی جو کہ تحریر سے باہر

سوال وصل سی مٹی اودہر تم غمگین نکر ستہاری تیر کا پیکان نہ نکال سی پیر باہر	اودہر برباد ہجران میں ہم فرش زمین غمگین مکان کو دیکھہ کر اچار یا اوسیں بکین غمگین
---	--

جواب وصل نکال اچھی مہنت نہ کریں
شکایت یہ بیان آئی تو سب پرا فرین بکر
داغ

<p>ابھی پہنچ دھم سی زلف پہچان کی بچا ناتو ہیگا بعد مرنگی ہی اب نام و نشان اپنا تمہاری ناز کی تقلید جو رہی ہی لگی کرنی شیراز غوانی کی عجیب نگہ دیکھی ہیں کیرن کیا خاک ہی لیکر صبا تا آسمان بھجی شب و صلت را طر فین میں تیر کا یہ عالم چھپایا گو نقابوں میں ہی تنہی روئی تابا کو نہ نکلا شرم خورشید تارین آج گرد و چن خدا ہی خود بنا کر ٹکوا مال اور ہوائی خود ہوئی آزاد اور سید و عالم غیب کی ہم نی</p>	<p>یہ ماری کی کسیدن بھکو مارا استین بکبر کیچو نچا و سکی ہاتھوں ہوں مشکل گنگن بکبر بگاڑا ای پری تم فی او نہیں ہی زمین بکبر کہیں یہ روپ لاتی ہی بگر کر ادھمیں بکبر پڑی تھی دگر تہ اوس گلی میں ہم زمین بکبر ادھر ہم بگری بیٹھی اور ادھر وہ شرمگین بکبر پیرانکین سری جا پہنچیں بان ہی دوسرے بکبر تمہیں دیکھا کہ وہ بیٹھی میں سید و جہین بکبر بگاڑ گی جہان کو کیوں نہ تم پیاری حسن بکبر نیا پاکوی اپنا بیٹھی اب گوشہ نشین بکبر</p>
---	--

پڑا تھا شور شب کو آج کچھ او کی محلی میں

گئی تھی چور کیا ای شور صاحبان تہن بکبر

<p>پہر گئیں مجھ ہی تیری شوخ نگاہیں کیو بکبر</p>	<p>تیرا گھر نہ ہوں پر میری آہیں کیو بکبر</p>
---	--

<p> ہم تو انسان ہیں پر او کو نچا ہیں کیونکر دل کی طیریں سے کہل جائیں یہ ہیں کیونکر دل کو لی لیتے ہیں ہر پیچی نگاہیں کیونکر اوس سی ہم دوستی دم ہر ہی بنا ہیں کیونکر عاشق زار پہلا غم سی کر ہیں کیونکر اب تو بنتی نہیں بھر دینا ہیں کیونکر اتنا بتلائی کوئی یار کو چاہیں کیونکر اب کئی جائیں یہ دل تھام کی ہیں کیونکر وہ رقیب کو پہلا دل سے نچا ہیں کیونکر دیکھ لیں تم فی حفا کار کی راہیں کیونکر کوٹ پتلون پہ ہیں سرخ گلہا ہیں کیونکر </p>	<p> جب کیا رام خدا کو ہی تونی بھدم ہم بیان یاد کریں تم کو خبر دیاں ہو جای شرم اونچی تو ہوتی نہیں دیکھیں بہ کہی دشمنوں کی جو کری بات کا ہر خط یقین خوف ہی آپ کا ہر خط ہر ایک دم ہی لحاظ رات دن کے غم داندوہ فی ہم کو مارا دل خدا کر دیں کہ جان اوس پہ کریں اپنی تار آپ سی داد کی اسید ہی ہر دم ہر وقت رات دن اونکی ہی صحبت سی ہی تفریح کویز سیکڑوں طرزی و نرات ستائی ہوئی ہم فی انگریزی تو پوشاک میں دیکھیں </p>
---	---

چاہ کی نام سی ای شوز ہی جس کو نفرت

ایسے بیدار کو فرماؤ تو چاہیں کیونکر

کیون نہ میں جان دون اسقدر پتہ قربان ہو کر
میری باتوں پہ کہی لائی نہ ایمان یقین
بنجہ گیر سی نہ رفو ہو گا تا حشر کہی
اب تو پانی کا گلیسے ہی اوتر ناہی ل
زلف کا فر ہوئی یہاں تک میری چکی بادل
مرض عشق سی صحت کی کسی ہی امید
برق ہی دیکھ جسی ابر میں رپوش ہوئی
تیری پیکان کو کیا دل فی نہ دم بہر جدا
شرط ہر کام میں کہتا ہی سلیقہ ہی ضرور

رو گیا تیر تیرا دلین جو ارمان ہو کر
اوتکی خاطر سے میں بچتا یا مسلمان ہو کر
اوسکی ماتھوں سی سلی میرا گریبان ہو کر
کاٹھی بیٹھی ہیں میری خلق کی زبان ہو کر
جاندی بیٹھامیں آخر کو پریشان ہو کر
یہہ بگڑنی لگا ہر دم غم در مان ہو کر
چپ گئی کسی تجلی یہہ نمایان ہو کر
ہو گیا تنگ وہ گہر میں میری مہمان ہو کر
عیب ہی کرتا ہی انسان تو منہاں ہو کر

ایک بات میں ہی اوسکی دعا اور فریب

شور کرنا نہ یقین تم ہی سخن دان ہو کر

جائیں گی ہم نہ کوچہ جانان کو چور کر
دل ساغوریز جب کہ گیا اپنی ماتہ سے

کیونکر چین کی اپنی دل و جان کو چور کر
ہم جائیں کس یہ جائے ویران کو چور کر

دعا
مٹ ہی جاتی ہیں ہر کسب و کار
پہر گئی انگشت تیری گردنش دوران ہو کر

کے ہر کوئی کو جاننا اور دیکھ کر
دن کی طرح تیری پیکان کو چور کر

<p> اتنا خدا کی پاس ہی ہم تو نہ جائیں گے وحشت کا ہو بہا ہمیں آزاد کر دیا ہم کیا کریں گی غلامین جا کر یہ سوچ ہی کچھ قفس نصیب ہوا آب و دانہ سے زخم جگر کو اسکی تبسم سے ہی مزا اس رو مصحفی سے جو زاہد پر گیا تو داغوں کو بعد مرگ ہی ایدل نہ مٹنا فسوس ہی کہ دست جنوں پر مین بسبر </p>	<p> اپنی رفیق جان شب ہجر انکو چھوڑ کر اب گھر کو کیا کریں گی بیابان کو چھوڑ کر باغ جہان سی اوس گل خندان کو چھوڑ کر وقت بہار آیا گلستان کو چھوڑ کر تلوار کیا کروں گا نکلان کو چھوڑ کر پہر کسکو مونہ دکھایا گیا انکو چھوڑ کر جائی نہ مین زبان کہیں مہمان کو چھوڑ کر پختار ماہون چیب و گریان کو چھوڑ کر </p>
---	---

ای شور دل لگی گا یہ کب غلامین تیرا

پریون کو چھوڑ اور پرستان کو چھوڑ کر

<p> جو شور نا لو کا تھا اس زمین کی پردی پر بشر تو کیا کہ صبا کا گند زنبو بہان تک ہزار چرخ پہ خورشید وہ اگر چڑھ جائیں </p>	<p> وہ چوچاد ہوم سے چرخ بریں کی بڑی لکھا ہوا ہی یہ پردہ نشین کی پردی پر نہون کی تشے وہ چرخ بریں کی پردی پر </p>
---	---

<p>نہ ایسی آنکھ کیسی ہی آج تک دیکھی گزر نہیں ہی بیان ماہ و خور کا ہی نہرات چرخ لیکنی ہی ہم فی جہان دین ہو نڈا وہ چشم وہ ہی کہ رتی ہی شرم و نیچی</p>	<p>نہ ایسی شرم ہی چرخ وزین کی پرد پر لکھا نزل سی ہی اوس سچکین پردی پر نہ تمساو و سدا یکہا زمین کی پردی پر خدا کا سایہ ہی اوس شرمگین کی پرد پر</p>
<p>ہوئی ہیں ہند میں مشہور اتو شو اور داغ نہیں ہی اونسازبان ان زمین کے پرد پر</p>	
<p>بنا ہوں جبستانہ فی گلگون کی جوین ہوا ہی جب سی شیدا دل فی گلگون کی جوین کیسی چشم سیکوئی الم میں دہی جان ساقی اسیران محبت آج ساقی دیکھہ صمان ہیں چمن ہی یکدہ اور سرد مینائی فی گلگون ہمیں دلوں جہان پہیہ جہل سنی کیا زاہد ہوا مست نزل مشہور تیر نام گرز اہد</p>	<p>بہار زندگی کا خون ہی مینا کی گردن پر نہ کچھ گلچین کی الفت ہی نہ کچھ مال سون گلشن پر خمی کا ہی شایان ہو دی گند میری نچو یقین ابر رحمت کیوں نہودی تیر دامن پر گمان ساقی و ساعر کا ہر گلچن جوین پر ہماری ہوشیار کا بھی غم مینا کی گردن پر تو کہ انصاف سی بدنام ہی تو کسی حقون پر</p>

خدا و عالمی از ہم کی تیری پادشاهی کا
مگر منتہی ہم ہی جوین ساقی کی گردن پر

اوستاد

<p>ہوا شہور اب زارمیری مینا نہ کوجاتی مین پیری یہ چرم ہی پیرمغان کی شوگردن پر</p>	
<p>ہزاروں بجلیاں گرتی مین ہر دم جانم پر تو چشمک آبلوکی ہی ہوی انداز گلشن پر ارادت شیخ سی ہی نہ عقیدہ ہی برہن پر ہزاروں بار غم رہی مین ہر دم اپنی گردن پر عیان زردی ہی اور وحشت ہر دم شمع پر بہر دم دوست پر اور چہ عوسی دشمن پر غضب کا زہر پہلایا گمان ہوتا ہی ناگن پر</p>	<p>فدا جب سی ہوا ہی دل تیری سفاک چتون پر کیا خاریا بان فی جو طعنہ کار سوزن پر عجب مذہبے اپنا اور عجب شہر ہی کچل اپنا کوی کہتا ہی دیوانہ کوی کہتا ہی سوائی میری تصویر یہ ہی کیسے نکلی شیدا خدا جانی ہوا کیا کسے عالم مین ہم آئی تیری رلف سپہ کردیا اندھیر عالم مین</p>
<p>غضب ہگامہ آرائی ہی ہر دم شونالہ کی</p>	<p>قیامت کا ہی دہوکہ شورش فریاد و شہیوں پر</p>
<p>تم اور ہو طور اور ہی انداز دگر اور پیدا ہو طر حدار کوی تم سا اگر اور</p>	<p>سچ کہی کہ دل لیکے ہی کیا مد نظر اور آئینہ مین تم ویکہ کی کیا بار دگے بو بو</p>

جہاں رہیں وہاں اور ہی دکان مد نظر اور
وایں
ایں حال طبیعت کا اور اور اور اور اور

<p>دھڑات چراغ مہ دھڑکی پی دھونڈا قاصدنی دیا خط تو مگر موندہ سی نہ بولا دل ہی لیا دین ہی لیا ایمان ہی چھینا بتر داغ ملا کچھ ہی نہ الفت کی شجری اشکون سی میری دُر کو نہیں نسبت پائنگ دل لیکھی ہوا اب میری جا کا خواہاں</p>	<p>پایا نہ کہیں تجھ سا ولی رشک قمر اور دل دھڑکی ہی لایا نہ ہو کچھ تازہ خبر اور باقی ہی اب ایک جان سولواسکی خبر اور اس بن غین ہوا نہ پہلا کوئی شمر اور وہ سنگ ہی بی آب بیڈ آب گہر اور بی شمر جیسے سمجھی تھی سو نکلا وہ بشمر اور</p>
<p>لیتا ہی سدا تیر شہ سینہ پہ تو شور دل تیرا سا دیکھا نہ سنا ایسا جگر اور</p>	
<p>ردیف شین مجھ</p>	
<p>پٹری ہی مجھ پہ وہ دین راہ کی گردش شب فراق ہی لوڈ گئی ہی مجھ سے اب جو ایک یزمن ہی پا حرم میں دوسری بچی جلا کی یہ پیسا کہ سرمہ کر ڈالا</p>	<p>کسی پہ پٹری ہی جیسو نگاہ کی گردش پٹری ہی اوس پہ نجات سیاہ کی گردش بڑی خراب حال تباہ کی گردش بڑی بلا ہی وہ چشم سیاہ کی گردش</p>

دہلی کی شاہجہان آباد کی گردش
 دہلی کی شاہجہان آباد کی گردش

کسیکو کعبہ کا چکر کسیکو گردش دیر زمین کو سنو پ دیا آخر آسمان نی مچی دہوئیں نی اسکی ہی کر ڈالا چرخ کو نیلا تمہاری چہرہ کو دیکھا تھا اک دن اک رات	ہمین تو کافی ہی کافر گاہ کی گردش کریگی اور کیا اوس کینہ خواہ کی گردش بلاسی افزون ہی اس دواہ کی گردش اوسی خیال میں ہر مہر و ماہ کی گردش
--	---

اشارہ غیری ہی شور کی جو قتل کا وہان
توصاف دیکھہ لی چشم گواہ کی گردش

رویت صادقہ

بہر آئی دل نا کام کی حرص نگہ بست سی لذت پا کر تیری قامت سی قیامت کو ہی سب بندی منہ زور کو ہوئی ریخ عادت ہی اگر حضرت دل ریشک ہی میری سینہ بختی پر	چوڑی اسلمی سبکی حرص ہو گئی بادہ کی اور جام کی حرص ہتی اوسی ہی تو تری نام کی حرص رکتی ہی وہی تیری نام کی حرص پہری کیوں راحت آرام کی حرص ہی عجب لطف سیہ فام کی حرص
---	---

دل
یہ کتبہ کہ بہین کام کی حرص
اور کافر ہوا اس کام کی حرص

<p>لنگی بیوجہ نہ رخ پیر کا کل رخصا طالب ہوں کہی کا کل کا</p>	<p>ہوتی کافر کو ہی سلام کی حرص یہ بُری ہی سحر و شام کی حرص</p>
	<p>شور گرچاٹ ہی شیرین کی تہین اوسکی مونہہ سی رکھو دشنام کی حرص</p>
	<p>ردیف کاف فارسی</p>
<p>اوسنے ڈالی رخ زیبایہ نقاب ایک پر ایک پردہ رنجائی اوسی خاکین اب ایک پر ایک عشقِ غشائی میں چڑکی ہی گلاب ایک پر ایک گرتا ہی آج سر جامِ شبرا ایک پر ایک پہیکتا ہی تیری مجلس میں کباب ایک پر ایک ہو کی ہوش گرانی کی شبرا ایک پر ایک نرگسی جتنے کہ اسمیں میں کباب ایک پر ایک نکلا کوہ سے تیری خانہ خراب ایک پر ایک</p>	<p>کیونکہ حسرت نہ چشم پر ایک پر ایک تیری کوچہ میں جو کرتا ہی عذاب ایک پر ایک بی نقاب آج میں دہشکل بہی محفل کی مونہ لگا کر کہیں پیکار ہی کسی پیش نی ہی ہماری دل بریا نکا جو کچھ اوس میں اثر نعر شعلہ فی سبیلے ندیا ای ساقی قاب میں کہ کی کہا اتنی جلائی دل میں آرزو غیر کی اور اشک میر حسرت کی</p>

<p>اک چمن حسن کا اور کتنی ولے لاکھوں کیا اسیروں پہ گری اور ستم کی بجلی ہونہیں سکتی ہی جو میری گناہوں کی شمار اون نگاہوں سی تو پوچھو یہ رقابت کیا ہو خنجر موج فنا سامنی ہی آنکھوں کی نخل شرگانیسے ہی یہاں شک چکا نکا عالم ہوئی کیفیت چشم او سکی بورد و نکو نصیب وای ای خسرو دیدار کہ او سنی ڈالین</p>	<p>وہاں گر پڑتا ہی مشتاق بہتایک پر ایک روتا ہی آج جو مانند سحاب ایک پر ایک حشر میں بہکتا ہی فرد حسا ایک ایک لوگ کینچی ہوئی میں تنہا پر ایک پر ایک کیوں نہ آس میں گری در کی چاہا ایک پر ٹپکین جیسے شمرچہ شتاب ایک پر ایک پسینکین آس میں وہ جام فی تالک پر ایک چار ابروی غش اور یہ نقاب ایک پر ایک</p>
---	---

دفتر گل کا خزان سی تو یہ اب رنگ و شور

اور کی جیسے گرین ادراق کتاب ایک پر ایک

ہوا چرخ ریز و زبر و یر تک

تو پتھری رہی وہ کمر و یر تک

ہوئی ادسکی در پر پر و یر تک

کیا آہ فی جب اشرو یر تک

لچکنے لگے بارگیسو سے جب

کیا توانی نے ممنون مجھی

ہشکانی لگی آج مٹی میری	کھڑی وہ رہی گور پرویتک
یہم ہی بزم میں مجکو ڈہر کا رہا	کہ وہ دیکھتی ہیں کہ پرویتک
قفس سے جدا ہو کی اڑتی رہے	چمن میں میری بال پرویتک
شب وصل کرو ونگا گردن جدا	جو بول لا تو مرغ سحر دیر تک
گیا دل نخل کربو دلبر کی ساتھ	تڑپتار رہا پر جگر دیر تک
تیری سلکت نہ انکی دیکھی جواب	ہوا پانی پانی گہر دیر تک
ہوا ذبح و مان طایر نامہ سر	اڑ رہے چمن میں خبر دیر تک
او نہیں جھڑک ان میں لاکھ لاکھ	کری خوشخامی وہ گرد دیر تک

کرو شور تم جان اوس پر فدا

یہم چیر رہے در بدر دیر تک

رویت لام

نعت مسیح علیہ السلام

ہی تجکو شور جس سے سرو کار آجکل | دو لون جہان میں اوسکی طلبگار آجکل

ہمیں جلوہ ریز جسکی تجلی سے مہر و ماہ
 کہنچی ہی اپنی دام محبت میں جو مجھی
 ای خامہ سوز بانسے لکھہ اوسکی لغت کو
 یعنی وہ نور پاک سیما ہی جسکا نام
 ہرزہ میں ہی اوسکی تجلی بہارِ بوش
 دیگا وہ سیری آنکھ میں جلوہ کمال کا
 جو بونہان تہی پردہ دلین جہانکے
 شافع ہی دو جہانکا وہ مقبول کردگار
 مقبول ہوگا اوسکا وہ ہی بندہ خدا
 گر چہ نی نی ہیں تو مذہب ہی ہیں نے
 تثلیث ہی کی بحث پہ ہی اپنا اعتقاد
 یگشتہ ان سی جو کہ ہوا در بدر پہرا
 پی لی ہی جس نے پادہ الفت مسیح کی

ہی وہی اپنا مطلع الانوار آجکل
 ہوں جان و دے اوسکا گرفتار آجکل
 گہر گہراو سکا درد ہی ہر بار آج کل
 قربان ہیں جسپہ ساری دیندار آجکل
 ہی گرم اوسکی نور کا بازار آج کل
 دیکھو نگا جس اوسکا میں دیندار آجکل
 اوسنے کی عیان دہ ہی اسرار آجکل
 سب کی زبان پہ بھی گفتار آجکل
 ہی اوسکے خوف سی جو خبردار آجکل
 پر جا بجا اوسی کی ہی تکرار آجکل
 ہی یہ عقیدہ اپنا مددگار آجکل
 کونین میں وہ ہوگا اب خوار آجکل
 رہتا ہی اوس سرزمین ہرشار آجکل

لی خود ہوا جو یاد میں اوس ذات پاک کے
نزدیک اوسکی ہی وہی ہشتیار آجکل

دل کو سمجھ لو شور کہ ہے خانہ خدا
شیطان اس میں آئی نہ زخار آجکل

ہوتی ہم جو جہان خراب میں داخل
شمار کرتا نہیں ہی ہوا اوسکی کشتی نہیں
ہی جہان میں نہ باقی سفید ایک رون
پہنچی تھی آنکھوں سے تیری فراسی بدستی
پچا تھا کچھ تیری خسار سی از زمین نور
کسی سے چھپر کسی سی ہنس کسی مذاق
علان میری غشیکا اگر ہی مد نظر
جو بوسہ دیتی ہو دو چار وہیں صاحب
تہاری کشتی کی پرسی کی فاتح ہوا ج
خیال پہلی سے ہو لٹا لٹا بگا جو ہمیں

ہمیشہ رہتی نہ رنج و عذاب میں داخل
فلک فی رکھا مجھی کس حساب میں داخل
جو میرا قصہ غم ہو کتاب میں داخل
کہ آج تک ہی وہ جام شراب میں داخل
ہوا وہ چشم نہ واقف تاب میں داخل
بڑا پایا ہی ہمارا شباب میں داخل
کر دے پینہ کو اپنی گلاب میں داخل
وگرنہ ایک نہ رکھو حساب میں داخل
درو د چلکے پڑو ہو ثواب میں داخل
تو ہوتی کا ہیکور رنج و عذاب میں داخل

ہوا زما پیری عذاب میں داخل

داخل

وگر نہ کیونکہ ہو دریا حباب میں داخل	بہری ہیں چشم میں اعجاز عشق سے آنسو
اسی سبب ہوا انقلاب میں داخل	جھاں کا رنگ ہی کچھ آج اور کل کچھ اور
دل ہرشتہ ہی میرا کباب میں داخل	مزا ہی مونہ لگی گر آج شوخ سیکش کی

مثال چشم کی بیدار دل ہی ہو ای شور
وگر نہ جاگنا جھانکا ہی خواب میں داخل

اب کیا کروں خدا کہ گیا مفت ہاؤ دل	دل بت کو بچی ہاتھ میں پیر کو بھڑائی دل
اس دام ہی نکل کی کھان اب پیہ جاؤ دل	گر خال و خط سی بچ گیا زلفونین جاہنشا
سوا قوتوں میں سنسں گیا بیٹھے بیٹھائی دل	پہلو سے اوٹھ کی وہ گیا بیتاب جان
تا مرگ پہنچ چوٹی جو اوس لگائی دل	کیا سحر سامری ہی یہ اوسن کی باتیں
یار بکھی کسیا کسی پر نہ آئی دل	آتا ہی جب کسی پہ تو جاتا ہی جاں کی ساتھ
ایسے لگی کو آہ یہ کتب بجھائی دل	یار تب فراق سی جلتا ہوں رات دن
کس سی لگائی دلوئی کس سے چوڑا دل	ہی عین سحر چشم بلائیں بہری ہی زلف
کیونکہ نہ روز صدمہ چدمہ اوٹھائی دل	انداز ہی ملا پکا اوسکی جفا میں ہی

داغ کیونکہ دل کا حال کیرن مائی مائی دل
پانی کی کہم سے کو ما جرائی دل

اوسکو نہیں ہی گرنی الفت تیری پسند
پہر شور اوسکی واسطی کیوں تو جلائی دل

روایت ہیم

جون بوی گل سدا رہی خوشی جہانیں ہم
کچھ غم خزانہاں نہ خوشی ہی بہار کی
شاگر و گلچن آپکے خندہ زنی میں سب
دیکھانہ گل نہ نعمت بلبل کہی سنا
اللہ ری تڑپچہ دل مضطر کی ہجر میں
دینا و دین میں نہ کوئی اپنا ہی خدا
دردا زہ کہولتی نہیں مثل حباب بحر
لکھا ہی کسی خنجر شر کا اس وصف
افسوس ہی ریاض میں ہی ہوتا ہی گناہ
صد شکر بعد مرثیہ ہی ذکر خیر سے

باہر گل کی آئی تہ پہر گلستان میں ہم
رکھتی ہیں ایک حال محار و خزان میں ہم
استاد و ملکتوں کی ہیں شور و فغان میں ہم
صیاد کی شکار رہی بوستان میں ہم
گاہی زمین پہ میں تو گئی آسمان میں ہم
تجکو ہی اک سمجھتی ہیں دونو جہانیں ہم
ہیں قفل بند رات دن اپنی مکان میں ہم
دو کمری دیکھتی ہیں قلم کی زبان میں ہم
شب کا تھی ہیں جاگ کونے کی دکانیں ہم
اچھو کا نام سنستی ہیں ہر داستان میں ہم

قدر سخن تو شور زمانہ سے اوٹہ گئے

جی چاہتا ہی قفل لگا دین دہان میں ہم

نورین دولہ کی پنا ہو تم
سوتار دن میں ایک ماہ ہو تم
پر رقیبوں سے رو براہ ہو تم
داد خواہ ہم ہیں عذر خواہ ہو تم
ہم گنہ گاری گناہ ہو تم
اور کیا چاہے گواہ ہو تم
عشق بازو کے سجدہ گاہ ہو تم
شوخی دیدہ ہو خوش نگاہ ہو تم

صبح نور شید شب کو ماہ ہو تم
اوہرا نشان اوہر ہی رخسارہ
ہمسے تو عمر بہر حجاب رضا
شیرین دیکھی ہو کیا انصاف
نیک اور بد سی ہی کیا نسبت
ہمنے حق وفا میں جان ہی دی
پڑتے ہیں سب غار دامن پر
کیون نہ آنکھ میں دکھاؤ عالم کو

شور سے اور تم سے کیا نسبت

وہ فقیر اور بادشاہ ہو تم

رکتے ہیں اس نیاز پہ پانی ناز ہم

میں دل سے نیاز مند تیری بی نیاز ہم

داغ خشرین ہی کیسے اٹھائیے تازم
ایسے نیاز مند میں ہی بے نیاز ہم

<p> مین جو کس قدر تری الفت میں اصم پالا پڑی جیسی کہ شعلہ روشنی مائی ایتو ہوئی میں پیشوا رندو کی لا کلام جو کچھ بڑی سہلی وہ کہیں سنتی میں مدام بیٹھے میں چکی جلتی میں خاموشی بہر رازق سی روز چاہتے ہیں اپنی رزق کو ایتو بتوں کو دور سے کرتی ہیں ہم سلام </p>	<p> کہہ دیتے ہیں عدوسی ہی کچھ دلی راز ہم رکھتی ہیں سوز دل سی ہی دند ساز ہم پہلی کسی زمانہ میں تہی پاکباز ہم بان کچھ جواب دین نہیں اسکی مجاز ہم رکھتی ہیں مثل شمع کی سوز و گداز ہم ہیں مانگتی مسیح سے عمر داز ہم پڑتے ہیں صبح و شام خلکی نماز ہم </p>
<p> جو صاف ہو کی شوری دل مانگو دیتی ہیں تسے تم شعار نہ ہیں حیلہ ساز ہم </p>	
<p> بن بن کی اور اولجئے میں رسا سی ہم زلف دو تاسی یا نگہ سر نہ سات ہم سودای زلف اور ہم سر ہی تو چارہ گر ملتا ہوں لگی کی ٹہی کوئے با وفا </p>	<p> شامت ہی کشتی لڑتی ہیں اپنی قضا سی ہم ایدل و پکار کہیں تجھی کس کس بلا سی ہم پاکر شفا چلی تری دار الشفا سے ہم جاتی نہ اس جہان مشقت فزا سی ہم </p>

دل میں نہیں سوزان دکھ اور آواز سے ہم
 داغ

دم بند ہوئی بلبون کا پیچ پیچ کر بولی اوڑی ہی گیسوی شگین آپکی یہہ استخوان تو حق سگ کوی بائین پاس عدا و نہین دل رشک آفرین رشک	گر کوی گل کہلا میں چین میں تو ہم کہنی تو کیونکہ او بھین نہ جلتی ہو سی ہم کرتی میں بخت اسکی تو ہر دم ہا سی ہم دل ہے ہی خفا تو خفا دل رہا سی ہم
--	--

یہ سختیاں ہیں بت کی تو پھر چکی کیا کرین
مانگینگے شور موت اب اپنی خدا سی ہم

روایت لون منقوطہ

ہی جوش مغلسی اور ست بین ہم می پر تیز ابھی ابھی چینی کی تیار کا سامان ہی گرا جو خاک پر قطرہ ہماری اشک حشر کا عدم سی گرنہ آتی تیتی کا درد کیون ہوتا ہمیں نہی و صرم میں ایک ہی جلوہ نظر آیا	تماشا ہی عجب قتی ہماری فاقہ مستی میں رواد کی عجب رسم کچھ دنیا کی استی میں وہ شاہد ہی کہ کرتی ہیں بلند و الستی میں نپا یا چیں یا غش کہی اکروز ہستے میں جو دیکھا بت پرستی میں نہ پایا حق پرستی میں
--	--

فرخنی من خدا کہی بہین یا تگدستی من	ہنہیں شیوہ سوال اینا ہی بہتر است مہرانا
نہ دیتا دخل کوئی ہر توراہدی پستی من	اگر اک قطرہ چکہہ لیتا تو ب کو چاٹتا ہوتا
ہو عاشق رہتی ہین ہر دم ستمگی ہیش دستہ من	خدا حافظ ہی اونکی جان و دل کا درد دوسری
نہ ملنی کی قسم کہا بیشی تہی ہم اوتس سستی من	جب اہوش من کیا کیا نہ پچھائی نہ غم کہاؤ
ملا انعام کامل یہہ جو نکلی سر سستی من	پٹری ہی خاک سپر اور غصہ بن پانچو کھپا
کہ جو جاننا زرتہی ہین تو نکلی ہیش دستہ من	خدا ہی جانکو اونکی رکھی گاہفظ میں اپنی

نہ ملتا ہرگز ایسا ذائقہ من اور سلوی من

ملی لذت جو تھکو شور اپنی فاقہ سستی من

ہر دم انسان کو پیغام سفر دیتے ہین	عمر کی کیشیہ کی یہ سانس خبر دیتی ہین
آج طوفان کی خبر دیدہ تر دیتے ہین	کل تو نالوں سی میرے شور قیامت تھا پایا
تھکودل دیتے پڑ پڑ جگر دیتے ہین	کوئی عسبا ہی تو جان باز دکھاؤ دھکواؤ
و مہم بات بنا دم ہی مگر دیتے ہین	کیا یقین ہو کہ تغافل نہ کریں گے اب وہ
آج وہ رنج مچی دود و پھر دیتے ہین	کل تک ایک تہی محکوشکایت اونسی

بی خبر ایسی ہی دیکھی نہ سننے دنیا میں	میری لیتے ہیں نہ وہ اپنی خبر دیتی ہیں
رخ اور ہری تو کرین کچھ لب دندان سے	نذر کو انکی جو ہم لعل و گہر دیتے ہیں
شجر خشک کی مانند جو جب عاشق زار	شہرت نام کا تب او کو شمر دیتے ہیں

میٹھی باتوں کی کہی شور توقع نہ رکھو
گالیاں تم کو وہ اب شام و سحر دیتی ہیں

کوئی بتایا رہی اب جلوہ گر کہاں	شام امید کی ہی غایان سحر کہاں
اٹھی ہیں شعلی ہرین موسیٰ ہزار با	ای سوز عشق توئی کیا اپنا گہر کہاں
تری ستم تری سبب اور دیکھی لاکھ ظلم	ہر دم اوٹھائی اب وہ دل اور وہ جگر کہاں
میرا اس آسمان سی کوئی مدد انہیں	ہم دم تباکہ ناکہ کردن اپنا سر کہاں
مانا کہ ہے آپ کو اغماض ناز سے	ہو دیگا اب وہ جلوہ رحمت اشک کہاں
جرات نہیں رہی میری نہ نہیں سے	ای جذب شوق شورش غم سحر کہاں
وہ کعبہ مراد ہی اور قبلہ اسید	کوئی بتایا رہی میرے گہر کہاں
آنا نہیں ہی و سوئے غیر ہی کہی	عاشق کو تری درود کا خطر کہاں

داغ
کس سوختا زنبور کہ شمع رہا خطر کہاں
مانا کہ عشق میں ہی ہم گھر کہاں

اُوڑ جاوے اپنی شوق کی صورت ہزار بار	پری ہوای وصل سیری بال پریشان
قانع بن ساری عمر اسی پر گزار دی	خیز خون دلی اور ملا محضر کہاں

بتلاؤ راہ کو چہ جانان کسے طرح

ہی شور اپنا جلوہ مطلب کد کہاں

وہ مہربان ہو ایسا دل پُر اثر کہاں	یا ضبط عشق ہوئی سو ایسا جگر کہاں
ہوتی ہی عمر نالہ و فریاد میں تمام	شام فراق کی نظر آئی سحر کہاں
دل کیا کہ دکے شوق و تمننا بہاوی	پہلا سا جوش عشق ہوا چشمت تر کہاں
رنگ شکستہ کی طرح ہو چوں ہزار بار	پر طایر مراد کی ہن بال و پر کہاں
عالم تمام بندہ وہم و خیال ہے	دل کی سوای یار تیر اور گھر کہاں
تو جلوہ ریز سرِ برگ و پل سی ہی رات دن	لیکن غضب یہ ہی کہ فرخ نظر کہاں
دکھلائی رنگ جذب کی ہم شعبہ ہزار	لیکن ہماری آہ میں پیاری اشک کہاں
اوس سنگ آستان سی مشرق اگر نہ ہو	تو ہی تباہ جاگی گنہیں اپنا سر کہاں
شہر ہی بس جہان میں رہائی یار کی	جلوہ تم اب دکھاؤ گی اپنا قمر کہاں

مانا کہ ہی بہشت ہی آرام کا مکان | پر وہ تہا رہی گھر کیسی دیوار و در کھان

ہی آج اوسکی گیسو دے کا بھی خیال
ہو شور ایسی شام کھان اور کھان

اس پریشان حال کا غم کیا کریں
اشک کا دریا گیا تھم کیا کریں
اپنی ہاتھوں بنیں گیا ہم کیا کریں
پہر فرشتے اور آدم کیا کریں
ضبط فریاد اس سی ہی کم کیا کریں
ہی ہماری گھر محرم کیا کریں
ہمدردوں فکر و عالم کیا کریں
اور آشفستہ کو برہم کیا کریں
قطع بت دیکھو باہم کیا کریں
کہا تی ہیں مجبور ہم کیا کریں

زلف میں لپیٹ لیا گیا ہم کیا کریں
ولین غم کا جوش ہی کم کیا کریں
اس دل وحشی کا ماتم کیا کریں
جب خدا کو رام بت نہ کر لیا
راتن میں ہی کیسے آہ و بکا
آج اونہوں نے عید کی غیف کی ساتھ
ہو گئی عمر اک غم دل میں تمام
کہتی گیسو سے تیری کچھ دلکی بات
عارض اور آنہ دونو خود نما
سبزہ رنگوں تی بجایا اپنا رنگ

داغ
دل کیا تھی یا نہ کیا کریں
جان دلا ہونے کا غم کیا کریں

<p>آہنی ہی دم پہ ہر دم کیا کریں دیکھنی ملی دولہ باہم کریں کیا قیامت آئی ہر دم کیا کریں آپنی کشتہ کا وہ ماتم کیا کریں کوئی فتنہ لی گیا ہم کیا کریں دیکھو اب وہ کیا کریں ہم کیا کریں حضرت دل اسکو غم کیا کریں</p>	<p>دیدیا چارہ گرون فی ہی جواب ہی کٹی آج حسن و عشق کی عالم حسن اونکا محشر خیر ہی غزہ سفاک کی دیکھی ہیں ہاتھ دل کی غم میں خون ہوں جان جگر تیر مرگان اور میری دلکی ہی بحث آبروی ضبط کہوئی آنکھہ نے</p>
---	---

بولے سنکر شور کا حال وفات
ایسے غوغائی کا ماتم کیا کریں

<p>میری ہی ناتوانی نراکت سی کم نہیں وہان گرم جوشیاں ہیں شرارتی کم نہیں یہاں جبر اختیار مصیبت کم نہیں براہ کرا میرا کدورت سی کم نہیں</p>	<p>صد شکر تجھے ہوں کسی طور کم نہیں یہاں ٹہنڈی سانس صنف و حالت کم نہیں وہاں چمڑی ظلم کی ہی شرارت کم نہیں باد صبا کو لاگ ہی خاک مزار سے</p>
---	---

اسی شور میں ہی قیامت سے کم نہیں
وہاں جسے بڑھائی ہوئی کدورت کم نہیں

<p>کرتاہی منع یارسی ملنی کو عشق میں ٹہرا ہی روزِ حشر کو گو وعدہ وصال ہر ہر قدم پہ حشر پیا ہے جہا نہیں آنکھوں میں دم ہی چہرہ پہ زردی ہی چہرہ</p>	<p>ناصح کی دوستی ہی عدل و شرم نہیں پیر انتظار موت کی حالت سو کم نہیں رقبا ہی تمہاری قیامت سو کم نہیں یہہ شکل اپنی موت کی صورت سو کم نہیں</p>
<p>ای شور تم فی پائی ہی طبع رسا غضب مضمون کی تلاش کرامت سو کم نہیں</p>	
<p>دل کی بیہی امید ہی درگاہِ غلامین خاک اوڑکی گئی جیسے کہ اوسکچھ میز پر پامال نہ کیوں جان ہوا دس راہ گزر پر اس دم سی و دو نو کی رہائی ہوئی دشوار ہی بعد فنا ہی یہ صبا سے بھی شکوہ دیکھو وہ چلی آتی ہیں کیسے میر گہر کو جسے تمہیں دیکھا وہ ہوا جانتے عاشق</p>	<p>پیدا ہوا شراب تو میری آہ رسا میں میں اپنی ہوا میں ہوں میں اپنی ہوا میں شوخی کا چلن جبکی ہو نقش کش پائین دل میرا ہنسنا زلف میں اور زلفِ ہلا میں کیوں خاک اوڑاتی ہو میری ارضِ مہل میں مدت میں ہوا ہی یہ اثر میری دعا میں بدنام ہوئی مفت ہمیں ساری سیا میں</p>

داغ
پیمانی لاجپ سے اتر رہے ہیں
دل اور جواں ہیں جگر اور جوان

بت سی اوسی پکچہ کام نہیں جو وہ بتنا جسے کہ رکھا ایک قدم راہ خدایں

پکچہ ایک نہیں دیکھا تو صدیاں گزشتار
کیون پہنستے ہو تم زلف کی التور بلا میں

وفا کا حق نک یون حلال کرتی ہیں
مجھی حوالہ کیف وصال کرتی ہیں
خاسی ہاتھ وہ جب اپنی لال کرتی ہیں
میری خیال کو وہ کیا خیال کرتی ہیں
ہر اک نہال چمن کو نہال کرتی ہیں
ستم یہ تازہ ہی ہیر دیکھ بھال کرتی ہیں
جھانکین ہوم چاتی ہر چال کرتی ہیں
تو بولی تھسے ہزاروں حلال کرتی ہیں
جو اگی آیا اسے پایا مال کرتی ہیں

مجھی قتل کا میری سوال کرتی ہیں
سوال فصل یہ وہ قیل و قال کرتی ہیں
پس از فنا ہی میری روح خون روئی
نگاہ مہر کا طالب ہوں خواہگار وفا
و کہا کی سرو سنا قد اور گل سار خارہ
لگا کی تیر محبت کا دلین عاشق کی
خرام ناز سے اپنی اوٹھا قیامت کو
کھا جو میں نی کہ خون کا میں جو بجا لوں گا
قدم قدم یہ ہی ہو کر سے محشر اک برپا

جوبی خبر میں سدا دین اور دینا سے

داغ گاہی کے غدر وصال کرتی ہیں

وہ شور جیتے ہیں کیونکر کمال کرتی ہیں

دلکولی لیتی ہیں چپ چاپ ہر وہ کہا تو نہیں
دل دیا جان بھی دی حضرت یاں بھی در
ہفت افلاک میں کس کس کا میں دامن کچھ نہ
جانکو قربا کروں شام سی تا صبح وصال
اس نزاکت کا ہو چاٹو بخو ملجائی مجھی
شیخ جی شینخی کار کھتی تھی بہت اپنی کہنڈ
وصل کیا شرم و حیا میں کیٹے ساری رات
یار ہوا برو ہوا دریاغ ہو نوروز بھی ہو
چاند بھی شرم سی اوس شب کو نہ نکلی ہرگز
ابر رحمت کا گنا ہوں فی کیا رستہ بند
اس نہ مانے میں کوئی اونکا نہیں لیتا نام

اک غموشی ستم انگیزی سوا توں میں
ہم لٹی سیٹی ہیں اوس یار کی سوغاتو نہیں
دشمن جان ہیں میرا یہی ان سنا توں میں
ایک شب ایسی خلد بخششی جو سوا توں نہیں
تیغ اوٹھائی کی نہیں جان ہی اول ہاتھ نہیں
گر گری ہو گئی وہ شو کھلی صلواتو نہیں
شام سی صبح ہوئی اونکی فقط باتو نہیں
لطف پر آئی نہ کس طرح سے برساتو نہیں
رخ تیرا دیکھی اگر تاروں بہری تو نہیں
اسلئے خاک اب لڑتی ہو خرابا تو نہیں
گئی وہ لوگ جو نامی تھی کراماتو نہیں

گئی وہ وقت کہ تھا شور کی جاسو نکا ہی شور

داغ
راہ سزا کو نکالائی تو نہیں باتو نہیں
اور کھو جانو گی دو خار قلا قلا ہو

	وعظ میں لگتا ہی اب دل کہ مناجاتو غین	
<p>سنگد لکھو کھو کس طرح ستگر نہ کہوں گالیان ویکھی بڑا کیسے میں مونہہ پر نہ کہوں ورنہ کس طرح تیری ظلم سراسر نہ کہوں کیون تیری کوچہ کوچہ شکر کی برابر نہ کہوں تہیں پر کہو کہ بد جو تہیں کیونکر نہ کہوں اسکو کس طرح سے خوبی مقدر نہ کہوں اوسے خیر نہ کہوں یا اسی شتر نہ کہوں بائی کس طرح سے درد دل مضطر نہ کہوں</p>		<p>جو کوئی بت ہو اوسے کیونکہ میں بہتر نہ کہوں دل لگی میں جو کری ہیٹر عدو کچھ مجھے یہی ہی بہتر ہی کہ پرشش نہو محشر میں نہ کوئی حیتا کوئی مرتا ہی شب و روز وہاں جھڑ جھانا موفاسی ہو بگڑتی ہر بار جو بنا تا ہوں وہ ہی بات بگڑ جاتی ہی تیغ ابرو ہی غضب نوک ترہ ہی آفت جو بھی دیکھتا ہی حال میرا پوچھتا ہی</p>
	<p>داغ فی مان لی جب شیریں پائی تری پیر تجھی شور میں کس مونہہ سے سخن نہ کہوں</p>	
<p>دلکے حسرت کو جو پوچھی ہی نکالوں تو کہوں چاند سورج کو مگر آگ سیٹھا لوں تو کہوں</p>		<p>حال غم سامنی تیری جو میں آوں تو کہوں وفا و وس روکتا ہی کا ہی کہوں تو کہوں</p>

منکو دینا کی ادس باطل کیونکر نہ کہوں

درد دل کا کوئی نہیں ہو گا لوں تو کہوں

تیری خنجر کے جو گزنی سی ملی ہی لذت
قتل کا مجھ سے مزہ جو کوئی پوچھا چاہی
ورہ دل کچھ جو کہوں گا تو بکتر جائیں گی وہ
دل یہ جو گزری ہی اعدا کی الم سی تیرا
دل جگر کیسے گئی تیر کی پیکان کی ساتھ
قیمت بخت دل اور اشک و ان کی اپنی
لذت یادہ گلگون ابھی زارہ تو نہ پوچھ
شب و صلت جو کیا مرغ سحر فی ہی ستم
حال غم پوچھنا منظور اگر ہے بہتر
نزع کی وقت جو کچھ جان یہ گزری ہے پوچھ

دو گواہوں سے میں تصدیق کر لو تو کہوں
تیغ بُرا نکو گلی سی میں لگا لون تو کہوں
ہاں مگر لو کا کچھ ایسا میں پا لون تو کہوں
کچھ پہلا اور بُرا اوسکو سنا لون تو کہوں
کمر کے رخصت اونہیں اپنی کو سہا لون تو کہوں
جو بہری کو میں بولا کر کے دکھا لون تو کہوں
پہلی اک جام تھی اوسکا پلا لون تو کہوں
اوسکی گرد نکو چر سے میں اوڑا لون تو کہوں
آپکے سر کی قسم پہلی میں کہا لون تو کہوں
شرح آرام ذرا گور میں جا لون تو کہوں

شور کی شور و فغان کا جو سبب پوچھتی ہو
پہلی ہمسایہ کی دس پانچ ہا لون تو کہوں

آج ہر اونکی عتاب اچھی نہیں
رکھی سکی ہیں جواب اچھی نہیں

پوری بڑی میں عتاب اچھے نہیں
ایسے انداز عتاب اچھے نہیں

داغ

<p> اس طرح کی انقلاب اپنی نہیں آج کچھ کیفِ شہد اپنی نہیں تیری مونہ سے یہ خطاب اپنی نہیں ہنسکے بولی یہ کیا اپنی نہیں طو یہ خانہ خراب اپنی نہیں اب خیالات ثواب اپنی نہیں یہ تیری کچھ پیچ و تاب اپنی نہیں آجکی دن یہ حجاب اپنی نہیں زخمِ ہنسی کی حجاب اپنی نہیں </p>	<p> روز کیوں بدلی ہو تو رنگِ سماں خمِ پڑا کر ہی نہ کچھ پایا سرور محلو مجنون اور وامق کیوں کھا تختِ دل رکھتی جو قوت میکشی دل نہیں رہتای قابو میں جو تو عمر بھر سر پر لی کیا کیا عذاب زلف کیوں رہتی ہو پٹری مس تو بی شب وصل اتو مونہ کہو لودرا سراوٹھاتی ہی فنا ہی پیش رو </p>
	<p> آسمان کہتا ہی مونہ پر شور کے رنگ میری ای جناب اپنی نہیں </p>
<p> کہی دیر و صدم من ہوں کہی گرجا میں شامل ہوں کہی خارجِ صدم من ہوں کہی گرجا میں داخل ہوں </p>	<p> میں دہوں رندستان کہ ہر شہر میں داخل ہوں کہوں کیا ہوئی میں کس سے کس کو رس میں شامل ہوں </p>

دیوان شور
 سہیل احمد
 جامع

ازل سی پہلوئی انسانیں ناحق کو گناہ پڑ
 اوٹھاؤن جب سے تیری بزم بیٹھا نہ پیکر
 لگی وہ آئینہ کو دیکھ کر مشاطہ سی کہنی
 دیت کس سسین لون اپنی شہادت ہی مقتدر
 خدا کی مہر ہی مجھ پر زمیدار کیا پیشہ ہی
 لگا کر تیغ کو قاتل ذرا تم سیر تو دیکھو
 ازل ہی گرفتار محبت ہوں کہوں کس سے
 عجیب مشکل میں ڈال ہی کر کی تیر مضمون
 جہان مغتوں ہی تجھ پر اور تیر عاشق خدای
 ستالی جھگڑا ہی نہ اوٹھو گناہی در سے
 سر بالین تو آجا قابل دیدن تماشا ہی
 نہ خون ہو کر کی ہتھالی نہ ہو کر خاک ہتھالی
 نہ چھوٹی بھر کی غم سے نہ پای چل کی رات

نہ برائی تمنا ایک ہی میر میں دل ہوں
 نہیں کجا ہو رہوں یا اسما کا کسکی شامل ہوں
 نہیں یہ نشان میر جو کیسے میں مقابل ہوں
 تمہیں کیا خوف ہو یا میں اپنا اپنا قاتل ہوں
 کیسکا میں نہ تابع ہوں سلامی ہوں سیال ہوں
 کہ روتی کو سہنا دو گنا تر کہ میں وہ سہل ہوں
 اسیر کا ہوں تابع اور پابند سلاسل ہوں
 کہانشے ڈھونڈ کر لاؤں اسیر نہ مشکل ہوں
 میر لہی فخر ہی پیاری کہ میں تجھ پہل ہوں
 بگڑ جاؤں ذرا سی بات سو کیا میں تیرا دل ہوں
 قیامت کی دکھاؤں تجھ کو ہنگامی وہ سہل ہوں
 نہ برائی تمنا ایک ہی میر میں وہ دل ہوں
 نہ برائی تمنا ایک ہی میر میں وہ دل ہوں

نہ وہ گوچہ نہ وہ مجلس سنگ آستان دیکھا	نہ برائی تمنا ایک ہی میر میں وہ دل ہوں
نہ دینا کی ہی پائی عیش کے کچھ کیف دینا ہی	نہ برائی تمنا ایک ہی میر میں وہ دل ہوں
نہ عیشوہ لطف فرما ہی نہ غمزدہ مائل راحت	نہ برائی تمنا ایک ہی میر میں وہ دل ہوں
فلک کیوں ہی خفا ہی کہ نہ کچھ تو رسم تھیں ہی	جدا ہوں فقہ کا رسی مگر گردش میں مل پون
وہ ہی مخدور اتنا اپنی شان خود غامی پر	سنگد رسے کہی انہ سی میں کیا مقابل ہوں
جگر کہتا ہی تر گانے کہ ہوں سنیہ سیر تھیں	لنگہ سے دلا دھوئی کہ میں تیر مقابل ہوں
جگر فرقت میں کہتا ہی جگر کہتا ہوں جانے کا	ادھا کر حشر دل کہتا ہی تیر لوگا کہ میں ہوں

بیمزاک بندہ ناچیز شور پنی کو کیا لکھوں
نہ شاعر ہوں نہ عاقل ہوں نہ عامل ہوں کامل

بونی وہ مجھے ہم تھیں بچا تھے نہیں	میں نی کہا کہ شور کو ہی جانتے نہیں
انہ اون کی سامنی ہی تو دیکھ میں ہم	ہم شکل اپنا کس طرح بچا تھے نہیں
ہم جان تک ہی میر میں تو آتا ہی کب یقین	پر چوٹ سچ عہد کا کہی ہی یہاں ہی نہیں
میں کیا اگرچہ ساری خدائی ہو اکثرت	ناز و ادا سے وہ ادھی گروا تھی نہیں

تہنہ لکھا کہ دینا تو کیا ہے نہیں
وہ چہ تہنہ لکھا کہ دینا تو کیا ہے نہیں

<p>دعویٰ میں اپنی خونگاہ گردن گاہ شیریں ہر چند میں مناتا ہوں قسمیں دلا دلا وعدہ وفا کرین کہی مل جائیں پیار سے دعویٰ میں داغ سرخ سی کردون شیریں خاکو تو میں سہنا تا ہوں تم ہوتی ہو خفا</p>	<p>گردن پر میری تیغ کو کیوں تانتی نہیں لاہون میں ایک ہی وہ سیر تانتی نہیں ایسی تو اپنی جی میں کہی ٹھکانتی نہیں دامن کو اپنی خوشی سے سیر سانتی نہیں ٹھٹھے کی بات کا تو برا مانتے نہیں</p>
<p>ایا جو ذکر شور کا کچھ ہوں کے سامنے مونہ پر پیر کر کہا اوسی ہم جانتے نہیں</p>	
<p>کافر سے جوت کو خدا کہتے ہیں جس کس سی کہی ہم بات ذرا کہتی ہیں چپکے چپکے جو وہ کچھ لب کو ہلا کہتی ہیں ہم تو خاموش ہیں کچھ دست کہیں یاد نہیں میں تو جو کچھ ہوں بہلا یا کہہ برہی معلوم صل کا ذکر جو آیا تو برا مان گئے</p>	<p>پہر خدا کو نہیں معلوم وہ کیا کہتی ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ مجھ کو ہی برا کہتی ہیں میں سمجھتا ہوں مان مجھ کو برا کہتی ہیں اپنی مونہ ہی تو میری کو یہی بہلا کہتی ہیں آپ تو سنئے کہ لوگ بکھو کیا کہتی ہیں بھجر کا غم جو کہا بولی بہلا کہتی ہیں</p>

داغ
بت کویت اور خدا کو جو خدا کہتے ہیں
مکمل اور مکمل تواریخ و کتب کا کہتے ہیں

<p>گالیان دہمین تم یا کہ بُرا ہی کہہ لو تم ہو اور جو روپری اور قادی انسان شیشہ دلو جو توڑو تو نہین جڑتا ہی سرنا برحق ہی کہ بی ای بی مر جاتی ہین</p>	<p>ہم تو ہر حال میں گہری بی وفا کہتی ہین ہم ہی دیکھیں تمہیں سب دیکھ کی کیا کہتی ہین اسکو سب تیرا سا پیماں وفا کہتی ہین وہ بھلا کرتی ہی کب جب کو قضا کہتی ہین</p>
<p>اپنی جانوں میں نہ احباب کے اب نہ مرنے پاتی بھلا سا نہین جب کو مزا کہتی ہین</p>	
<p>میری زندگی کو وہ کب چاہتی ہین گئی عمر وعدہ ہی میں زوی قسمت طہور کی خواہش نہ کو شرکی پروا تیری زلف و رخ کا ہی دہیان دہین خدا مہربان ہو تو کل مہربان ہوں توقع نہین اون سی کچھ مہر کی گر گئے دن خوشی کی زمانی خوشی کی</p>	<p>میری مرنی کا ہاں سب چاہتی ہین وہ جب چاہتی تھی نہ اب چاہتی ہین ہم اک جام نیت العنب چاہتی ہین یہ ہی ہم پولس روز شب چاہتی ہین خدا چاہتا ہی تو سب چاہتی ہین تو ہم او کا قہر و غضب چاہتے ہین گدڑ جائی غم میں یہ اب چاہتے ہین</p>

غزل میں اک نام سب چاہتے ہین
 دلچسپ و دلکش ہاں چاہتے ہین

کہیں درو دل کس سے ہی کون جنتا	خوشی سے ہم نڈلب چاہتے ہیں
بہا ہو ملک جن میں اسے شو صاحب	وہ شعراپ کے منتخب چاہتی ہیں
<p>یہ جیسے گزری ہیں سیر تیری سہاری دن کہاں وہ عیش کے دن اور خوشی کی باتیں فراق یا میں شب تو کٹی ہی شکل سے نہیں ہی بتتی کی امید جیسے بڑی ہیں وہ آئینے کے نہیں دیکھ تو نجومی آج تمہارا ایک جگہ اب بھی نہیں لگتا کھان نصیب شب وصل آئی پاس میر نہیں بچیں گے تیری شمع کی جوہن بیمار ہوئی ہی رات تیری زلف پر بدل قربان</p>	<p>اسی طرح سے خدا سب کے تو گزاری دن وہ کیسے پیاری تہیں باتیں دیکھی ہیں اب آگے دیکھیں طرح سی سدا ر دن مگر خدا میں ہی قدرت میر سنواری دن ستاری کیسی ہیں اور کیسے ہیں ہمار دن ہو اوہی رات کہیں تم کہیں ہوسا ر دن سمیر سے شام ملک گراوسی پکار ٹی دن کہ ہم شمار کیسے ہر تہی وہ بچاری دن اور اپنی جان رنج الوہی پر داری دن</p>
نماز تیرے پہاؤر سو ورات کو کم	نماز تیرے پہاؤر سو ورات کو کم

راغ تمام رات وہ جاچیں وہ سوئیں ساری دن
غزری کیا اور نہیں کہیں ہمارے دن

چند روزی کوئی ہوا تھا خدا کے بندوں میں

خدا کی یاد کی بین شوریہ نصحاری دن	
بہر ہوا ہی جہان پیٹ ہی کی دھندل ہماری آہ کا رتبہ ہوا ہی اب بھان تک نہیں نیاز کسی سے ہی بنی نیاز مجھ ہی سنا تا حال کسے درد و لگا میں اپنے دکھا کی زلفوں کو وہ اپنی مجھ سے کہیں خودی کی آگے نہیں مینتے ہو کسی تم نہیں ہی دست جھون اب ایک دم فر ہوا ہی شوق پہ اوڑتا ہی نامہ کو لیکر	نہ خالی اس کوئی ہی خدا کی بندہ نہیں فلک پہ چھوٹکی نامی ہی سر بلند دن میں شریک جیب سے ہون تری نیاز مند نہیں پنایا کوئی ہی ہمارو درد مند دن میں نہ کلا ایک ہی بھان پسینے کو کندہ نہیں نہ دیکھا تنہا کوئی بارخود پسند دن میں ہی حیر بھار گریبان کی رز پسند دن میں کبوتر ایک پیرہ پاپا ہی سو پسند دن میں
لہو سفید ہوا شور اس زمانہ کا نہ دستون میں ہی الفت نہ پنا بند نہیں	
بہن بتائی وہ کیسے ہی ار بند دن میں کبھی ہی زلف کا غم اور کبھی ہی خط کا خیال	شہید عشق نہیں جو خدا کی بندہ میں ابھی جان پہنچے اپنی کیسی پسند دن میں

<p>نہ اپنی حال کا غم اور نہ کچھ مال کا فکر اسیر کا کل و گیسوی یار میں جو لوگ نجات تیر نگہ سے اگر ہوئی تو کیا نصیب بام تمنا پہ ہو رسائی کیا کسی طرح محی ہو چائی او سکی کو چھ تک کہاں تھا ایسا قدر جو کہلتا غنچہ دل</p>	<p>پہننے میں اہل جہان کس ملاکی دیندو ہمیشہ رہتی ہیں ہر طرح کی گزندوں میں اسیر جان ہی تیری زلف کی کند و نمین نہ ہم میں تاب تو ان اور نہ ہم پرندوں میں غیر دو جو کوئی ہو میرے درندوں میں تمام عمر کٹے اپنی زبہ خندوں میں</p>
---	--

تمہاری شور سے ہوں شو کیوں جو نو داغ
کہ فن شعر کے ہو تم ہی سر بلندوں میں

<p>خدا جانی ہی کیسا شور کیسی ہو م گلشن یار جیسے دیکھو وہی غش سے جھپکے ہو دہر و خور تیری برق نگہ فی او تیری چشمک فی غمرہ کی کسی صورت نہ افشا ہوئی از الفت جانان خدا جانی اہی کیا کیا قیامت کے تماشے ہوں</p>	<p>یہاں تازہ لای رنگ پہرچیں کے دامن میں تجلی کا تماشای تمہاری روروشن میں کہاں ہی رنگ لکھش کی ہمارا لکی خرم میں نہیں آئیدہ تر گل فشاں فی خوب امین و بال جان عالم کس میں وہ لڑکچن میں</p>
--	---

داغ
جو پیرزی ہو وہ صحرا میں ہو طکری ہو نہ غلظت میں
گرسان میں گر جان ہی نہ وہ دامن ہی دامن میں

<p>حکایت بات غیر و کار ہی جب تری گردن میں ہنیں باقی رہا ہی فرق کوئی دوست دشمن میں بتاؤ فرق کیا ہی یا شوقی اور رہن میں نہ غم نہ ہی نسیر میں نہ شوقی پس میں اگر یہ ساتھ ہوگی کس طرح گزریگی مدفن میں ہماری ہی نظر کی تار میں کیا تیر چلن میں</p>	<p>نہ کیونکر زندگی ہوئی وہاں جان عاشق کو ہمیں وہ بخودی طاری شوق دید جان میں ہزاروں کی دل و جان لیکدم میں کردی غار بہار باغ غوغا تیری ہی جو بن بہ صدق اور میر تابی دل ہی اوہر سوز گلبرہ دم پیشانی نظراتی ہی اونکی ہی او اوتھے</p>
<p>وہ آئین شور میری گہر قیامت کا تماشا ہو کوئی جابی ملے کس طرح دیوانو کی مسکن میں</p>	
<p>اویسی ناز سی شوقی سی بہر بن کی بیٹی میں جہیں بہر بن پڑی تیر اور اسی تنگی بیٹی میں تو ہم ہی جان ہی دیکھو کو پکی بن کی بیٹی میں ابھی لاکھوں خوشامد سی میرہ من کی بیٹی میں مبارک اون میں گہر پائش دشمن کی بیٹی میں</p>	<p>اہی خیر کیونج وہ تن تن کی بیٹی میں غضب کا سامنا ہی آج بہر بن کی بیٹی میں بہت اچھا اگر وہ پاس نہ رہ دشمن کی بیٹی میں نہ بلو بلو ہمدیکو گہر جائیں گے دم بہر میں ہماری خدای خیر و بر میں گذارین گی</p>

وہ آئین شور میری گہر قیامت کا تماشا ہو
کوئی جابی ملے کس طرح دیوانو کی مسکن میں

<p>اشرافی محبت اور ترحم گیابی شک ہمارا دکر کیا ہی ہم ہی اک ناپسند عاشقین کبھی تو دن جلونکی ہی خبر کچھ لے لیا کبھی لگی گی آگ کس کس گھر کو کیا خسرو پیر بگڑینگے کیسویا کیگڑینگے کس سے وہ خدا جانی ہمارے کیا نہ کچھ شوقیامت ہو پیر کا عکس کچھ اونکی تجلی کا ضرور ہم پر نہیں ہی تیرے بازان حواٹ کا کوئی کھٹکا</p>	<p>وگرنہ کسلے آگ سیری مدفن کے بیٹھی ہیں ہزاروں ایسی دیوانی تری جو بن کے بیٹھی ہیں تسنا ہی تمہاری سایہ دامن کے بیٹھی ہیں وہ ملکر آج غارہ اور ہو کابن کی بیٹھی ہیں کبھی اوٹھتی غضب سے کبھی بن کے بیٹھی ہیں کہ اونکی نرم من بہ نامہ بر شمس کے بیٹھے ہیں اوٹھا کر ماتہ جانسے پاس ہم چلنے کے بیٹھے ہیں نشان فی اپنی سینہ پر تیرے چہرے کے بیٹھے ہیں</p>
--	--

چلیں گے آج ہم ہی شور اونکی نرم شوخی میں
تسنا ہی ساتھ غیر دن کی بہت بن کے بیٹھے ہیں

<p>کبھی گہرہ میری جو آئے گئے ہیں مراہ اونکی شکوہ میں آیا ہی کیا کیا رہا دور گو ہم سے وہ راحت دل</p>	<p>تو نصیب سے شورش مجای گئے ہیں قصور اپنے ہم خود جتائے گئے ہیں پہم دل کو ادس ہی ملائی گئے ہیں</p>
---	---

واضح
شب و دن ہی پسند آئے ہیں
یہ نالی بہت موندلائے گئے ہیں

<p>کریں گے وہ قتل میں تیغ اپنی صاف جگر کی خبر ہی نہ دل کے خبر سے نہ کیوں شبیشہ دل ہوا بچور میرا ادھر ایک چپ تھی کہ کچھ ہی نہ بولی پہلین گی ہرگز کہی اون کو مٹے کسی کی نہیں سنتے غصہ میں وہ کچھ ہنسو تم نہ روئیہ میرے ذرا اب</p>	<p>پئی امتحان ہم بولائے گئے ہیں نشانی یہ دو لو اڑائے گئے ہیں بہت سنگ غم اسپہ آئی گئے ہیں اودھریکڑوں وہ سنائی گئے ہیں اونہیں ایسے جلوئی دکھائی گئی ہیں کہیں ایسی روٹی سنائی گئی ہیں جو ہنستے ہیں وہ خود سنائی گئی ہیں</p>
---	--

چلو شور اب سیرِ حقے کی دیکھو
 جہان پر سب اپنے پرانی گئے ہیں

<p>عہدِ نرم میں دمان بیٹھائی گئی ہیں ہوا دل ہی غزال تیر شرہ سے خدا جانی خون ہو گا کس بی گنہ کا دھڑی پر سی کی جو ہی رنگ پان کا</p>	<p>پہم دل کو دی کر اوٹھائی گئی ہیں یہ نہمان اس میں جو آئی گئے ہیں کہ دمان آج بیڑے اوٹھائی گئی ہیں یہہ کیوں آج نقشے بجائی گئی ہیں</p>
--	---

<p>نہیں چرخ پر چڑھتے اب تو مدد خور پڑیا یا خدا جانی قاتل کو کس نے بگڑتی ہو کیون تم ذرا دل میں سوچو نہ گلشن ہی دایم نہ گل کو بقا ہی ہمیں فی بتائی تمہیں تیر مٹرگان</p>	<p>لب بام حیب سی وہ آئی گئے ہیں میری خط کی چڑی اُڑائی گئے ہیں حسین اور ہی تو بنائی گئے ہیں یہ دودن کو سب گل کہلائی گئی ہیں ہمیں پروہ پیر آزمای گئے ہیں</p>
<p>گلون سے جو گلزار سے شور سینہ یہ کہ کے لئی داغ کہائی گئے ہیں</p>	
<p>ہمیں میں پاس تیر انکھ کی جو تل میں تیر نہیں ہوتا تمہاری رو انور کی جو ہم ریت ادھر لٹکا ہی لٹ میں اور ادھر عقدہ کا کل کا ہمیں سے شکوہ تم سے حمل کی شہد دہا جانکا بوقت قتل ایدل جان کیونکر دنی و دن اپنی جلا کرتی ہیں ہم رو کر نہیں کرتی ہیں موت</p>	<p>عدو میں پروہ دروہ رتدن محفل میں تیر جلن اسکی ہی دستی جو مکمل میں تیر پریشان کچھ ہم اتو بڑی شکل میں تیر مری یہ لایمان وہ ہیں جو دل کی لیں تیر کہ سب مان تو میری قبضہ قاتل میں تیر مثال شمع لیون بہر تیر محفل میں تیر</p>

داغ جان مارکس اور بی بی منور میں رہتے ہیں
 کہ جسکے جان جانانی اور دیگر دیکھ رہے ہیں

ہم عاشق ہیں اویسی عشق کی منتیں نہیں میں اویسی دل میں رہتا ہوں وہ میرے دل میں نہیں وہ ہی اسودہ میں زیریں گل میں نہیں یہ وہ دو عدل کی سمانندل عادل میں نہیں ہزاروں جہر واروں لہلہ میں نہیں وہ ہی ایمن میں جو بواشنا ساعل میں نہیں	ہمیں کون مکا لکی سیر کیا کام ہر اداں پسند آیا یہ قول رنج دہنو کو خدا کا گہر بنائیں اہل دنیا آسمان پر گہر تو راحت کیا خدا کا خوف کرنا حق بجانب پر نظر کرنا تیر پہ کر جان دیدنا نہیں سان ہر آقا کی ہمیشہ غوث ہوتا ہی ثنا و کو تو دیر میں
--	---

ادہری شکر نعمت اور او دہر امید جنت کی
اعمول ہر دو عالم شہور کی حاصل میں نہیں

ہم ہی تو خوشی ہیں اونہیں گلستاں کی ہیں لب بد ساری طوطی ہندوستان کی ہیں ہم رازوان قدیم سے دو دہیاں کی ہیں بندہ اسی سبب دلا ہم تباہی کی ہیں اوسد گن پھر زمین کی ہم آسمان کی ہیں	باغ و بھارند جو چنچہ دمان کی ہیں چہر چہ تہاری شو خوشی زبانی کی ہیں دیکھیں وہ چپ کی جائیگی اب کس نے جگہ جلوہ خدای کا نظر اتا ہی ان میں ہی جب گریا آپ فی اپنی نگاہ سے
---	---

داعی جوی تیری گاہ میں کون دکان کی ہیں
جسے کمان میں تیرے وہ اسی کہانی ہیں

<p>لوہم ہی متظر اجل ناگہان کی ہیں مدت سی ہم سرخ میں عمر و ان کی ہیں پر یہ خبر نہیں کہ وہ کون اور کہاں کی ہیں بدلی حکم آج رنگ دل بد گمان کی ہیں اڑتے شریر یہ سیر ہی سوز نہاں کی ہیں وہ تو کبھی زمین کی کبھی آسمان کی ہیں مدت میں دن سپر بہ گل و گلستاں کی ہیں مشکور جان و دلی ہی ہم بردگان کی ہیں قابل ولیکہ ہم نہ چین اور چنان کی ہیں</p>	<p>اچھا ہی آپ غیر کا فرمائیں انتظار آئی کدھر سے اور کدھر کو چلے گئے کوچہ میں اوسکی روز شہید و نکاح ہی سہدی لگائی اوسینے تو پسینے لگی ہیں ہم بجلی گرے کہیں ہوا شعلہ عیان کہیں کیا کام او نہیں جہان کی نشت و فراز سے آئی بہار ہولی خزان رنگ و یکہے پیکان تیرا اوسکا جگمگ میں جو رہ گیا جو صاف ہو کی سب سے ملی ہم ہی فنا ہیں</p>
---	---

کرتا ہی کسی یاد میں آشور تو یہ نخل
چرچے جو جا بجا تیری شور و فغان کی ہیں

کہان یہ موندہ ہی ہمارا اتنا کہیں جو تم سے نگار باتیں
تمہاری ہی گفتگو عدد سے ہماری سب ناگوار باتیں

دماغ
جہاں کسی ہی ای سی گلستاں ہو جو گلستاں
بہا کی اختیار توئی ہزار ہزار باتیں

کر دے جیت تک کہ ہوسکی گا ہمارے دشمن کی تم صفت ہی

یہیں تو یہ زہر سے فزون ہیں نہیں ہیں یہ خوش گوار باتیں

ہوئی ہی شکل سے وہاں رسائی کہ وہی ہی قاصد فی جہان

وہ سنتے کب تہی مگر پیراؤ سنے ہی چلتے چلتے کیس جار باتیں

لگا ہیں پرچی دکھا رہی ہیں وہ آنکھیں فتنے اوٹھا رہی ہیں

کہیں گے اگی خدا کے ہم سب یہ روز محشر کے یار باتیں

ہوں محالفت میں استدر سے تمہاری تصویر کاشت اکدن

کشش سے دلکی جو بول اوٹھی تو اوس سی کر لوں میں چار باتیں

یہی بُری کا پسند تجکو ہو کیف زائد تو میکدہ چل

کہ شور و غل سے نشہ میں میخو کرین کے کیا کیا پکار باتیں

ہزار قرآن ہی تم اوٹھاؤ ہزار سر کی قسم ہی کساؤ

یقین نہ آکا ہم کو صاحب ہیں جوٹی یہ بی شمار باتیں

میں دل کو اپنی سہا لون کب تک میں جا لکوا پنی یہ تہا مون تک

قرار دلو کو اب نہیں ہی کیرن ہیں وہ بی قرار باتیں

پہنچے نہ کاکل میں کس طرح دل کہ سحر اسکا بڑا سے کا مل

کہو نہیں جال اسکا کس سے ای جان بڑی ہیں یہ سچی باتیں

کہا جو میں نے کہ ہوں میں عاشق خدا ہوں تم پر میں جان و دل سے

تو بولی سنہل کر کہ بس خدا کی لئے نہ اتنی بگہا رہا تین

خدا کی ہرگز نہ اک چلی گئی ذلیل ہو گیا کر کی بک بک

چہٹے گئی تیری مجھے الفت بنا ہی گروہ ہزار باتیں

کلام تیرا ہی پڑ مضمون ہی شعر تیرا ہی شور موزون

ہی نظم ہر اک زمانہ مضمون کہ تیری میٹھی ہیں یار باتیں

چمن میں جب کہ آتی ہیں ہر گل کتریز

صبا کو بنداد گلشن کو وہ پامال کرتی پز

بگڑتی تھنی وہ ہنسی میں تھنی ہی سنورتی ہیں

مرا اسکا نہ پوچھو جا کہ تقصیر کرتی ہیں

بتوں میں وصف دین مار کر پز زندہ کرتی پز

سیح کو فقط قدرت ہی مرد جلائی کی

و جب دم سپو بہرتی ہیں سنورتی ہیں نہ کہ نہیں

خدا کی شان آتی ہی نظیر ماطور کا جلوہ

و اع
ایک ایک کون خط و نصبت ہر دور سنی ہیں
کہ غلام تیرا بن کر کو کھو میں اور تیری ہیں

کسیکے نقش پا کو حضرت دلسنی جو دیکھا ہی نہ روز وصل ممکن فی شب ہجران گزرتی ہے نہ کیونکر رشک آئی مجھ کو اب اس تاریاؤ کی پیریں بہتر نہ کیونکر عقل پر لوگوں کی اچھدم جفاؤ کا تہاری شکوہ سب ہوئے گریں صبا نہ چوٹی کو کہی کہو لین شاد زلف لائیں	تو منکر گنڈ میں اپنی ہنسی سو گزرتی ہیں قیامت ہم پنازل ہی بچتی ہیں مگر ہیں کہ وہ دیکھ اپنی صورت آئینہ میں آب چڑھتی ہیں ہیں مارا ہی اک بستہ اجل کو نام دہرتے ہیں تہیں دل کی ہم اپنی کی کو آپ پرتے ہیں ابھی کم سن ہیں اونکی سائے ہی تو وہو لائیں
---	--

نظر کس شمع و کی لگ گئی ہی شور صاحب کو
جو ہر دم شور کرتی ہیں اور آئین سر دہرتے ہیں

اکسو میں جب قدر میری چشم پُر آب میں جب دم لبون پہ آئی ہی اوس دم وہ آئی فرماؤ آج شرم کی دعویٰ کہاں گئی ہی آپ کی جفا سے زیادہ میری وفا دیکھو نگاہ ناز سے مرنیکے ہم نہیں	اوتنی میں جستہ میں دل خانہ خراب میں میں ہی عذاب میں ہوں اجل ہی عذاب میں جو بوی گل ہو جامہ سی باہر عتاب میں کر لو حساب فرق نہیں کچھ حساب میں آب حیات ہی اسی تیغ پُر آب میں
---	---

کتابت از دستِ دل کو دی انصاریاب میں
ادنی طوطی آئی آب کی خطا صاحب میں

<p>گر عکس ن ہو آئینہ آفتاب میں وہ ہم دکھائی گئے جو نہ کیا ہو خواب میں جہنجا کی آپ آئی وہ خط کی جواب میں دور فلک ہی گردش جام تراب میں کہتے ہیں یہ کہ رہ گئی خامی کباب میں</p>	<p>یہ وہ ہی داغ دل کہ قیامت کو ہوپکار تم بزم میں ہماری تو آؤ کہ ہی ذرا ہر جای پن کی طعنہ سی برائی آرزو رہلوار ہا ہی خون کی آنسو یہ دور جام بید رویان غضب میں جل کر وہ دل میرا</p>
<p>لکھی ہی لا جواب غزل آپ نی یہ شور ایک اور ہی ہو اس سے سوا انتخاب میں</p>	
<p>عرصہ بہت ایسی تو ہی روز حساب میں دل مانتا نہیں ہی شب مانتا میں الفت کا جو مزہ ہی تو کچھ ہی کباب میں خنجر جو اس پہیج ہی خط کی جواب میں ہم ہی دکھائی گئے تھی روز حساب میں قدرت خدا کی دیکھتا ہوں میں برابر میں</p>	<p>ہوئی دی مست اور ہی زاہد شبرا میں تو بے شکستہ پہر ہوئی شوق شبرا میں غیروں کی چاٹ کی لئے ہوتا ہی سونہ پیغام قتل یا کہ ہی تقدیر کا لکھا پرسش جو بت پرستی کی ہوئی گشت میں اک جبر عین ہی رنگ بدلتی میں مجھ میں</p>

ہوں محو ایسا دیدہ میگون کی عشق میں	پیمانہ دیکھتا ہوں میں ہر روز خواب میں
میں فی سوال ہو گیا اک اولسے جب کیا ق	مونہ کو بنا کی بولی وہ اسکے جواب میں
چھوٹا سا مونہ ہی اور یہ بڑی باجگلاب	زیبا نہیں ہی کیے ہمازی جناب میں

بہتر تھی ایسے ہستے سی وہ ہستی ہیں
پچھائی اکی شور میں دیر خراب میں

حقیقت کہ حقیقت نظر کچھ ہی نہیں	یہ وہ ہی راز بہان اسکی خبر کچھ ہی نہیں
ہی یہ افسوس کہ سامان خبر کچھ ہی نہیں	توشہ راہ تو پاس اپنی مگر کچھ ہی نہیں
دم ہوا تن میں ہی کیا اسکا ہر وسیع بھی	فی الحقیقت کہ حقیقت میں خبر کچھ ہی نہیں
زندگی وہ شجر خشک جہان میں دیکھی	کہ بجز مرگ یہاں اسکا شجر کچھ ہی نہیں
گورہ چشم کہ نور او سکانہ کچھ دیکھ سکے	جو نظر او سکوند کی ہی وہ نظر کچھ ہی نہیں
آبرو وہ در اشکون کو خدا فی سختی	کہ جبر دیکھتے ہیں قدر گھر کچھ ہی نہیں
عشق میں کہانی کو غم خون جگر بینکیو	اور اب اسکی سوا اپنی گزر کچھ ہی نہیں
انقلاب ایسا زمانہ کا ہوا ہی اب تو	جامی افسوس ہی قدر گھر کچھ ہی نہیں

وایں کہ کھانہ کو کھول کی خبر کچھ ہی نہیں
سکون یہ کسائی کا کسور آگڑی نہیں

ہم تو جان دینیکو حاضر میں آج ہی لیجے | فائدہ ہم کو نہیں مگر ضرر کچھ ہی نہیں

صاحبِ وضع ہیں وہ شورِ ناخوالے جہاں
دل میں وہ رکنتی کسیر کا شکر کچھ ہی نہیں

بویا بارود تیر نظر کو دیکھتے ہیں
اوہ ہر عدوی ادھر نرم میں ہیں ہم ٹہنی
وہ دیکھتی ہیں جب تیر میں حال اپنا
حوالہ کر چکی خط کو تو چشمِ رشک سی پر
یہ ہم ہی ہے رونا تو دیوار و در کی شیر نہیں
ہزاروں نقش قدم پیر جان میں جانیں
ہزار ہونڈ الو نہوں نے پنا یا جب او کو
وہ جب عدو کو لگاتی ہیں تو ہر حسرت
ہزار شکری ان بیکانیوں کا جو صیاد
خدا ہی جانی کہ کسے جگر کو دیکھتے ہیں
بہیں یہ دیکھنا ہی وہ کہہ کر دیکھتی ہیں
تو ہم ہی رشک سی اینہ کر کو دیکھتے ہیں
کبھی تو خط کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں
کبھی تو کمر کو کبھی تم کو دیکھتے ہیں
خدا کی شان کو اوں گند کو دیکھتے ہیں
نگاہِ قہر سے اپنی کر کو دیکھتے ہیں
ہم اپنی آہ کی حل کر کر کو دیکھتے ہیں
قفص میں ان کی میر بال پر کو دیکھتے ہیں

دعا
پڑھو اور کسی خط کو دیکھتے ہیں
کسی شکر ہی کر کو دیکھتے ہیں

نہ پڑھنا شور کبھی شعریا سے اونکی

جو رشک کہا کی اگر اور مگر کو دیکھتے ہیں

نہ دیکھتے ہوں اگر لخت چکر موتی کو مار نہ ہوں
نظر آتی نہیں جسے دخت زرباب یا دھاریوں
رہی یاری میاں روئیں نہ الفت چاہیہ روئیں
یہ سوچ جاتا کہ ہی تو ماہ تہہ امکب کسی گل کے
نشاط زندگی توئی گئی عمر روان اپنی
خدا وہ دن کری یہ نشان تیرے مرگان ہو
حقیقت برق کی کیا ہی کہ وہ مجھے ڈرتی
بنا کر لائی لکھیں اب بھی کیونکر رشک آئی
کلاسی گرامیدہ برآتی وہاں نہیں سہم
یہ ہم ہی گں اور گلستان ہی تو خوش کہتی ہے
لگی رہتی ہی مہر خاشاک نزلت جو مونہ پر
پیشانیوں کو تیری بعد مردن ہے نہیں رہتا

وہ چشم دور میں دیکھتی اسکا نکلی تار و نہیں
بخون چشم مجھ کو ان چہ پر سیر کار و نہیں
ہوئی پیدا نہ کیوں ہم کا پہلے روز کار و نہیں
مرا سوتا کہ ہیں سو چوید اسم بھی غار و نہیں
رہی دنیا میں اب دن تو وہ ہی مٹھا روئیں
یہ ہی چہ ہی اک دست صحرا کی سکار و نہیں
جھی اپنی سے جپاتی ہی ٹبر سیر و نہیں
کہ دست غیر چاہو پنچا ہی بوجھ کوئی مار و نہیں
یہ کیا کم ہی کہ ہم ہی اونکی میں اسیر و نہیں
کسیدن رنگ بنی رشک لاگو کی تم بھی بھار و نہیں
ہو ہی کیا تیری فریاد کو جواب نہار و نہیں
گہولی ملکی اگر غریبوں کی بھار و نہیں

سیری لاشے کی طرزی مدفن انسا سوز و غم

سیری دین جو یا ایک دن چھپیں یہ پوچھا قطعہ سب کیا کچھ فاکا بو نہیں گلزار دین
تو وہ ہنسر لگا کہنے سنا تو فی نہیں نادان کہ خالی غار سی ہو گانہ اک گل ہی ہزار دین

کہی تو شور کی یہی قدر کرنی تلو لازم ہی
نیاوگی کہیں شیرین زبان البیا ہزار دین

وہ میرے قتل کا سامان کی بیٹی ہیں ہم ہی مدت سی یہ ارمان کی بیٹی ہیں
شکوہ قتل میں کس نہ سی کروں ادنی وہ تو کہتی ہیں ہم احسان کی بیٹی ہیں
جان کیوں بنے حضرت دل کی اپنے بیہ تو دوسرے اک انجان کی بیٹی ہیں
کہیں قتل میں وہ آویں مجھے قدم میں افوی سر کو یہاں پہلی می قربان کی بیٹی ہیں
داغ دل ہم ہی دکھائی گئے تھی آگچین اپنا گھر ہم ہی گلستان کی بیٹی ہیں
بال بیکہ ہی ہو گانہ ہرگز اون کا مصحف پر جو ایمان کی بیٹی ہیں
ہاتھ ہم کو نہ لگا دست جنوں سر کی قسم خود بخود چاک گریبان کی بیٹی ہیں
لخت دل کہاتی ہیں اور خون جگر پیتے ہیں مدقون سے بو نہیں گذران کی بیٹی ہیں
خانہ آبادی کہاں جیسے دیا دل اونکو اک یہی گھر تھا سو دیران کی بیٹی ہیں

دین کو ہر دن کی جان کے بیٹے ہیں
وہ قتل کا سامان کی بیٹی ہیں

دماغ دل حسرت و غم ساتھ چلیں گے اپنی	تو شہزادہ کا سامان کی سیٹھے ہیں
کس طرح تیر کی بیکان کو نکالیں بسے	اوسکو تو جان کا مہان کئی سیٹھے ہیں
کام صحر سے نہ کچھ اور نہ جنت سے غرض	اپنا گہراپ بیابان کئے سیٹھے ہیں

مصحف رخ پہ ہوئی جب فدا حضرت شور
و توہ پتی کو سامان کئے سیٹھے ہیں

مُسے لباس میں نے نیک ہی محل و گور میں	جواب تاب ہی حرم ہای شکندیدہ ترین
جسے کہتے ہیں دو جہان میں شہنشاہ خود	عیان دیکھا ہی شکل رنگ ہی ایک سانچہ میں
اور امی چار دن بلبل تو فصل گل میں گچھری	پہر آخری وہ ہی گنج قفس صبا دگی گہر میں
پس تحریر حال سوز دل تک و خیال آیا	کہیں آتش نہ لگجای خدا بال کہو ترین
می ملکوں کی پیتے ہی ہوا تو تماشا دل	عجب انداز سی او تری پہر الہ کی گہر میں
نظر آتا ہی اک سلخ میں کیف سیر و عالم	رباب فرق کیا نا صبح شراب آپ کو شر میں
پیا اک قطرہ جس نے عمر بھر چاہا کیا لب کو	خدا جانی مزا کیا ہی تہا راب مخمر میں
خدا جانی سزا یہ کس نے گردن پائی ہی	مثال سیار تہا ہی جو دنرات چکر میں

دماغ
مصحف
تو شہزادہ
کئی
سیٹھے
ہیں

<p>نگاہ مہر کی تیری زمانہ کو تمنا سے نہ کی تاثیر حیل سنالہ گردون شکستہ ہی سبب ہم بت پستی کا بتائیں کیا تجھ نے اہد</p>	<p>مگر ملتی ہی اسکو ہی کہ ہو چکے تقدیر میں رہا ہر فرق کیا اس کے دلیں اور پیر میں جو پوچھی گا کوئی تب دیکھ لینگے یا خیر میں</p>
<p>لکھا تقدیر کا ای شورش کیا مبارک ہو تنہا رانام ہی لکھا گیا لو اونکی دفتر میں</p>	
<p>سوسن میں ہی نہ لالہ میں نے حیرم ماہیز ہی کوہ میں ہی جلوہ تیرا اور گاہ میں اوٹھنا محال ہو گا دم مرگ تک او سے کالی بلا ہی یا کہ وہ جادو بہر ہی آنکھ اسید عفو تجھے ہوتی خدا اگر چلنے کی طرح چہا نیگا دم میں تجھی فلک وہ دیکھ چکو نزع میں یہ کبھی حل دی آسان تہا دل کا دینا پر اب جان پہن گئی</p>	<p>جو رنگ میری دلکی ہی داغ سیاہ میں ہر دم زبان ہی گویا تیری داہ واہ میں بیٹھایا صدق ہی جو کوئی اسکی راہ میں یا سحر ساری ہی تہاری نگاہ میں ہم اتنے محو کا پسکو ہوتی گناہ میں اب ہی رسائی ہی یہ میری تیراہ میں یہ بھی چکا چلا اسی حال تباہ میں اس خوف سے خلل نہ پڑی کچھ تباہ میں</p>

داعی شوقی تیری کلام کیا اس نگاہ میں
 صوفی ای بات کہہ گئے صوفی خفا میں

ای شور آپ مایل چاہ ذقن نہیں

پہر روز جہانگتی ہو کوئن کسکی چاہ میں

نہیں موتی نظر آتی ہیں باغ و شاد باغ میں

اشتریاہ میں میری اور تاثیر نامی میں

خیر و دل جہانگتی ایک ہر میں جوتی ہی

ہماری سیتہ پڑاں میں وہ داغ و شاد میں

تہماری خنجر شراکتی نوک سے نوک میں ہی

نہ کیونجھ دل و خون جگر چڑھیں میں ہم

نہیں جے داغ و شاد میں اپنا رہنا کوئی

تعب و سرج انور خال و خط کی دیکھی سے

نکہ سے قتل کرتی ہیں بانسی ہر جاتی میں

نہ کہنا ہاتھ کا کل پر چھوٹا اس کو دل

بہل کر کی قدم نہ گوارا عشق میں رہو

نمایان فضا میں عقدر شیر نام کی مالی میں

نہیں آنا ہی دم و دو پہر سے والی میں

بہ کیفیت گیت دیکھے برنڈ کی بیالی میں

نیکہ ہی کال میں بنیا ایسی لالی میں

نیکہ ہی السی شتر میں ایسی بہالی میں

کہ دونوں شکر اپنی بیالی اور خالی میں

اگر دیکھی ہی بہت تو ایسی پاؤں کی چالی میں

قدم کیوں اس سے بخوبی آیا اس جالی میں

خداؤ کی کسکوان تو نکلی ہی پالی میں

پہر ہی تم قاتل دیکھنا اس کا مالی میں

اگر میں بچ گیا ای ہمدون سے ہمایں

دعای کیونکہ ہوتا ہے ہر حال میں

اوٹھینگے ناز بی جا بک میر نازک مر لہی سے
اشر شمشیر کا ہو گا کہین روئی کی گالی میں

کلام شور سن اہل زبان ہی اب یہ کہتے ہیں
تخلص شوری لیکن ننگ ہی کہنی والی میں

عشق میں یہ ننگ ہو گئی جو تہہ ہو گئی کیون
اوٹھ سکی گرنہ بار غم دم میں کیسے آئی کیون
اپنی وہ روح بخش لب لب سے میر لائی کیون
چیتے نہیں میں مہر و ماہ پر وہیں لاگ کر رہو
شادی غم ہی دم کی ساتھ ساتھ رہیں گے با تاتا
متوہ میں کو کہتے تھی طعنی ہمیں کو دیتی تھی
ہو نہ جہان کوئی رفیق ہو نہ جہان کوئی شفیق
عشق میں بن خیر بیان آفتیں سو بگا جان
سمجھے سوز دل کو سا حسن پہنچے ہو ناز
ناز و ادا گر بچا پیچ میں لہن کی جا پہنسا

صبر کی تاب گزرو دل کو وی پہنسا کیون
روئی سپر کڑی کیون سمجھے ناؤ نائی کیون
سپر لی اپنی پر بلا کی مجھی جلائی کیون
اول شے جبین ہو پھر وہ نہ چھپا کیون
مرنی سچائی پر شہر انسے فراغ پا کیون
آپ سب سمجھتے تھی غیری کیسے میں آ کیون
ایسے خراب دہریں علم شہر گنوائی کیون
جیسے نہ اوٹھیں ہم ذرا دل وہ کہیں لگا کیون
ایسے کو جا کر جہاں نودل جلا کیون
اس میں تمہارا کیا گلا دل ہی پر آ کیون

دراغ

دل ہی تو ہی نہ لائی کیون مہر و ماہ لائی جانی کیون
ہو نہ جہان کوئی رفیق ہو نہ جہان کوئی شفیق

ہمکو ہی پاس آبرو دے کو خیال غمیر کا
دے کو تو ہم نہ مل سکیں رات کو وہ بلائی کیوں

جو یہ کہی کہ لی نمک شورکائی کلام تو
ایسے حسد شمار کو اپنی غزل سنا کیوں

<p>میں ہر دن ٹوٹا نہ کیونکر پانوں میں میں پڑاؤ کی جو گر کر پانوں میں میں ازل سے دو حصے میں میر بزم زندان میں دستہ ہوئی بات یہی ہو چکی نہ جوں پانوں تک حسرتیں کیونکر نہ ہوں میر شہید ہی غضب کی چال اور نگہیں تیر میری مٹی کی صبا دشمن ہوئی دیکھ کر افشاں کو غش کہا گر گری آج تیرا نور کا وہ بن گئے</p>	<p>کاشتی میں سرور کہہ کر پانوں میں بولی یہ سہری کہ پتہ پانوں میں سیر میں سودا ہی تو چکر پانوں میں سہر پڑاؤ میں تو ساغر پانوں میں شہو کرین کہاتی ہیں یہ پانوں میں گر پڑاؤ کا خنجر پانوں میں انگہ میں قہقہہ ہی محشر پانوں میں روز رندی ہی اور اگر پانوں میں آپڑے اب تیرا حق پانوں میں یہن کر پیر و کا زبور پانوں میں</p>
---	--

کستہ عرصہ سی چھرا بار سے	کہہ دیا جب میں نے خود پر تو میں
ہو مبارک شور یہ دیوانہ پن	ہی سدا سل کا چو زیور یا تو میں
رویت وا و	
یارب وہ محبت کا چین پیش نظر ہو	جس گلشن وحدت میں دو گانہ گذر ہو
تیرا ہی تصور ہو بچی خواب عدم میں	کوٹ ہی نہ لون اور زنجیر کی خبر ہو
خوش جاؤں تیری یاد میں کی عین سے	جون نگہت گل جانکا اس تن سفر ہو
کہہ لذت سوزش ہو گئی دل ہو شگفتہ	جون شمع میر شام میں غنچہ سحر ہو
یہ چشم ہی ہو چشم کودہ لذت بیدار	بس چشم عرفان ہی سدا دیدہ تر ہو
آواز نکلتے درخشش سے سدا ہی	وہ آئی اوہ کو جو گنہ گار شر ہو
موران ہستی ہی ہستی جیسی نگہین	وہ باغ محبت کا گل داغ جگر ہو
غفلت اثر مرگ محبت طرب بیت	وہ جانی جیسی با پس نفس آئینہ پہر ہو
ہی یاد خدا فرض بچی شور شب و روز	

دل بھی وہی دل ہے کہ جو اللہ کا گہر ہو

<p> میری میرے برائی دستان کی آرزو جسم عالم خاک ہو جان جہان ہو و سوا گلغزار و نکاح قدم اگدن یہاں لا خدا فرش ہی تلے عرش و مہنڈا پرینا یا کچھ ہر شاخ میری دسی تیرے کیا بیان تیرے کیا نکلی آہ اوسکا خال رخ سویدائی دل وحشی بنا زاد خلوت نشین بھی کش ہوا پنا میرید چین گردش می ملا کس کو زمین پر نفس سینہ پر زخ می ارمان ہوں چراغ باغ رنگ بولا کوا و سکی گلہبای چین دعوی غلط خسے بہتر اور ہنس کوئی دنیا میں نہیں کیا طلال اور کسی حشر میں ساری غم غلط </p>	<p> ہو مبارک یہی تھی جان جہان کی آرزو یہ ہازل سی ہی زمین و آسمان کی آرزو ہی از بسے آجتک باغ جہان کی آرزو عمر ہر دین رہی عمر روان کی آرزو رابطہ مہمان سے ہی بیشک مینر بان کی آرزو ملک کی کیا خوب فکر کرتے دان کی آرزو کیف مستی میں یہ پیر مینر بان کی آرزو دیکھتے پوری ہو گئی آسمان کی آرزو ہی ہی شوق نواسنج فغان کی آرزو ہی یہ لا حاصل بہار بوستان کی آرزو شادمانی گرنہو نا شادمان کی آرزو شادمانی گرنہو نا شادمان کی آرزو </p>
--	--

	شوری کیا پرنگ خوش ذائقہ تیرا کلام اک جهان کو ہی تیری شیریں بیا نکلی آرزو	
بس وہ جنت ہی کہ مجھ کو کچھ ارمان نہ ہو جن کی وحشت کا کوئی سلسلہ جہان نہ ہو جیت و اماں ہی نہ ہو اور گریبان ہی نہ ہو فائدہ گر نہ ہو تو جان کا نقصان ہی نہ ہو ہی یقین دل ہی نہ ہو اور میر جہان ہی نہ ہو بتلا ایسا نہ ہو کوئی پریشان ہی نہ ہو ہمسایا چیر ستم دیدہ بس انسان ہی نہ ہو روزن و رہی نہ ہو رحم پہ دربان ہی نہ ہو		غم نہ ہو درد نہ ہو اور شب بھران ہی نہ ہو بیکسی پر نہ کیو عشاق کی روئی حسرت وہ دکھا ہما کو جنون دست درازی اپنی ای تو بہ خدا اتنا کرو ظلم و ستم صدمہ بھیر یہ ہی گریہ ہی و نرات تو پیر بال بال اپنا پہنسا دام میں زلف تو کی تیری تسائی رحم جفا کیش نہ ہو غیرت حور دل و چشمی کی تسلی ہو تو کیا ہو دی کہ جب
	شور دم تک ہی تیری قدر سخن کی کچھ کچھ ہی یقین ہند میں ہر تجھ سا سخن دان ہی نہ ہو	
کہ پل میں کر دیا ہی پانی پانی کوہ و بحر کو		کیا شرمندہ چشم ترنی تری شور دریا کو

<p>رگ جا کٹا ہی او سکی پیچ و خم سلسلہ ایم اوٹھرا جوا شک کا طوفان تو ٹھہرا کی مرگان بیہ و نوبری و تو نہیں ہم میں گئے اپنی نپا یا خلد میں ہی جیکہ نقشہ یار کی گہر کا پہلا کیفیت دو تو جہان کیونکر میں ملتی شب و صلت کو مانگو گا خدا اس خلد میں کین رہا ہو کبری ہم ذوق اسیر کو نہیں پہلے لیجان بخشش ہی او سکی ہی ہکو زندگی بخشو</p>	<p>عزیز اس واسطی کہتی ہیں ہم زلف چلیپا کو تماشا ہی کہ نہی بال سی با ندہا ہی دریا کو خداد لکو سیر کی اور وہ میں مٹو عقبا کو تو پختا ہی میں کیا کیا چوڑاوس کو ہر صفا لگاتی موندہ جوا سی قی نہ ساعرا و صہا کو میری بہت کو دیکھو اور میری دلی تمنا کو خلاقا ہم کہی صیاد کی ناز ستم زرا کو نہ پہو رنگے کہی سر مر کی ہی اپنی مسحا کو</p>
---	---

تخلص شور ہی اور او سپہ بہ شیرین زبانی ہی

* تنہا ہونہ کیونکر اپنی اب ادنی و اعلا کو

<p>وہ جانتے ہیں دل میں حد کد نہ پار ہو دم بہر چین خاک ہی زیر مزار ہو پختہ کچہ اول سی وصل کا قول و قرار ہو</p>	<p>کیونکر نہ شور میرا وہ نہیں ناگوار ہو اگر میری ساتھ دفن دل بیقرار ہو آئی سچ پہلی اونکی ہی ہی دعا میری</p>
---	---

دولان شجر
 کیونکر نہ شور میرا وہ نہیں ناگوار ہو
 کیونکر نہ شور میرا وہ نہیں ناگوار ہو

ہم وہ ہیں ایکبات میں دل دیا وہ نہیں کچھ غوف ظلم او کو نہیں تیری مہر پر نسبت تیری غصبت قیامت کو کچھ نہیں ای خفتگان خاک قیامت قریب ہی ناصح کی بات بھکو دو طرفی نظر پڑی اوس بت کو چھوڑ دوں تو خدا کی بھی ہو مل تم جتنا جبر چاہو وہ سب کر لو مجھ پہ آج	جان ہی ٹرائیں گی جو وہاں اعتبار ہو انصاف تیرا ایسا نہ پروردگار ہو یہ زور لاکھ بار ہی وہ ایکبار ہو سوتی سی اب تو جاگو ذرا ہوشیار ہو ایسا نہ وہ او کا پس کچھ راز دار ہو ایسا حسین دلوں جہان نہ یار ہو میں کچھ جواب دوں جو میرا اختیار ہو
--	--

یہ کسکی می پرستی کا غل محیر ہا ہی پیر
ایسا نہ وہ وہی شور بادہ غوار ہو

بیدر جس کا نام وہ انسان تھیں تو ہو تم ہی نکالو آج تم ہی کل نکالو گے دلوں چیراکی لی گئی سوتی میں رات کو دبیر ہو دل ربائی میں ہو طاق دلا جواب	دل میں نہیں ہی مہر وہ نام پران تھیں تو ہو میں سچ یہ کہتا ہوں میرا مان تھیں تو ہو میں جانتا ہوں خوب میرے جان تھیں تو ہو سب جان تمہارے ہیں جانتاں تھیں تو ہو
--	---

داعی کہتے ہیں جسکو روئے انسان تھیں تو ہو
جان ہی جیسے جان میری جان تھیں تو ہو

<p>گیا شک ہی اسمین عیسیٰ دوران تمہیں تو ہو بد خود بد زبان وہ انسان تمہیں تو ہو عاشق کی یار جان کی خواہاں تمہیں تو ہو رہتی ہو سب کی دلین وہ ایمان تمہیں تو ہو زائد چہاں میں کئی مسلمان تمہیں تو ہو روی زمین یہ شیک گلستان تمہیں تو ہو سودای تم ہوئی ہو پریشان تمہیں تو ہو</p>	<p>جہنم ہی ایک مودی جلاوینا بات ہی ہوت میں بگڑ کے کہی جو برا بہلا لاکھوں طرح سے کوئی بچائی نہ بچ سکی تم کعبہ مراد ہو اور قبلہ مسید قسین خدا کی کہاتی ہو چپ پٹ پٹ ہی گل سا ہی چہرہ سر و ساقدگر سی چشم گیسو میں چنیکے حضرت دلپایا تمنی کیا</p>
--	--

شہرت ہی شور آہی باغ جہان میں
 طوطی بند و بلبل بستان تمہیں تو ہو

<p>اپنا دیدار ذرا بہر خدا ہونے دو ذرا ٹھہرو تو سیسے روز جزا ہونی دو اپنی اک ناز سی فتنہ کو بپا ہونی دو اپنی ماتھوں پہ دراز رنگ خا ہونی دو</p>	<p>جھکو نظروں سی نہ تم اپنی جہا سونی دو ہاتھ ہو دیگا میرا آپ کا دامن ہو گا گر قیامت کا اوٹھنا ہی تو کچھ دیکھو سیر خون ہو جائیگے صد ہا کی بیاہ سیر</p>
--	--

<p>حسن او عشق جگر تنی لگی برین اسپین خون بجای سی کب حشرین لیوگا کوی مخک چپ رہی نہ دو بات تو کہنی دوزرا بی دوا کی فحی آرام انہیں ہو گا اسکی کہنتی کی دعا مانگو خدا سنی کہی نام محشرین بہلا دیکھیں تو کس کا ہونہ کون مانی ہی میرا بات کا معشوق تو کی</p>	<p>سیر گردیکہ ہو تو دوونکی ذرا ہونی دو خون عشاق کا اچھا ہی روا ہونی دو اپنی شکوہ کو میری سونہ سی دہونی دو نحت دل خون جگر میری غذا ہونی دو درد دل کو میری ہر روز سوا ہونی دو تم جفا کرتی رہو مہی وفا ہونی دو اپنی دشنام کو لو وقف دعا ہونی دو</p>
--	--

شوراب ذکر خدا میں رہو شاعری ہر دم
اپنی سینہ کو ہی تم یا صفا ہونی دو

<p>کون سی شب ہی جو اک تصویر یاد ہو دل کا جو چور ہو اسکی کہیں فریاد ہو دل مضطرب میرا حال میں ناشاد ہو خاک تو ہو گیا پر سہ کہیں بڑیا ہو</p>	<p>کون سادہ ہی جو تم سی ستم ایجاد ہو زلف کی دام سی ہرگز کوئی آزاد ہو صبر اور شکر بھی ایسا عطا کر تو خدا گدراہستہ صبا گورنہ کر نامیری</p>
---	--

موت اس حد کو نہ کہے جو اچھا ہو
میں تو مچاؤں اگر لذت پیدا ہو

<p>بہنے وہ جو رستم تیری سہی میں بیدرد گالیان دو مچی انعام و دم غیرون کو قتل سی پہلی یہ ارشاد ہوا ہی مجھ کو دل میں ہی حال حسن کچھ میں جھپکا ہوا غیر میں اپنا سمجھتا تری دشنام کو ہوا گرتیری ظلم و ستم سے رہا برباد جہان</p>	<p>کوئی وقت ایسا نہیں جسکے گہری یاد ہو اون کی حصہ سی مگر میری کچھ امداد ہو ہو خبر دار کی طرح کی فریاد ہو پر یہ دُڑی ہی کہ شستا کہیں جیاد ہو لیکن اب اسکی سوا اور کچھ ارشاد ہو ہی یقین پر تو کوئی گھر کہیں آباد ہو</p>
---	--

تیری اشعار سی ہی شیریں بیانی پیدا
 ہی عجیب شور جو توتانی فریاد ہو

<p>نرم میں آپ کی بیٹھا ہوں اوٹھا دو مجھ کو میں تو بات آپکی مطالب کہتا رہا ہوں فتنہ چشم تیرا نازی یہ کہتا ہی گرد فامیری پسند آپکی آتی ہی نہیں میں ہر سب ہوش کے ماتین کیے کرتا ہوں</p>	<p>پر خطا میری جو ہو وہ تو بتا دو مجھ کو گر غلط ہوئی تو جون جرت سٹا دو مجھ کو حشر سی پہلی جو سو جاؤں جگا دو مجھ کو اپنی ہی طرز جفا کوئی سکھانا دو مجھ کو یہ کہو گرسیر تو دیوانہ بنا دو مجھ کو</p>
--	---

دلجوئی کا دھڑکا ہوا ہوا
 دوسرا کوئی تو اپنا سا دکھا دو مجھ کو

<p>آنہ دیکھو خفا ہو کی لگی کہنے وہ کل کی ہی بات تھیں یا نہیں اتنی تو بوسہ گرد کی خفا ہو گئی واپس لیے لو آہ میں میری اشراب تو ریا کیجیہ ہی ہنہ گر قصا آتی نہیں آپ سی بالین پر میر ساتھ بجائی نہ پیرشانی دم مر میری</p>	<p>دوسرا آیا کہان سی یہ بتا دو مجھ کو میں فی سب باتیں سکھائی ہیں مجھ کو اور تیرے کچھ آگے کو سنبھال دو مجھ کو کہیں بکتا ہو تو بازار سی لا دو مجھ کو اپنی مانتوں ہی سی کچھ نہ کہلا دو مجھ کو خلجہ زلف کا پہلی سی سنگھار دو مجھ کو</p>
<p>شور کی طرح کوئی بھی نہیں کرتا نہیں شور اور جو کرتا ہی ہو تو اس کو سنا دو مجھ کو</p>	
<p>بوسہ گرد نہ دینا نہیں مجھ کو صنم ایک نہ دو آپ کی عشق میں جو بھگوانی لکھیں کہے نقش پر تو تیری ملکی ہزاروں کچھ خفا تیری کو پوچھو دیکھا تو گئی خلد کو پہول سیر عالم جو گری کہیں ہزاروں صورت</p>	<p>پر عدد کو ہی تھیں میرے قسم ایک نہ دو لاکھوں موجود ہیں یہاں عالم ایک نہ دو اور رفتار پہ صد مانگی دم ایک نہ دو دہان تو صد ٹاپیں میں شیک ایک نہ دو پہرتی میں ساری تمہارا ہی دم ایک نہ دو</p>

ایک دفعہ دیکھی کہانی کہیں نہ دو
یہ تھا کہ ہزاروں ہون ایک نہ دو

غم میرا سونس جان رنج میرا یاد لی	شوق سی کہاؤ گلاب سنکیر و غم ایک نہ دو
جگو تو روز ازل سی بیہ ملی ہیں طلالم	تیری مانتہون سے ہزاروں ستم ایک نہ دو
ایک بوسہ سی نہیں آرزو برائی میری	دو تو دو چار نہ دو ان سی تو کم ایک نہ دو

شور تم دیکھہ کی اب پانوں زمین پر کرنا
سنکیر دن و فن ہیں سرزیر قدم ایک نہ دو

اے دل وہ میری گہر میں لگا ساتھ بغیر ہو	بیٹھے بیٹھائی کیوں نہ قیامت کی سیر ہو
یہہ چاہتی ہیں ہم کہ تھیں دل میں آسبو	ہم ہوئے اور تم ہو نہ وہاں کوئی غیر ہو
جس جا یہ دیکھا اوسکا ہی جلوہ نظر پڑا	گرچہ ہو خواہ کہمہ ہو اور خواہ دیر ہو
دعویٰ خدا کی کل جو کرین ست تو ہی گناہ	برکت نہ اونکی گہر میں نہ کچھ اونکی بغیر ہو
مر جائیں ہم تو ساری ہی قصے تمام ہوں	پہر تم ہو اور قریب ہو بی کہنکے سیر ہو
خاک مزار کی میری تاثیر دیکھہ نو	اک چٹکی اوسکو دینا جیسی شمس پیر ہو
سانوں ہو اور جہز ہو جو ہر لہ کفن دار	میل ہو پول و انوکھا پنکدہ کی سیر ہو
کل تک تو تہی ہماری غایت تہی آپکی	کیا غیر نی سکھا یا کہ تم آج غیر ہو

دایہ کل ملک و شہر و دیوار و کھجور

داغ
کافور سنا دیک
دوست
کافور سنا دیک
دوست

طرز تم ہی آپ کی ہر روز میں نئی
باتیں ہی وہیں جن کا نہ سر نہ پیر سو

اپنا تو یہ مقولہ ہمیشہ شور ہی

ہو دوستوں سی رنج نہ دشمن گیسو

کس کام کا وہ دل ہی بسا جیسے تو نہ ہو
آئینہ کی ہی شرم سی جو رو برو نہ ہو
لاکھوں جہان ہوں خاک و مان ہر فنو نہ ہو
میں او سکھو چھوڑ دوں تو مجھے کہہ نہ ہو
کس کام کا وہ پھول کہ جو او سمیں بو نہ ہو
مکمل نہیں کسی کو تیری آرزو نہ ہو

کیا سو نہ ہی وہ کہ جبین تیری گفتگو نہ ہو
حیران ہوں اوس سے باتیں کہیں کہہ نہ ہو
اک چاک گر ہو سینہ میں سبنا بجای وہ
زادش را پینی کو ہر گز منع نہ کر
مشتوق بی وفا ہو تو کیا اوس پر امید
وہ لا جواب تجھ کو خدائی بنایا مای

ای شور سوز عشق میں شعلہ نگر عیان

چلن چھنا اس طرح کہ وہو میں کی ہی بو نہ ہو

ورنہ خدا کی آگ کی کہیں دیکھ نہ ہو
کس کام کی وہ ہنرم کہ جام ہو نہ ہو

بہتر ہی اوس سے جبین کہہ گفتگو نہ ہو
کس کام کی وہ خلد کہ جو او سمیں تو نہ ہو

جک وہ قتل کر کی لگی خونگوں گہنی	اس شبہ سی کہ اس میں تمنا کی بو نہ ہو
چاہینگے ہم خدا سی سے حشر میں ضرور	جنت میں ندیا جو وہ ماہ رو نہ ہو
دینا میں وہ بشر نہیں ہونڈیے ملتاور	دشمن ہو یا کہ دوست کیسا عدو نہ ہو
کرتا میں جان توڑ کی تیری شکایتیں	پر کیا کروں خدا جو میری رو برو نہ ہو
دیران پڑا ہی خانہ دل مد تو نسی ہائی	آباد کیونکر ہوئی کہ جب اس میں تو نہ ہو

ای شور تیری شعر میں کیا آب و تاب ہی
ممکن نہیں کہ شاعرون میں ابرو نہ ہو

کلے نہ تمسی ایک ہی سائل کی آرزو	لاکھوں شہید ہو گئیں ہر دلی آرزو
انداز قبر ناز وادہی بلائی جان	کیونکر برائی عاشق بیدل کی آرزو
پورا لگانہ ہاتھ نہراکت سی تیغ کا	کیا دل ہی دل میں گئی بسمل کی آرزو
بیدار کی سوا ہوا حاصل کیسکو کیا	ڈالی خدا شون سی نہ مائل کی آرزو
یہاں سخت جان غصے نہراکت ہاں تم	مقتول کی نہ ٹکسی نہ قاتل کی آرزو
اوسکا سا چہرہ میری ہو جائی اینجا	ہی یہی رات دن مکالم کی آرزو

دعای غم کی کسی مائل کی آرزو

<p>گل بین وفا کی بو نہیں بچھہی تنگل دشوار زندگی تھی سو آسان النگلی دینا ہی گرد و روزه تو عقیقی ہی پیر خطر تمہیں کو اپنی پھرہ کی کیا دید کا ہی شوق</p>	<p>پھر کس طرح برائی عنادل کی آرزو شکل سی آج نکلی ہی شکل کی آرزو نکلی گی دو نو جانہ میری دل کی آرزو ہی ماہ کو ہی نہ مقابل کی آرزو</p>
<p>حکم خدا سی مر کی ہکانی لگی ہی خاک نکلی ہی آج شور تیری گل کی آرزو</p>	
<p>میری تم گریہ وزاری تو دیکھو ہوئی یاری میں بے خواری تو دیکھو نہ نکلا کاری کارون کا اس سی نہ وقت مرگ ہی ہوا میں اسکو میں بس نہ ہی کہو گناہ بخشی کو چلی ہیں بار عصیان سر پہ لیکر نہ جان تن میں اب کہو نہیں دم ہی</p>	<p>پہر اپنی یہ دلی آزاری تو دیکھو ذرا یاروں کی عیاری تو دیکھو فلک کی یہ جفا کاری تو دیکھو یہ بے ہشی میں بیشیاری تو دیکھو میری فرو گنہ گاری تو دیکھو ہماری بار برداری تو دیکھو تم اپنی مردم آزاری تو دیکھو</p>

دل آزاروں کی زلداری تو دیکھو
 دل آزاروں کی زلداری تو دیکھو

<p>رکھائی بال ویرلا کر قفس میں ہماری قبر کو کرتی ہو پامال قسم جوئی نہ ملنی کی وہ کہاں حصول کار کی امید معلوم میںجا ہی چلی اب ہو کی مایوس وفا وعدہ کی آسان تھی کی</p>	<p>اسیردن کی گرفتاری تو دیکھو پس از مردن یہ ناچار تیری عدو کی ایسہ طرفداری تو دیکھو ہجوم فکری کی گاری تو دیکھو میری ہلک یہ بیماری تو دیکھو کوی اونکی ایسہ شکاری تو دیکھو</p>
<p>بہت کم سوتی ہیں دھڑات میں شور نصیبی کی ایسہ بیداری تو دیکھو</p>	
<p>نہ تھا اشک تو دیکھو گی نہ پیر تم مجھ کو کیون پہلا ہوتی ہو یاو گی نہ پیر تم مجھ کو ایک دو جام سی کیا ہو گا پہلا اساقی شیر من ہو نہ تہیں تہیں فرشتی ہو گردش چرخ تو نہ گیسر سپر تہی</p>	<p>عین دریا میں بیٹھالی کا لٹا تم مجھ کو دیکھو پتھار کی ایسا نہ کرو گم مجھ کو استحان ہی تو میں آج سرخ مجھ کو کر دیا کس شب غم میں کہیں گم مجھ کو چشم بے لگی اب دیکھنے انجم مجھ کو</p>

درد و شہین اللہ کری کم جگو
واج

<p>پکی پیچ میں اوگانیہ میں حضرت عشق روتی روتی عجب احوال میرا سوتا ہوں یورہ پر بہت آرام سی نیتا تی ہی حضرت عیسیٰ جو ادین تو قدم پر میرے</p>	<p>حفظ ہی باب گلستان گئی نیم مجھ کو یا وجب آتی ہی وہ طرز تبسم مجھ کو کائی کہاتا ہی مگر طرس قائم مجھ کو پر سنا دین نہ میری خوشی تو تم مجھ کو</p>
<p>ساحل عشق پہ ای شونہ رکھنا تو قدم نظر اتاہی بڑا ہی یہ قلم نرم مجھ کو</p>	
<p>لگاہی کار گر کیا تیر دیکھو عدد کا آج کل طالع ہی روشن گواہی قتل کی دیگا بہ محشر ملی ہی خاک پا مر مر کی سمکو عدو ملی او کو جو کچھ بڑا یا میان اوس ہی ہی شوخی تہا ہی سیری باتین تو سب میں عاجزی کی</p>	<p>ہی بسل ایچا سنجہ دیکھو ہماری ظلمت تقدیر دیکھو ہمارا خون ہی دانگیر دیکھو بہنیں ایسی کہیں اکسیر دیکھو بھی بھی ہی وہ تحسیر دیکھو تم اپنی غور سے نصویر دیکھو تم اپنی شوخی تقریر دیکھو</p>

<p>یہ چائی گی مقرر خون کیسیکا وہ آئی خود بخود جو میری گہر پر ٹکلتے ہی صدا اور واس میں نظر آیا مجھی جو خواب میں خون</p>	<p>تم اپنی برشش شمشیر دیکھو میری ہی آہ کی تاثیر دیکھو ہی مضطر پانوں کی زنجیر دیکھو ہی میری قتل کی تعمیر دیکھو</p>
<p>ہوا اس واسطے تہہ زبیر شور ہی خوش تحریر اور تقریر دیکھو</p>	
<p>ہماری جان آج بے بہان بیٹی ہی جلیکا کسی پر نہیں رہا نہان تک کہا ایدل خدا کو کیا عرض تھی بکو یہاں دنیا میں نکو جب آئی عالم ہستے میں تو لای نہ کچھ توشتا اگرچہ جانتے سب ہیں کہ اکدن بکھانسی جاوا خدا جانی کہ وہاں ملک عدم میں کیا تھا شہ</p>	<p>تہیں رہی منگی کوئی لاکہ آئی منایکو کہ آئی ہم کدہ سہی ہیں کدہ ہتار جانیکو مطلح کیا پیدا یہ اوسنی بس ہماری آزمایکو مگر صوبت ہوش آیا ملا غم خوب کہا نیکو مگر ہر جی نہیں راضی کیا کیا نئے جانیکو کہ جا کر کھا نئے پر راعب ہوا کوئی نہ جانیکو</p>
<p>کہا سچ ہی انیس لکھنوی فی شور پیری پر</p>	

سنا سرائی خزانہ پیری فی انیس
علا رانی جانی کہ ہے سورن ملک

جوانی رو دہی جاتی سی کسے بچون منائیکو

ویا ہی جیخ نی کیا کیا نہ یکہ ساری زنائیکو
 رہا ہو کر ہی جیہ وق اسیر کا خیال آیا
 او نہیں در پائے رہتی ہی ہی تاکہ ہر دم
 حب او کی دلین اتا ہی ہزار دج سنانی ہیز
 کہا میں نے کہی تو دل جلوں رحم فرماؤ
 ہم آئی درد دل کہنی نہ تم نی کچھ سنا دم ہر
 کھا تھا ہنسے دل سی تو نہ جانا جانی گیسو
 لگی ہی او کی وہاں مہر یہاں کہہ نہ خون جاری
 تمہاری دل لگی میں اپنا تو اکلم ہوتا ہی
 لگی کہنی کہ ایسی قصی من ڈالی بہت ہمینی

مگر گردش تہی او سکی اپنی حصہ میں اٹھائیکو
 کہا صیاد سے لیچاں ہمیں ہر قید خانیکو
 نہ بھان ہی حکم انیکو کیسے اور نہ جانی کو
 مگر حکمو نہیں ہر حکم اک تک ہلا نیکو
 تو بولی ہم توید ہی ہو میں ہی جلا نیکو
 بگڑ کر اور ہی اپنی لگی بائیں بنائیکو
 مگر اوس نی نما نا پر گیا وہاں مار کہا نیکو
 نیارہ رنگ کلاگ پانی میں لگا نیکو
 ہنس کر وہاں عدد کو بیان ہمیں آرو نیکو
 کیا اغار جب میں نے کچھ اپنی ہی فنا نیکو

عجب کچھ عاشقی کا اوٹا پٹا شور نقشہ ہی
 کل بھر دہی تہی اوس آج جاتی میں منائیکو

وایں دینے دینے میں لیاں پانچ سو

تہاری زلف کی ہر تار میں ستم سو سو	دیال جان ہوئی اسکی پیچ و خم سو سو
پتہ یہ کوئی تان کا ہی سنے ای قاصد	بلنگے کنج شہیدوں کی ہر قدم سو
دل شکستہ کا جب حال اونکو لکھتا تھا	تو ٹوٹ ٹوٹ کی ٹکری ہوئی قلم سو سو
خدا فی مسنگ لون کو بڑا دیا یہاں تک	کہ ایک سنگ میں پیدا کئی صنم سو سو
جواب ایک نہ بن ایسا جفاؤں کا	سوال حشر میں تھی کرینگے ہم سو سو
بہار کو چہ جانان پہلے کو ہی رشک	ہیں ہر قدم پہ وہاں گلشن ارم سو سو
ہماری شکوی کہاں تک کروں ہمیش خدا	سوال بت کی یہی مجھ ہی میں دم سو سو
وہ قتل کر کی مجھی روز پر جلاتی ہیں	کہ ہر ستم میں عیاں اونکی ہیں کرم سو سو

جواب نامہ کا اون کی جو لکھنی پہنچی شور

تو ایک خط کی جگہ کر گئے رقم سو سو

کہی ہم کو تم سے ہی عشق تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کہی شور اسکا تھا جا بجا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جو خطا ہی ہوئی سے ہو پڑی تو وفا جانی کو اوس گہری

وایں وہ جہیز ہم در وہ دتا گلہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
شہین اندر یاد وہاں کا گلہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وایں

بچی عفو کر دیا بر ملا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کہیے دور جام جو چل گیا تو کے آپ جر عہ پہ اکتفا
 مجھے سارا ضد سے پلا دیا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 سنو ذکر ہے یہ دو سال کا کیا تم فی وعدہ حال کا
 سودہ آج تک نہ ہوا وفا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو مہر و لطف تھا دم بدم میری حال پر تہیں ابی صنم
 مجھی یاد سب ہی ذرا ذرا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کوئی بات چیکے سی راز کی مین نی تہیں پوچھی جس گہری
 اسے جان بوجہ کی ہو لنا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ ہی وقت کیا تھا کہ اد صنم میں سحر کا تھا نہ کچھ الم
 رنا وصل میں جو عجب فرما تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کہی روتی مجھ کو پالیا گلی پیار کر کے لگا لیا
 وہ نگاہ مہر سے دیکھنا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کیا چرچہ وصل کی رات کا تو چپا کی موندہ کو دین کہا

کری یاد او سکومیری بلا متہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کہی کر کی شکوہ بگڑ گئے کہی ہستے ہستے میں لڑ گئی

نی ناز اور وہ نی ادا متہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جسے آپ کہتی تھی با صفا جسے آپ جانی تھی با وفا

یہ وہ ہی ہی شور بدل فدا متہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ آئی پاس ہی بالفرض لیکر بد گمان کیوں

یقین ہی محکوم شمع نہ کچھ بجی الفت

جہاں خلوت میسر ہو ذرا کھٹکانہ دل پر ہو

یہیں ہم ہوں اگر تم جلوہ فرمائی نصیحت

تکلم بر طرف جانی و اسکا ہی نہیں شکوہ

اگر ہوں سامنی اونکی تو بی شک ہم آ جا

جفا کسی محبی جیج کتنا ہی دوا نہیں ا

نہو تا شیر جب دلیل تو شکوہ بزرگان کیوں

مگر یہ تو ذرا کہہ دو کہ مجھی گمان کیوں

میری قسمت دنیا میں کوئی ایسا مکان کیوں

چپاؤ موندہ نہ ہم ہی تو تصور درمیان کیوں

مجھی دشواری ہی غیر تیرا ہزار گمان کیوں

مگر راضی میرے قسمت او کا پاسبان کیوں

تو ہر محکوم تیری حاشا شک فسان کیوں

وہ آئی پاس ہی بالفرض لیکر بد گمان کیوں
یقین ہی محکوم شمع نہ کچھ بجی الفت
جہاں خلوت میسر ہو ذرا کھٹکانہ دل پر ہو
یہیں ہم ہوں اگر تم جلوہ فرمائی نصیحت
تکلم بر طرف جانی و اسکا ہی نہیں شکوہ
اگر ہوں سامنی اونکی تو بی شک ہم آ جا
جفا کسی محبی جیج کتنا ہی دوا نہیں ا

<p>مین اک افسردہ خاطر ہوں مجھی کیا زخم کا نہ لای تاج بای منفرد خوشبوئی نسیرین کی مجھی مہ جانتا ہی خوبصیا ہوں اویکا ہوں ہندین منظور میری اضطرابی گر مقدر کو ہنوز منظور گرفتار کو میری قتل کی شہر</p>	<p>عیان درد فراق پائین سوز نہان کہوں اوی مطلب کیا تابوئی میگراں کہوں جوا گاہی نہ کہتا ہوں میرا راز دان کہوں جہان مین بدبختی کروٹوں پاتاؤں کہوں تو میری خون کاششیر پر دسکی نشان کہوں</p>
---	---

نہین ای شور سودا ہی جو مرقی ہو نہین ہر
 اگر جینا کوئی دن ہی تو خوشا بہ نشان کہوں

رولیت ہای ہور

ضعف پیری سی میرا ہوش گہٹا کیا کیا کچھ
 ایک جانی سی جوانی کی بُرا کیا کیا کچھ
 چاہ کی مین نے تیرا چاہا بھلا کیا کیا کچھ
 پر میری حق مین کیا تو نے بُرا کیا کیا کچھ
 ایک دن بھی نہ ہوئے بندگی بندہ سے تیری

اسکا افسوس رہا دل میں خدا کیا کیا کچھ
 آکے دنیا میں کیا کچھ ہے نہ عصیان کی سوا
 تادم مرگ غم اس کا ہی رہا کیا کیا کچھ
 داغ دل بارگاہ اور ہجوم غفلت
 اپنی ہمارا ہی سامان چلا کیا کیا کچھ
 حسرت و یاس و اہم ظلم و ستم ناکامی
 تیری پلٹنے سے صنم ہم کو ملا کیا کیا کچھ
 حشرین اس سے سوا اور غضب کیا ہوگا
 شور نالوں بنی میری دیکھو کیا کیا کچھ
 دل گیا جان گئی دین اور ایمان ہی گیا
 اک محبت کے سبب گھر سے گیا کیا کیا کچھ
 دیکھ کر رنگ کف پا کو سیا اک عالم
 خون بہا ہاتھ سے تیرے یہ حنا کیا کیا کچھ

اس طرح آنکھ کسے کی نہ لگی شور کہیں

پار جیسے کہ تیری دل کی ہوئی یار کی آنکھ

روایت الیای ستمانی

کسی کام کا ولی وہ نہیں ہی ذرا کہ جو جان کی یاد خدا نہ کری

کسی کام کی جان نہیں نام خدا جسی نام یہ اوسکی فدا نہ کریں

یہاں اکی ہر ایک سی یہی سنا کہ نتیجہ ہی نیکی کا نیک سدا

کری دشمن دوست کی ساتھ بھلا کہی کوئی کسی سی بھلا نہ کری

چلی گلشن دہرین یاد خزان ملا پتہ کا کچھ ہی بتا نہ نشان

وہ ہی ہو چلی گا جیسے اپنی یہاں کہ جو موت ہو اپنی ڈرانہ کری

یہ ہی لطف ہی جینے کا سن فی دلار ہی یاد خدا میں تو صبر و

کہ حساب ہی ہو دیگا روزِ خرا کوئی بی خبرس سی رہا نہ کری

چلی دوڑ کی انسان نہ حد سی کوئی کہ نہ ہوئی زمانہ میں کبھی

یہ یقین ہی جو دوڑ اگر گاہ وہی کوئی چال کو چال چلا نہ کری

یہی خواہش ہی دہمدم اتو میری کہ میں پیو چون مسیح کی پالی
 نہیں دیکھوں میں پھر موند کیسے کا کہی خدا او سکی قدم پر جاؤں
 تیرا شور و شیریں کلام ہر تونی پایا ہی نہیں نام سزا
 یہی دل میں جہان کی ہی تیری سو کسی اور کا شعر ناکری
 ہیں یا دبتان سی نہ دم کو جدا کہیں ایسا تو کاش خاکری
 جو کری ہی تو اپنی ہی ہی دعا کہ پیرانی میں دیر قہنا نکری
 بت آفت جان وہ ہیں ہی ملا کہ سوای جفا کی وفا کری
 اور اوس یہ یہ قہر کا قطرہ ہی ہی کہی لہنی میں جان کی خاکری
 یہ عجیب طرکی ہی طرز ستم کہ وہ کہتا ہی ناز سو اپنا صنم
 کہ بودتی میں عشق میں خوبون کی دم کوئی اونچل اپنا فدا کری
 تپ عشق سی حال ہی میرا ہر کیا وق مجھی اسنی ہی صبر و صفا
 یہ مرض ہی کچھ ایسا ہی سخت بلا کہ طیب ہی حکمی دوا کری
 مزاجاہ کا سننے سنائی ہی کہ بناہ ہی ہونہ کونہ بہری کوئی

دی و سلی سی ہجر ہو دی کہی جو ملای خدا تو جدا نکری

یہ صفینوں کی شان ہی کیا ہی غضب نہ سمجھیں کجہ آتی ہی تھوڑے

کہ وہ کرتی ہیں جو رزخون بی سبب کہو انسی یہ ظلم خانکری

تجھی شور و شوخ صنم ہی ملا نہیں اوس میں ہی رحم سوای دغا

تجھی اوس سی لگانا ہی دل کا تیرا کہ وہ ساتہہ کیسے پہلا نکری

عشق کی پہاںسچ ہے دلین تو کیونکر نکلی مزہ یار کی سوزن سی مقرر نکلی

گردش چرخے کوئی ہی نہ باہر نکلی ہسے چکر میں سدا دہر میں کتر نکلی

خسروی کا ہنر فرما دو کیونکر دھوے جوی شیر اوسکی لہو بن کی جو سر نکلی

ٹوٹتے ہی گئی قدر اپنی دل وحشی کی بال شیشہ میں جب آجای تو کیونکر نکلی

زلف مشکیں کو نہا کر جو پوچھا اوس نے سانپ کی ہونہ سی در تر ہی سر اسر نکلی

یا خدا شرط ہی کیا تیری انصاف کی تھی دل میرا شیشہ اور اوس شوخ کا پتھر نکلی

داد دینی کو تیری تیر کے دو لو قاتل جان و دل ساتہہ ہی پکانکی برابر نکلی

دیکھا دینا میں تو لا کہوں ہو گنہ گار و نکو پیر میں سب سی سوا پہلی ہی نمبر نکلی

گلشن دہرین ہر دلوں کا کیا بخشا | جو تیریاں میری آہوں کی شجر پرنگی

شور و کر کی زبان شیریں کہانسی پائی
پھپھے رستم کی طرح تم تو سنخور نکلے

آئینہ دیکھہ کی آپ اپنی یہ وہ مفتون ہو
گردش چشم بتان سی ہولی کسکو نجات
کیف کوئین کا دکھلاتی ہی اوسکی گردش
قد کجا سرو کجا ہی یہ خیالی مضمون
یہاں سی اب اوٹھ چکی ہم تباہ قیامت
بل بی وحشت کہ ہر تہ نہیں دیتو کہیں
جب دیکھا ہی لب سرخ صنم کو اسنے
اک نظر دیکھا جسی وہ دل و جان نہ ہٹا
پان کھایا مسی آلودہ لب پر اوس نے
ہی عجیب کچھ اس ہر خرابات کا اب
ہوا معشوق خود عاشق یہ دنیا مضمون
مفت بدنام زمانہ میں بنا گردن ہو
نگہہ تاز پر پوش ہی عجب میگون ہو
نسبت اس طرح سے ناموزون ہو
ہم میں اور دشت ہی اور کوہ اور بامون
شورش آ باد بلا خیر دل مخزون ہی
دل میرا کیف تصویر میں ہوا پیر خون ہو
سمہری سامری کا یا کوئی اور افسون ہو
کسی عاشق کا ضرور آج ہوا شبغون ہو
گردش چرخ سی عدم پہ دگرگون ہو

بتلا شور ہوا لیلے و شون پر چب سے

بوش و شست ہی اوسی دہر سدا و مجنون ہے

بی شک جھانکی دسی گری بانی گری
مقار زاغ سی جو سیر استخوان گری
کیا جانی میری آہ کدہ اور کھان گری
جب اوسکی دست ناز سی تیغ روان گری
تجہ پرنہ بجلی رشک کی آسمان گری
ہر ہر قدم پہ روشنی طور دہان گری
اک بونہی ہی پسینہ کی اوسکی جہان گری
بی دم بونا تو اتنی سی ہونا تو ان گری
قوس فرخ کی ہاتھ سی اوسکی کان گری
فرش زمین پہ چرخ سی لو کہکشان گری

صورت کیسی تیری نظری جہان گری
کس فخر سی ہانی اوٹھا اور کور کہہ لیا
بجلی تہی یا کہ شعلہ جان سوز یا شرر
کیون خون جگر تو نکا نہ دل ہی دین آہ
میر میر خنے اوسکے دم بہر بل بہنے
مشق حرام پانی حنائی کی جہان
مٹی دہان کی طبلہ عطار ہو گئے
اوٹتے نہیں ہی اب تو انہا نیسے میر آہ
میر فلک نی دیکھا جو اوسکے شرہ کا تیر
جہو مر کو اوسکے دیکھتی ہی کھا کی غش معا

پیری فی شور سب کو کیا ہی ضعیف و زار

دل گر گیا ہی صہم گرا اور جان گری

لذت یاد خدا کو جو بہلا یا ہم نے	کچھ مزہ جینے کا ای شور نہ پایا ہم نے
عمر بہر دل میں رہا دوسوہ عشق مجاز	جو حقیقت کا مزار تھا وہ گنوا یا ہم نے
دیکھے شیریں کیا حال سوا دل و جگر	سر پہ پیہ بار گراں بیہانسی اوٹھا یا ہم نے
سوچتے پہلی سی گری ہوئی نہ مٹی پر باد	خاک میں ہاتھ سی اپنی ہی ملا یا ہم نے
جان و دل نام پہ اللہ کی قربان کیا	جس لئی آئی تھی وہ کمر کی دکھا یا ہم نے
دین و ایمان کا کہنتی تھی خزانہ جو کچھ	اوسکو سب نام خدا ہی پہ لٹا یا ہم نے
اس قدر روی گناہوں گراں باری سے	جو کہ ہنستے تھے او نہیں خوب لایا ہم نے

سنگے یہ چرخ جفا کا رہی چکر میں پڑا
شور سے شور کا سب درد سنا یا ہم نے

غم نہیں اور غم کو ہم کھاتی رہے	زندگی کا یہ مزار پاتی رہے
کچھ نہ گردوں کی خطانی بخت کی	عمر بہر اپنا کیا پاتی رہے
ایک دن پایا نہ چین اس میں	اپنی اعمالوں سے بچتی رہے

<p>اسمیں غم طی رات دن کھاتی رہی لیک ہم واماندہ چلائی رہے آئی تھی کیوں اور کہاں جاتی رہے راگ مطلب کی سہی گئی رہے جان دی گولا کہ بھاتی رہی جان دی گولا کہ بھاتی رہی</p>	<p>بحر عصیان کس قدر سر پر چڑھا قافلہ یاروں کا آگے چل دیا یہ کسی سی سی ہی نہ عقدہ کھل سکا وہ ہی پایا جو کہ تہا تقدیر میں ایک کا کہنا نہ مانا دل فی مانی اکی میری نعلین پر اوسنی کھا</p>
<p>ساتھ کوئی ہی چلا ترے نہ شور گور میں رکھتے سے سب جاتی رہے</p>	
<p>ہم بے حاضر لئے کباب رہی پھر خیر پر نہ آفتاب رہے مانع بوسہ گر عجب رہے سب سے میری ہی بی خواب رہی عمر بہر حرف کیف خواب رہے</p>	<p>شب وہ مست شراب ناب رہی شرم سے اوس تجلی رخ کے وصل میں پہر نکل چکے ارمان ہوئی محشر میں جب گنہ کی شمار داعی غفلت کہلی نہ اکدم آنکھ</p>

زندگی کا قیام ایسا سے	اب پر طرح حجاب سے
زلف سیدی بہو کی عاشق سے	جب تک ادس کا یہ پیچ و تاب رہی
نہ ملی ایک دن نجاتِ ثواب	عمر بہر بندہ عذاب سے
حسرتیں دل کی غوب ہی نکلیں	جب تک شہرہ شباب سے
پیری آتی ہی سب ہوئی کافر	نہ وہ شاید عیش و خواب سے

بزم شعرا میں تھے غزل خوانی
شور کی شعرا منتخب سے

کہوں کس سے خدایا اب جیتے ہیں کی	ہوئی مشکل کشائی سوتِ مشکِ سیری گل کی
سدا کہتی ہیں گلاب گریبان کی بکیرا پنا	جگر میں جھپکان لیتی ہیں متقارینِ عباد کی
لگایا ہاتھ بس پر او پہر پانی نہیں لگا	خدا قایم رہی دایم یہ بے شریعتِ قاتل کی
غضبِ شہری اوس اہلِ عدم کی جانواری	پڑی ہی فکر طی کرنیکی جسکو سخت منزل کی
نہ تاب آئی شیرِ زخمی تجلی دیکھ کر اونکو	حقیقت کہل گئی خوشی کے اور واہ کامل کی
لگا کر تہ تبہ ہی لگا کر کہنا نہ ای قاتل	وگر نہ خون ہو جا لگی حشر جانِ بے مل کی

<p>ملا یا خاکین بھوکھا کرسوز الفت نی خدا جانی پس از درون ہاں کیا حال ہو اید</p>	<p>جللی سسری قدم کپیرو کی شمع محفل کی مگر یہاں تو نہوٹی خراب جان بید کی</p>
	<p>عجب تاثیر دیکھی عشق کی ای شو پر کھمبہ ہستی کہ پیری اس چلتی ہی کسی عالم نہ عامل کی</p>
<p>چلو سہو میں محفل سی اوٹھانی آئی کیا ہی اندیسیر تیر عبد میں آسجد شکن سر کو کہہ ہاتھ پہ قتل میں نہ جاؤں کیونکر حسن و انداز و اداناز و کرشمہ غمزہ بخت خفتہ میری تم ہی ذرا کروٹ لو تیر ہی نظروں سی ہو دیکھا تھا بعد کو میں نے اشک حسرت و خون گشتہ کی نگلی ہمراہ</p>	<p>نقش باپ کی بین کیا جو مٹانی آئی چور ہمدی میری دلوں چرائی آئی میرا اقبال مجھی خود وہ بولانی آئی ہاتھ دھو کر پیر میری جا لگو کہانی آئی بعد مدت سربالین وہ جگانی آئی وہ خفا ہو کی مجھی آنکھ دہانی آئی اگہ آئی لگانی یہی جھانی آئی</p>
	<p>لکھنے دیتی نہیں خط کا ہی تیر شہر جواب کیسے پیٹے میرے عدا و سکو پڑ بانی آئی</p>

<p>پیری میں خدا کی جستجو کی ہر بات میری وہ کاٹھا ہی گلزار کا رنگ کچھ جھانکھا اب چاک بگر کی فکر کیا ہی گرا شک تھما نہ چشم تر کا کی دلسے خدا کی یاد چسنے ہر بات میں شہری اور شہرات حال اپنا بحث ہی اوس کہنا خاموش رہا تو سوسنا میں</p>	<p>جب کچھ نہری تو آرزو کی قینچی ہی زبان خوب رو کی آفت پیرائی اوس یلو کی حاجت اسی نہیں بنو کی تو خیر نہیں ہی آبرو کی حاجت اوس نہیں وضو کی عادت ہی ہی جنگ جو کی سنتا ہی نہیں ہی دکھو کی بولا تو نہ مجھے گفتگو کی</p>
<p>پہر شور کا شور مچ رہا ہے آئی ہر صدا جو ہا ہے ہو کی</p>	
<p>جیتے جی تک رہی ہر لحظ مصیبت کیسی اب وہ دل ہی نہیں پہلا سا وہیت کیسی</p>	<p>اون پچب مرچ کی حال ہوئی راکھی کیسی وقت پیری کی جوانی کیسی طاقت کیسی</p>

دلی بیخودی شور میں راحت کیسی
 ہونے دوئی جانی بھی نصرت کیسی

<p>ایک جان جس پہ ہزار دن ہیں جو نگار آئینہ دیکھتے ہی اور ہی کچھ حال ہوا دولت و غواری و رسوای و جوش اندوہ یہ بھی اک باقی تھا اندازِ جفا و شوخی یار ہوساقی ہو اور صحنِ چین ہو ہمدم کسکے دیدار کا مشتاق تھا میں نیز نیز</p>	<p>شانِ قدرت ہی یہ قیامت میں ہو کشت کیسی اپنی صورت ہی کہو پڑ گئی حیرت کیسی ان بیریِ عالمین عاشقی کی ہو پڑ کیسی در نہ اونکو میری صورت ہی ہو نفرت کیسی ہم ہی یہ پوچھو کہ یہ آج ہی صحبت کیسی بی نشان ہو کی کہانی یہ میر تیرت کیسی</p>
---	---

شور کمر نیسے تمہیں شور دکھاتی ہیں آنکھ
 غمزدہ و ناز و ستم کی ہی حکومت کیسی

<p>کیا کہوں تہی شب اندوہ میں حالت کسی کل تو ماگھیں تہی میری ہو تکی وہ مقصود عا رات جاگی ہو کہاں آئینہ دیکھو تو ذرا ہم تیری کو پیہ میں رہنی کی ہیں شایقِ منرا خوشخوئی سی تیر و تیریا ہی محشر</p>	<p>ایک ایک سال نسق تہیں لاگو مصیبت کیسی آج فرماتی ہیں ہی شور طبیعت کیسی جاگنی دالی کی ہو جاتی ہی صورت کیسی غلہ کتنی ہیں کسی اور ہی جنت کیسی حشر کتنی ہیں کسی اور قیامت کیسی</p>
---	---

<p>نکبہ لطف کہان عین عنایت کیسی پروہ ہی شوق وہ ہی دل بہت کیسی مجھی رخصت تو کرو اپنی رخصت کیسی</p>	<p>نکودیکہا نہ کہی سید نظر سی اوسنی جانکی جانی بن گودم کا ہی عرصہ قتی وقت مرگ آہو تم جانکی جلدی کیا ہی</p>
<p>دیکھ پاتی ہیں کہیں پیر پیروشن جو شیر بیہان ہی اتی سی طبیعت پشتر کیسی</p>	
<p>جان غمیدہ کو حاصل ہوئی راجت کیسی غم کو بین سی حاصل ہوئی جیت کیسی جلوہ آفریزی و تحسین یہ کثرت کیسی رنگ لای ہی ترقی کا نزاکت کیسی چیز رسوا ہی کیا اور ہی ذلت کیسی ہا ہی تقدیر سوئی یار کو نفرت کیسی ہنگے فرماتی ہیں دل نہی حکومت کیسی کون بدم اور اجاب کی صحبت کیسی</p>	<p>دیکھ ہارون کو ملی دل کو سر کیسی صدقہ گم گشتگی شوق کی آزاد بینے ایک بین اور تیری شوخ کے کثر لاہو ایہ دیکھنے سی پی او نہیں اب نفرت ہم سی پوچی کوئی دل دہنی میں جنت کی میں تو میں عشق کی پر نام سی گہرائی پر جب میں کہتا ہوں کہ تم ہی جو گئی عشق دل کو جانسی میرا دجا کو ہی دسی نفرت</p>

کھٹے جلدی ہی کہان جا تھخصت کی

جان بلب ہون مچی فرمای اخصت پہلی

شور افسردہ سی ہو چہرہ کی حالت بدلی

شوق کسکا سے ہی آج یہ صورت کیسی

گر نہ وصل مقدرین وصال اچھا ہی

لطف کچھ قیدی مین بی پرو بال اچھا ہی

اوسین جتہ صبر کی کچھ اور نہ بال اچھا ہی

بے پوچی جو کوئی اوس ملا اچھا ہی

یہ ہی خواب اچھا ہی اور یہ خیال اچھا

کچھ میری نامہ اعمال کمال اچھا ہی

کہنا اچھا ہی کسی ہی نہ سوال اچھا ہی

نہ کمال اچھا ہی اسکا نہ زوال اچھا ہی

سچ یہ ہی ہی تیرا حسن و جمال اچھا ہے

تیرا دل اچھا ہی یا میرا وصال اچھا ہے

جیسا کچھ سحر مین گذری وہ حال اچھا ہی

جو صیاد سی اور شوق رنای سی بچی

ہنسنے بازار تنہا کی کسری سیر تمام

کشت عیش و طرب مین نہ خدا یاد آیا

گر قصور مین تیر عمر گذر جا سے خدا

کوئی ہمدرد تو اتنا مجھے کر دی تحقیق

جنت تیری زرق اب مین ناگہو نکا کس زرق

تھو سی دیکھا جو دنیا کا نشیت اور فراز

دیکھا کرتے مین حوران بستی اوس سی

مروم جاینگے انصاف سی اتنا بتلا

واضع گردل آزاد ہوا چو کا خیال اچھا ہے
سودا دل ہی تیرا زبان وصال اچھا ہے

جوتک جیتی بن ستر ہی چنگے او سپر	موت اسال جو آجائی تو سال اچا ہی
یا خدا موند دیکھا نا کہی او کا محکو	ناخن پاسی کہی جسکی ہال چا ہی
دل کے دو لکڑی ہو سنگ لونسلی لکڑ	نہ خریدار ہی اب سکانہ مال اچا ہے

باغ عالم میں ہر اک رنگ شجا پرین شجر
جسکا شیریں ہو شروہ ہی نہ مال اچا ہی

ساپ کا زہر دیکھو میں او گنی کیلے	اہوی شیم دل جان کو چھینے کیلے
دل مصطربنیا اپنا کالا انداز	خون ہوا شک میں اتنا ہی چھینے کیلے
باغ عالم میں ہمیں اک شجر خشک ہی	دریہ سب آہتی بھان سو پہنے کیلے
حسرت دیاسے گہیرا ہی ہر سمت ہا	دل کی ارا نا کو نہیں راہ نکلی کی لی
پانوں تک تیر ہو پختی نہیں جو ماہ لقا	کف افسوس وہ ہاتھ میں ملنی کیلے
کشش عشق میں باری اثر اتنا تو ہوا	اب وہ آمادہ ہیں گہر سے میر چلنے کیلے
قبر کی عادی ہو تم مہر کی ہم بید ہیں	خصلتیں دو نو میں آئیں نہ ملنی کیلے
اسکی نیرنگ کی ناحق ہی شکایت ہدم	حیرت پیلا ہی ہوا رنگ بد ملنی کیلے

چند لہریں ہوں تیرا ہی چھینے کیلے

<p>یہی شورش ہی گرمی ہی اگر نالوں کی وصل کی وعدہ جین ہو گیا اپنا تو اشک باتی نہیں انگوٹھن نظر آتی ہیں نالہ واہ بغیر انی گذرنی کی نہیں لی ہوا اب تو یکجہ تیرا ظالم ٹہنڈا سوزش جان و تپ لسی میں کیا خاک چون</p>	<p>صورت روم ہی فولا دیکھنے کیلئے فرصت اکدم نہ ملی جانکو سہلنے کیلئے دل ہو ہو کی ہی تیار نکلنے کیلئے شغل کچھ چاہی ہی دلکی پہلنے کیلئے اگلی جان سیر لب پہ نکلنے کیلئے دولہ آتش پہ غضب میں میر پہلنے کیلئے</p>
--	---

خاک ٹہر لگا کوئی دہر خرابات میں شہر
جتنے آئی میں سہی بیٹی میں چلنے کیلئے

<p>ہم جانی حسن جگہ ہیں وہاں خضر کیا چلی بیٹھی تو چپ اور اوڑھی تو پیر غل عا چلی کوی ہی یکسی میں جب اپنی نہیں جستا اس چال میں ہی کوی تو ہی چال بالیقین سرنی کی بعد ہی نہ مٹی کاش شوق دید</p>	<p>ہاں یہ کہو کہ ساتھ ہمار چلا چلے اپنی ہوا میں محکو ہوا ہی بتا چلے سایہ ہی میرا جسے خدا بس جدا چلے وہ حسن میں پر چلی ہی نقش پا چلے کشتہ تیرا وہاں کی کفن دیکھتا چلے</p>
--	--

دعا
یہ شعر شہر دیوان میں ہے
یہ شعر شہر دیوان میں ہے

<p>افسوس ک کی اس طرح مخمور ترا چلے ممکن نہیں رہا ہی تیر ہی ذرا چلے بالین یہ جسکے اکی ہر اولیٰ قضا چلے اسپر اگر چلے ہی تو حکم خدا چلے ہو خاک ہی صفائی سی اہل صفا چلے</p>	<p>شرمندہ سخت جانی سی اپنی ہوا ہو عین دل اور جگر تو سوزش چہ نہان سی جان نہو ایسا ہی سخت جان کوئی عاشق نہو گیا بالین یہ میرا کی طبیعت نہی کہدیا جب تک جی تو نام کہد سی تو توفور</p>
<p>دل لیگیا چڑا کی میرا شور ایک شوخ ناچار ہو رہا ہوں کہ زوراد سپہ کیا چلے</p>	
<p>ہم رہ نور عشق چلی ہی تو کیا چلی سیج کی یہاں نہ قدر ہو دان ہو گیا چلی پوچھا نہ ڈر کی ہم نہی کیا ائی کیا چلے مڑ مڑ کی اوس کہتے مین ہے ہوا چلے ساتھ اپنی نظر اوسکی جو در تک چلا چلے وقت قضا جب ہی تو زوراد سپہ کیا چلی</p>	<p>ایک ایک قدم پہنکروں جو کہ رہی کیا چلی اونکی سی گھر کہیں تو کچھ اپنی ذرا چلے بیٹھے تو چھکے اڑھی تو وہ غل چلا چلے سایہ سی ہی تو اپنی گریزان مین اس قدر موسیٰ کی طرح تنگ کو بھی جلوہ دکھائی نہ وہ جس طرح ہو کا کیا اس عمر کو بسر</p>

<p>انکھیں میں سیر کشہ کی مر کر کہلی ہوئے مردی کہیں جلائی کہیں عہدی دوام گل کا سا چہرہ مرد سی قد کو دکھا کی تم بی آئی ہم تو مر گئی بس سیر عشق میں ہیں پاک تیری کشتی وادی اوہیں یوں تہیں جس اور عشق میں مدت جنتیں اب کیا رہا ہی تجھے جو ہم ای صبا دین جگو و قریب مرگ ہو دیکھا تو یہ کھا</p>	<p>شاید کہ تو ہوسا تہ تجھی دیکھتا چلے شان سچ و خضر کو تم تو دکھا چلے قمری و عند لب کو با ہم لڑا چلے اب کیا رہا ہی اس میں جو چون چرا چلے پہلے ہی آب تیغ سی تیری نہا چلے وہ اک نظر میں دو نو کا قہقہہ چلے ہم خاک اپنی ہاتھنسی اپنی اوڑا چلے بچنی کا یہ نہیں ہی اس پروا چلے</p>
<p>وہ کیف ہم دکھائیں کہ مست است ہو گر میکدہ کو شور ذرا تو چلا چلے</p>	
<p>وہ عین مائلتا ہوں دلربا کی آنکھی قدم قدم پہاڑی ہی ہی شہر کا عالم اب تو مانگ تیری دلوں گشتی ہی میرے</p>	<p>نویں چاہتا ہوں اوکی جاکی آنکھی جنہی آگے کو کیف ادا کی آنکھی سنائی زلف فی اور اک ہاکی آنکھی</p>

نوح
مردن نان سا ہوں شکاری چلے
میری گزشتی ہی دل بتلائی آئے

مستم بہ تازہ دم فالپس ہوا مجھ پر بہنیں جزم جگر پر میری نمک سی کم ابھی تو خاک ہکانی بہنیں گے تھی میری شب صال ہی لپٹو گلہ سی دل کو دلو ہوا ہی وصل کا وعدہ میرا بقیامت پر ابھی تو کہیل میں اب کو خبر نہیں اپنی بچاؤ دل کو کی طرح ہو یگا شہنشاہ	کہ روک ٹوک میری ہی قضا کی آئینگی پڑی ہی خواہ نہیں کیا مسکرا کی آئینگی خبر آوری ہی وہاں پہر صبا کی آئینگی پہر ایسی نیک گہری پہنچ جا کی آئینگی نوید تازہ ہی روز خبر کی آئی کی مگر قریب ہی ساعت حیا کی آئی کی سہی ہی رات کو در و خاک کی آئی کی
---	---

خوشی کی دن نہ رہی تو ہر گئی کب محکے
نہ رہی شور یہ فضل خدا کی آئی کی

آئی خزان بہار کی کیا دن گذر گئے دل لیک صاف موند پہ وہ میر گھر گئے صیاد کی ستم کا گلہ مائی کیا کریں ہم خاک ہو کی پہنچی ہی اور تیری صنم	ہم مرقی مرقی دو نو ہی سی خبر گئے اب ہاتھ دھو کی جانکی پیچھے ہی گئے چوڑا جو بچ کر فی سی تو پر کھڑ گئے اتنا پہر پہر کہ نہ رہی کہ نہ رہ گئے
--	---

چوٹی کی بال جیب سی تیرنا کر گئے	پیچھی ہی پڑ گئی یہ میر جا بکی موبو
ہم شام کو جہان سے گئی یا سحر گئے	دم کوئی دم کا بہان ہی اہم فقط
سن لینا ایک روز کی بی آئی مر گئے	جیتے فراق میں چوری ہی تو کیا ہی
گر شام کو ہنسنا یا رولاتی سحر گئے	آنا تہارا مہر تو جانا ہی قبر تھا

پس ماندون کو سپر و خدا کی کیا ہی شور
اینا بناہ جیسے ہوا ہم تو کر گئے

یہ خیال چرخ کی ہر دم رہی رہی نہ رہی	خوشی کا زمرہ مدام رہی رہی نہ رہی
بیشہ ایک سا موسم رہی رہی نہ رہی	کبھی بہار کی آمد کبھی خزان کی ہیفت
اسی خیال میں گزری کہ دم رہی رہی نہ رہی	زمین یہ جب قدم آیا تھا افرام کا
یقین ہی اسکا میر عالم رہی رہی نہ رہی	کرو نہ حسن و روزہ پہ ناز تم ہر گز نہ
ستم کی عمر بچی کم رہی رہی نہ رہی	تم اپنی جو روح جفا سی ذرا تو باز آؤ
گلون پہ پیر کہیں شبنم رہی رہی نہ رہی	چمن بچ اگی دکھاؤ تو روئی تابان کو
بیشہ زلف کا ہی خم رہی رہی نہ رہی	ڈراتی کسے ہو اس بلا کی تھی ہی تم

رہی گئی غویں تم گریہ بھی قیامت
بلاسی اپنی پیر ہم رہی رہی نہ رہی

رہی نہ قدر سخن شور اس زمانہ میں
پہر آگی اس سی بہت کم رہی رہی نہ رہی

<p>عشق کو پیر نہ کہیہ پیر اکہی سب پیر و مستی بھی پیر اکہی تکو گرین کہوں تو کیا کہی اشنا کو ز آشنا کہی مرنی والوں کو خیر کیا کہی دونوں کو کیسے ایک سا کہی یہ ہماری ہی سب خطا کہی ہی یہ بہتر خدا خدا کہی پیر نہ کہنا کہ مدعا کہی زائد و ہم کو پار سا کہی</p>	<p>حسن کو او سکی جب پہلا کہی باو فایا کہ بی وفا کہی نیکو جیسا پیرا سمجھتے ہو کون کسا ہی اس زمانہ میں جنش لب سی جیتی ہیں مرد آئینہ دیکھ کر وہ کہتی ہیں قتل کر کی بھی وہ یوں بولی ای تو کھر پھر ڈوب تم جو میری دلین ہی کہہ دوں گا نہیں جیتے ہیں بی وضو ہم</p>
--	---

داعی نالو کہتے تھے کہ
کے کہتے تھے کہ

<p>اسکو ہرگز نہ جا بجا کہئے اسکی بدلی من تم کو کیا کہی اسپہ کیا بت تجھی خدا کہی اس سی ای پیکر اسی سوا کہی</p>	<p>درد دل دلیں ہی رہی بہتر دشمنی دوستی میں کرتی ہو کسری دعویٰ خدایا کچھ دن لب کی لگی تو لعل بہتر ہی</p>
	<p>شور کو داغ نی ہی مان لیا طرز کو اوسکے مرجھا کہئے</p>
<p>رفقہ رفقہ عقدہ طلبیے واسوئی لگی وہ نہ دن و کہیں خدا جہم جلا ہوئی لگی غیر سی پیراؤ کی پیمان وفا ہوئی لگی پہر نہ کیوں ہرین انساں سپہ فراسوئی لگی رات دن کی شور سی بس ناسا ہوئی لگی پہر نہ کیوں گزرتا رہا ہوئی لگی آشنا و غشی و خود نا آشنا ہوئی لگی</p>	<p>ابتو ذکر و چل پروچپ ذرا سوئی لگی زندگی جب تک ہی ہوا دکھا ہمارا سنا آسمان تیری شیرنگی کی چن یہ شعبہ سری پاتک اسکی طوی میں عالم نوکا نامہ واقعات کی حد بھی کوی اسہنقص وام سی خط کی تو کلا ہی ہی یہ ل میرا میں ہی چپ ہوں غور و جفا کرتا نہیں</p>

داغ پیکرہ سرگرم من نام خدا ہوئی لگی
اس خدا کا ہر تو مطلقہ راہ ہوئی لگی

دیکھیں کیا پوچھا جای مہی کیا بکلی جو آب
اب تو یہ آہ رسا بام فلک پر چڑھ گئی
ہی میری تو باہ گرین نام ہی یون غیا
تھیں جی نہ اعمال داسوئی لگی
آگ آگ دیکھئے یہ اس کیا ہو لگی
تم تو سب ہی باپ شہری سواہونی لگی

لطف کیا کیا یہ سخن کا آئی عدم دیکھتا
شور کا اور داغ کا جب سامناہونی لگی

اؤ کو صحت سے عدد کی جیکہ صحت ہو چکی
تیری زخمی آگ جب پھر نہ خوشید و
وا دیکھ تری ستم کی وان ملی بکو نہ جیت
گر رہی گی جا بکنی کی شکل یہ ہی رائد
ریخ ہو دس پانچ وگا تو اویسے کوی
ہے زندہ منی بہلا یہ شیخ وزاید کیا ملین
بہرم او تنکی جب عدد و ایکہ غم غمیز
ایسی آئی سی نہ آنا آپ کا بہتر ہی تھا
تو ہماری ہی پس ایکہ و دینیت ہو چکی
پہر ملک کی حرات اور انسا لگی طاہر چکی
ایسی جلدی کیا قیامت کی عدا ہو چکی
پہر تو جینے کی ہماری با صورت ہو چکی
عمر جب اس میں کٹی تو ہکورا ہو چکی
آب انش کی بہم دینا میں ملت ہو چکی
تو ہماری اور او تنکی گرم صحت ہو چکی
ای او سدھ جب میر بجان تن صحت ہو چکی

داعی بہ کرین جتنے ہی سب ظاہریت ہو چکی

داعی گروہ پڑی نہیں دین دہشت کی لکائی
نہاؤ کی لکائی کی نہیری است لکائی

کیون جفا ہوتی ہو صاحب کی تقصیر کی	اوس جاؤ نہ پھر بگڑو شرارت ہو چکی
ہاتھ جوڑی پانویکڑی تین کین باریار	کیا ملی حب اس قدر منت بہا ہو چکی

گر عدد کی یہی ہی آمد شد رہی وان آہن
پھر تو ادنی شور کی صفا سلامت ہو چکی

نفر کی پیانس تیر کس طرح پڑی نکلی گی	اگر نکلی تو نہ گانسی ولی شکل نکلی گی
ہسکانا اوکا پھر ارض سما میں کہاں گا	میر د لکی تمنا جب تر مغل نکلی گی
میری سپر ہزاروں اپنی تیج کی کرو	مگر حسرت نہ پھر ہی سینہ بھل ہو چکی
تمہاری جلوہ خسے وہ داغی ہو گیا حل کر	یہہ بخش ماہ کامل کی نہ ہرگز دلی ہو چکی
اگر یہ خاک ہی برباد الفت میں ہو اپنی	کہ دور تیر قیامت نہ اوسکی دلی ہو چکی
بیس توجہ بار عصیانسی ہی طینا تا عدم شکل	نجاتی کیسے پوچھیں کہ منہ لے نکلی گی
ہزاروں حسرتوں کی خوشی عشق پر ہو ہمار	کہوں کس طرح سی پھر چہ قاتل نہ نکلی گی
کیا کر قتل کیا غم ہی چہ سرت خون ہو ہو کر	تیری دامن پیٹھی کی جو سیر دلی ہو چکی
پڑی ہی زلف کی دھین گروہ جو میر جانب	و بال جان ہو کر دم ہمت شکل نہ نکلی گی

ادای عاشقی گر پوچھنے ہی شور ہی پوچھو
کہ یہ حال سی نکلی نی کسی کا لہ نہنگی

اچکا انتظار کون کری
مست روز راز لہی ہم ہیں
ایک تسبیح اور سودا نی
جان کا جو ہو میر ملا دشمن
وعدہ وصل شیر پر شہرا
ایک سنتی نہیں کسی کی وہ
روز وعدہ و عید ہی اوٹکا
تیر مژگان ہی اوٹ فنگ نگاہ

جبر کو اختیار کون کری
پیر بہین ہو شیار کون کری
ان کی زاہد شمار کون کری
دل کو اوس پر نثار کون کرے
جب تلک انتظار کون کری
شکوہ پیر بار بار کون کری
اوس کا پیر اعتبار کون کری
دیکھو نہ میر اشکار کون کری

شور کے وہ سوال پر پوئے
اس کو امیدوار کون کرے

اتنی ہی کسی پر تو طبیعت نہیں جاتی
بی جان لہی جان لو الفت نہیں جاتی

داعی اچکا انتظار کون کرے
روز کا انتظار کون کرے

داعی شہر ہی شب بھر کی طلعت نہیں جاتی
شور ہی شہر ہی شب بھر کی طلعت نہیں جاتی

اوس کا کل مشکین کی نظیبت نہیں جاتی
 یہ جاتی ہی ہمراہ ہر اک دست و ارمان
 یہ بھی ہی فی طرز کا اک روز تماشا
 آنی میں تو کیا کیا اونہیں جنت تہی شب و صبح
 ہر روز الگ کرتا ہوں اس کا لی باکو
 بجز دریا کرتا ہوں و نہرات میں بیشمار
 خاکت
 ہم سوئی خاک ہی برباد ہوئی مائی

جو قدرتی رنگت ہی رنگت نہیں جاتی
 قالب سی کوئی روح بہ فرحت نہیں جاتی
 کوچہ میں تیراگی قیامت نہیں جاتی
 جب آگ تو پھر شرم کی عادت نہیں جاتی
 دم بہر کو یہ گہری شب فرقت نہیں جاتی
 پیر آنکھوں کی پردہ سی بیغفلت نہیں جاتی
 اور پھر ہی تیری دلیسی کدو نہیں جاتی

اک اور غزل اسپہ نشور ذرا تم

آئی ہوئی پر طبع کی جدت نہیں جاتی

گر تھسے جفا کا یہی خصلت نہیں جاتی
 ہی وقت پسین جان ہی جانیکو ہی تیار
 اب تک یہ ہی فریاد کی مرقہ صدای
 اللہ کو انسان کسی وقت نہ پہنولی

ہے ہی وفا داری کی عادت نہیں جاتی
 ساتھ اوسکی مگر دلکی پہچت نہیں جاتی
 تیرین کی تنہا کی ہی الفت نہیں جاتی
 خالی کہی نبیدہ کی ریاضت نہیں جاتی

جس شکل سی حسن نگ سی دیکھا او کی کر فر	وہ آنکھوں سے باہر میری صورت نہیں جاتی
میرنگی قریب آئی میں الفت میں کسی	پیراہن میری مصیبت کی وجہ حالت نہیں جاتی
انینہ میں شمع کل جودہ دیکھیں میں اپنا	ہر لمحہ سوا ہوتی ہی حیرت نہیں جاتی
رہتا ہی جودہ اب میں گل رنگ سی زار	پاس اوسکی وہ خود صاحب غرت نہیں جاتی

دہلی کی بین گرداغ تو میری شکل میں شمع شور
ان دونوں سخن گو بون کی شہر نہیں جاتی

اونہیں طرز عتاب آنہ آئی	میری خط کا جواب آئی نہ آئی
تمہاری قتنہ کو انقنہ گریکہ	قیامت اب شتاب آئی نہ آئی
اونہیں تو اپنی آب تاب کام	دل مضطرب کو تاب آئی نہ آئی
شب وقت بلاسی تیر حجابو	کہی تا صبح خواب آئی نہ آئی
کیسی شیم میگوں میں ہمست	یہاں جام شراب آئی نہ آئی
جواب مصیبت تقدیر کا کام	مجھی روز حساب آئی نہ آئی
کینگے ہم عدد کو بی نقطہ کی	اونہیں پیر ہی حجاب آئی نہ آئی

دعای
مقام کائنات آئی نہ آئی

<p>سوا اسکی کبابی نہ آئی وہ پیرخانہ خرابی نہ آئی</p>	<p>گنک ہرادی کی لخت دل ہو رہا دل پاس اسکی اتوجہم</p>
<p>سبق روی کتابی کا پڑھو شور میں پیر کتاب آئی نہ آئے</p>	
<p>کیسا مگر امتحان ہو رہا ہی حد و کا اوہ امتحان ہو رہا وہ راز نہان اب بیان ہو رہا ہی حد و اس قدر امتحان ہو رہا ہی یہاں تہانہ ایسا جو دمان ہو رہا ہی ہو اخواہ یہ پاسبان ہو رہا ہی سنہا ہی دمان امتحان ہو رہا ہی جہاں نہ کو جو چیل دمان ہو رہا ہی گل و بلبل بستان ہو رہا ہی</p>	<p>یہ غل شور لیل کہان ہو رہا ہی وہ مجھے اوہ ہریدگان ہو رہا ہی چہا یا جی عمر ہر کی کوشش زمین پر قدم رکھنی دیتا نہیں تمہاری جفاؤ کا خوشترین غل ہی صبا کا ہی ہوتا نہیں دمان گذر لنی جاتی ہیں سر کو ہاتھونہ رکھ تمہاری جفا اور وفا کا ہماری ختر انکی خبر سکی پیر مردہ دال اب</p>

وہ پیرخانہ خرابی نہ آئی
میں پیر کتاب آئی نہ آئے

<p>سیر بجائگی کیا حقیقت ہی ہی کیا کوئی دلق چرالگیا ہی او چاڑیگا صیاد اسکو بھی شیک یہاں تک میں ہوں محال فرار اب کہاں ہی بہار اور کہاں اسکی چہرے</p>	<p>وہ اب شوخ باخجہاں ہو رہے بڑا اسکا شور و فغان ہو رہا ہی گراں یہ میرا آشیان ہو رہا ہی عدویٰ فصل بیان ہو رہا ہی غضب و رور خزان ہو رہا ہی</p>
<p>گئی بزم میں اسکی داغ اور شور آج وہاں دونوں کا استحان ہو رہا ہی</p>	
<p>گرنہ صورت تیری حسین بنتے در عاتہا میری بگاری کا ظلم سی کہیہ چرخ باز آتا چاند کیوں موندھ چیا تاخیر عاقبت میں بنی گی ایسا خاک جو سب کو بگاڑ دی دم میں</p>	<p>جانہ کیوں واپسین بنتی ورنہ کیوں زلف جھڑپیں بنتی گریبا دوسری زمین بنتی اسکی اپنی اگر حسین بنتے اوس سو گرتی تو یہیں بنتے اوس کے کس طرح سنشین بنتے</p>

داغ اس کی نکال ہنشین بنتی
انگڑی ہوئی نہیں بنتے

کیون جہان پل میں ہوتا زیر و زبر	گر نہ چشم او سکی شرمگین بنتے
میں کیسے نہ لاتا خاطر میں	گر میری تیری ناز نہیں بنتے
میں نے پوچھا سب سے کیا تم سے	قطرہ جی سب سے گہری ہر پہ نہیں بنتی
بولی مہنی نہیں سنو صاحب	بات گہری کہی کہیں بنتے

کیا بڑا وقت اگیا اب شور

بہائے کی بہائی سے نہیں بنتی

شانِ خدا ہی ملتی ہو سردمِ قریب سی	قدرت کا یہ کثرہ ہی اپنی نصیب سی
ہاں وہ بھی ایک نام کو شیدا کی گل تو ہی	نسبت گر نہ میری کہاں عنایت سی
میں کیا کہوں کہ شکر کا نگامہ تھا پیا	رات آئی خواب میں وہ آوا محیب سی
ساری بین اپنی حضرتِ دل کی شرارتیں	ظاہر میں گویہ سید ہیں ساد و غریب سی
جب نامِ عشق و روزِ بان ہو گیا مدام	پہرہ دعا ہی کیا ہو قرار و شکیب سے
کس طرح جلو نگاہی دور ہی مراد	شعلے ہزار دن اوتھتی ہیں دل کی قریب سی
یہ جوش اور یہ شوق یہ حشوت یہ اضطراب	تجربین کھان پن پوچھی کوئی غریب سے

واحد پند اور دل کی نہیں اس دوش نصیب سی
موجاتِ بحر سے کہلتے ہو تو قریب سے

<p>ای ہمدرد تو یہ پوچھو طبیب سی حال ہی ہوا تمہیں اہی ایب سی رکھتی ہیں دو لایہ پنی قریب سی شکستیں لگی ہوتی ہی ذکر حبیب سی بدلا ضرور لیگا خدای ہی قریب سے لڑتا ہوں روز باغین جمع عنایب سی انخفا ی راز ہوتا نہیں ہر طبیب سی</p>	<p>ممکن ہی ہر بیماری کوئی صورت علاج عالم کو تختہ مشق بننا و ستم کیا رغبت نہیں ہی عکس ہی اپا بھل ای ہنفس خدا کی لئی کچھ سنا تو دو بومیری ساتھ و سنی کیا وہ ہی پایگا یہ بگمان ہو نہیں کسی گھر کی عشق چہرہ کا رنگ لکی طیش کس طرح چہی</p>
--	---

صحیح کسب طرہ نہیں ہوتی ہر شور کو
 تیر میر کوئی پوچھو خدا را طبیب سی

<p>اب میر ایک ایک زخم دل بنا سو سے غیر سی آنکھیں لڑیں او مجھ پر رہتا ہر جاب عمر بگردش میں گزری نہ پیا کچھ سراغ لونہ رقیع اوٹھا دیو کھا ہر بحر جمال</p>	<p>اور اب ہر زخم کی فریاد شک صورت اس اداسی مدعا کیا اور کیا منظور ہی منزل مقصود اپنی ہاؤ قسمت دور ہی آپکی عشق تجلی میرا سینہ طور ہے</p>
---	--

<p>جس ادا کی دیکھتا ہوں ہر نرالی ہوا کسکے رخسار مصفا کا تصور آگیا مجھے کیا آئینہ سی ہی اوسکو نفرت ہو گئی دیر کیا ہی تم ہی ہو معشوق مرضی آپکی کیا سوا میری کسی کا خواب میں آیا خیال کیا کھون کس کھون اک سخت صرا زہر لہو لی خبر اوسکی وہاں جان ہوئی ہر زندگی انتظار چلو وہ دیدار میں کب تک سروں</p>	<p>وہ تگر ہی فرشتہ یا پری یا حور ہی جس طرف دیکھتا ہوں دل سراپا نور ہی شان اوسکی خود نمائی کی غضب فر ہی ظلم کر نیکا ہمیشہ سی اگر دستور ہی کیون نگاہ از تیری اس قدر محذور ہی ولین لاکھوں اولیٰ ہیں نہ زبان معذور ہی بتلا زلف پریشا نکا تیرا بخور ہی دم نکلتا ہی بھیاں اور اونکو نامطور ہی</p>
<p>شور صاحب تو کسی کی چشم کیونکا ہرست تیرا ہر لفظ سخن ایک کیف سی معمور ہی</p>	
<p>جب سی شوق خرام ہوتی ہی آرزو میری اور اونکی کشش پہلی دل دینی میں نہ چوم ہوا</p>	<p>آفت اک صبح و شام ہوتی ہی دیکھنی کب تمام ہوتی ہی جانکی اب روک تھام ہوتی ہی</p>

دعای حبیبی اللہ تعالیٰ ہوتی ہی
ملکوتیہ مرام ہوتی ہی

<p>ویکے کرا پر اور ساقی کو یختہ مغز و نر و جنہیں ملتی زلزلت و رخ کا ہر در و جگہ و دام دل پہ لکھتا ہوں روز نام نہم آرزو کو میری نہ کیوں ہونا بہرمن سی تو ایک مدت ہی ہاں مگر سیکہ میں شیخ و تو</p>	<p>پیر بہ تو یہ حرام ہوتی ہی وہ طبیعت ہی خام ہوتی ہی یون میری صبح و شام ہوتی ہی مشق اسکی مدام ہوتی ہی اولن سی کب ہم کلام ہوتی ہی قطعہ کب میری رام رام ہوتی ہی یاد اللہ دوام ہوتی ہے</p>
<p>شور ہی کیا ہی شایق شہرت سب کو امید نام ہوتی ہے</p>	
<p>مرض ہر حال و نہ نہیں ہی وہ ہی تم ہو دہی ہم میں مگر یار علی گوہر ہی جنت ہیں ہم کو خزاسی بات پر ہم سی بگڑیں</p>	<p>جو بچ جاؤں نہ پت نہ نہیں ہی میری جانب طبیعت نہیں ہی پہری تجبی ایہ منت نہیں ہی تہاری سی یہ عادت نہیں ہی</p>

و اما کل حال ہی یہی ہے کہ وہ نہیں ہی

<p>نہرنی دی کسی جا ایک دم کو دوا ہو یاد عا ہو چکے مو شر علی مانگی سی پی بوسہ جو ہماو تمہاری سرقامت ہو بڑا کر قسم کہا تا ہون میں سر کی تمہار نہ وہی خشن جھیدی نہ وہ لوگ تجہاں تو میری مرقد پہ بولی جو دیکھا غور سی جنت کا نقشہ</p>	<p>دل چٹھی کی چشت نہ نہیں ہر ہماری بس چالت نہ نہیں ہر ہماری یا قسمت نہ نہیں ہر جوانی ہی قیامت نہ نہیں ہر تمہیں مجھ سی محبت نہ نہیں ہر لگی دل کیا صحت نہ نہیں ہر جو ہم سمجھتی تبت نہ نہیں ہر تیری گہری صورت نہ نہیں ہر</p>
<p>شبِ فرقت میں جو پایا مزرہ شور سوا ب وصلت میں لذت نہ نہیں ہی</p>	
<p>عشق کی آنا جب صورت ظاہر ہو گئی پیچیدہ پہلی خدا کو دیکھی قصہ ملی کیا سامنی اس تیغِ بران کی نہ ہر ایک پی</p>	<p>پہر تو وہ چھپیست رنجیدہ خاطر ہو گئی واہ دودن پہر نگہ رنجی تھا پہر ہو گئی آئی تہو جو سکھو دینی ساری تیر ہو گئی</p>

واعظ کرامت علی ہدیہ صوفیہ سی قلا ہر گئی
علاؤ ذکر آقا جاکہ تر بر سو گئی

عشق کی سہیلی جانی گئی کیا نہیں واخواہوں کا جو شیریں نظر آیا مجھ کو تیغ و خنجر سی تمہاری جان پہی کس کو تیر اکی سب دور در کو دینا میں پچھا ہی بہت پہلی تو دل لیدیا پہر کچھ نظر کو پھر کر	مدتوں ٹہریا گئی آخر کو آخر ہو گئے بن بنا کر سب ہی پہلی خود وہ حاضر ہو گئی سخت جانی کی سبب ہم ہاں قلعہ ہو گئی بی ثباتی دیکھ کر حضرت مسافر ہو گئی میر جان لینکو غیر و نکی وہ مجھ ہو گئے
--	---

شور تو نی راز دل اپنا چھپا یا تو بہت پہر تیری صورت سی لوگ اسے ماہو گئی

ایک کھو کر کی ایک پائی ہی بات ولین پہلی اک آئی ہی مجھ میں تو سرسبز بڑی ہی تیغ او سکی زیر کی جسکی گلی رکھت کہتی ہی اقم تک میری اوسکی کچھلی کہتی ہی پیر میں	جان دی آبرو بچائی ہی گر کھوں اوسکو تو میرائی ہی آپ میں جانی کیا پہلائی ہی ایک ہی ہاتھ میں صفائی ہی ہر کسی کی نہیں رسائی ہی جو قدم رکھی اوسکی آئی ہی
--	--

دعائے ادبی در تہذیبی رسائی ہی
وہ اوسکی گلی آئی ہی

<p>کیا خدایٰ میں تیری بار خدا شکوہ بغیر پر کہی اوس نی ہاتھ پر رکھ کی سر کولایا ہوں بات جب دلین ہی تو اپنی ہی عمر ہر اوس ہم جدا ہی رہی</p>	<p>میرا حصہ غم جدا ہی ہی ہم سی سچی قسم نہ کہا ہی ہی تیری قاتل یہ مونہ دکہا ہی ہی مونہ سی نکلی ہوئی پرا ہی یہ خدا کی عجب خلائی ہی</p>
<p>ہر کسی سے بگڑتا ہے وہ شوخ شور کی اوس سی پرین آئی ہی</p>	
<p>سکدہ میں سجدہ مستانہ ایسا چاہئے کام و حشت سی رہا جو جسکو اپنی عمر بہر سستی سنتی داستان میرا نہیں نیا گئی کیف دونوی جھانکی ایک جہر میں ملین ہم ہوں اور حشت ہوا کوئی نہودی نہیں وہ دادا وہ ناز و کھلاؤ ہمیں عالم پسند</p>	<p>شور و غل جھکاچی روزانہ ایسا چاہئے دھونڈتی پیرتی ہیں ہم دیوانہ ایسا چاہئے بات کہتی ہیں اسی افسانہ ایسا چاہئے ہم کو ساقی بادہ و پیمانہ ایسا چاہئے دل کو اپنی آج کل ویرانہ ایسا چاہئے جسکا عالم ہوئی معشوقانہ ایسا چاہئے</p>

داغ
طریقہ سہولتین الگ تھانہ ایسا چاہئے

<p>مین رگ جا گلی بناؤن کنگیاں او سکوں رخ پر برقع ڈال کر زاید ہی آئی گاہ گاہ دیکھ کر سوئی ہی غش ہو جائیں او سہیں کچھ نہ دیکھی او بڑی اندامی ہو کر عشق میں دکھو رہا قید میں اور جان ولی مفتی دلپر کھی ہاتھ جو کوئی تو بھل جائی دین دکھ میں بہد روی کری ہو صدق جرم</p>	<p>زلف مشکین کو تمہاری شانہ ایسا چاہی پاس مسجد کی بس اک مینانہ ایسا چاہی چاہی تو جلوہ جانا نہ ایسا چاہی سچ تو یہ ہی شمع کو پروانہ ایسا چاہی اس وفا کی جہرم میں جہرانا ایسا چاہی دلجو نگا گرم آتش خانہ ایسا چاہی چاہی تو خویش اور یگانہ ایسا چاہی</p>
<p>جس طرح اللہ کھی شکر اوسکا دم شور قیرابی دل مردانہ ایسا چاہی</p>	
<p>حال میرا تیری سوانہ سنے ہون میں بندہ گناہگار بہت جوک لگتی نہیں ہی پتھر کو کچھ بھی غیرت ہو گزرتی ایدل</p>	<p>تو سنے کوئی دوسرا نہ سنے کیا عجب گر میری خدانہ سنے سنگدل تھی ہی سوانہ سنے بات کوئی ہی ناروانہ سنے</p>

<p>درو اپنا بس اوس کیا کہی میری موت نہ تو کب یقین ہو اوسی آشنا ایکالس ہی سے مرا باتہ کانون پر کہئے اوسنے دیکھنی سنی میں ہی فرق سدا کان میں گل کی غنڈ لیک راز ہی بہلا جو سنی بہلا سب کا</p>	<p>ہاں جس نے کہی سنانہ سننے غیر سے میرا مدعا نہ سننے آشنا کی ہی آشنا نہ سننے تاکہ کچھ میرا مدعا نہ سننے بہر کیا کہی کہانہ سننے گلچین یوں کہتا تا صبا نہ سننے اور کیا کہی میرا نہ سننے</p>
<p>کہتی ہیں شور چپ نہیں رہتا جب تلک کچھ بہلا میرا نہ سننے</p>	
<p>بوا ایہ اگر کھانسی پڑ گئے پالی میری کس اوسی جو متی آتی ہیں متوالی میری یہ نیم پڑیں گی کسی کو مونہ چڑھائی میری بولی تم کب ہی سچو ہو چاہئے دالی میری</p>	<p>چرخ ہی چکرایا پونچی اوس چبتالی میری یکسی وہ غیرون میں میرے شوٹل انکی لہو زلف دکھا کر کی اوسنی سبکے اگی کہدیا جب کہا میں نے کہ جان دیتے چلوں بت میں میری</p>

جان کی یہ شہری این جا پہنچالی میری
دستور کی جس نے نہ دیکھ کر کونجی

<p>خار صحرای ہی دلمین باغیم خمیدہ گیا ان ری گری عشق کی مین سے پاکب جانینا یکسی لاکون پران ہی بجرتیر و خدا ہای پران حال میری تم نہیں ہونو قدر گوہر کی نہیں اشکو نکی اگی کچہ ذرا جان لیکر ہی رہی انجان مجھ جیف ہی رہتی ہی جو پرورش غم میری گہری ام تیغ ابر و اور مزہ کی تیر اور بھالی صنم</p>	<p>پھونکی روی وہان جب بانو کی چالی میر پر سلامت وہیں آتش کی پرکالی میر ہوگی کب مجھ سی جلا یہ پھر کی پالی میری اور بہت دلسوز ہون گی پوچھنی والی میری یہ تو کر کی صاف شیشی مین پرست بلی میر شاد اسکی مین بہت جانتی والی میری کہتا ہی وہ خوش سینگ کی پالنی والی میری کیا کر سینگ یہ تو سب مین پرست بھالی میر</p>
<p>دو دم آخر نہ آئی شور تو ادنیٰ خوشی اور ہی سہارو مین بیان کوننی والی میری</p>	
<p>مونہ پیر کی لب پر کفر یاد نہ آتی قامت سی اگر اسکی تیرا سنا ہوتا گلشن سی غرض کہی نہ کچھ گلی رکھا کام</p>	<p>قاتل کی اگر اولٹی چری یاد نہ آتی ایک بات ہی سید ہو تجھی ششاد نہ آتی اسپر ہی اطاعت تری صیاد نہ آتی</p>

دو دم آخر نہ آئی شور تو ادنیٰ خوشی
اور ہی سہارو مین بیان کوننی والی میری

<p>گہیراتی ہوئی بلبل ناشادہ آتی دھڑک تیری پہر پھول کی فریاد نہ آتی پہر طرز محبت تجھی فرماد نہ آتی پہر قتل کی عادت تجھی جلا د نہ آتی تو خواب میں ہی میری پیر نہ آتی</p>	<p>پنر مردہ خزان سی وہ اگر گل کو پناہی ہوتا مجھی اگر نالہ وزاری کا ذرا ضبط گر جانکو تو عشق میں شیریں کی نہ کہوتا تہین اور ہی ترکیب ستائیکی ہماری گر جانتے حورین بھی جنت میں ملیں گے</p>
--	---

جب شور تیری داغ سی صحبت سے دور
 پہر روز یہ کیوں طبع خدا دا د نہ آتی

<p>پہر نہ آئی گا کھان مان کھان جاتا ہی جانی شب کو یہ ہمیر و ہیمن کھان جاتا ہی جسکو کہتی ہیں کہ ارمان کھان جاتا ہی دل یہ بولا میری مہمان کھان جاتا ہی شدنی ہوئی جو نقصان کھان جاتا ہی دل سی اب تیرا یہ صہان کھان جاتا ہے</p>	<p>دل نادان تو پریشان کھا نجاتا ہی خواب میں ہی نہیں رہتا ہی دل کی گہیر دل تو وہ لی ہی گیا جان ہی حاضر ہو مگر تیر کی ساتھ چو پیکان چلا گہیرا کر بشتنی کر کی ہیں دوست فی لوٹا ہدم جان لیکر بھی آزاد کیا ہی تو نے</p>
--	---

دل نادان تو پریشان کھا نجاتا ہی
 خواب میں ہی نہیں رہتا ہی دل کی گہیر
 دل تو وہ لی ہی گیا جان ہی حاضر ہو مگر
 تیر کی ساتھ چو پیکان چلا گہیرا کر
 بشتنی کر کی ہیں دوست فی لوٹا ہدم
 جان لیکر بھی آزاد کیا ہی تو نے

غیر کی گہر کو چلا گم شدہ بن کر جب میں آج تک بہید کسی پر نہ کھلا یہ ہر گز جوش و خروش سی جو گہرا یا تو نہ بیان یا دل لیا تم فی مگر جان یہ بولی رو کر جیب و دامن کی تندرستی و جنون	بولی کہو کرو بہادریاں کھا جاتا ہی بعد نہ تکی یہ انسان کہاں جاتا ہی چوڑ کر محکوبیاں کھاں جاتا ہی جلد آنا تو میر تجان کھاں جاتا ہے نیکے اب میرا گریبان کھاں جاتا ہی
---	---

داغ دل لخت جگر جمع کی ہیں کیوں شور
کچھ تو فرماؤ یہ سامان کھاں جاتا ہی

کوئی اچھی ہو کیوں آہی او کیوں مگر گئی عورتی غم میں دیکھی فی پر کی ایضہم کیوں نہ نفرت ہمارے شکل سی او کو نیکم جانتے ہی جیب نہیں تم دشمن جان خوب تسبہ ہی دنیا میں دیکھی سنگدل ہم نہیں غل فحاکر تو فی واعظ مغر کو خالی کیا	روقی آئی اور اس دنیا یہ ہم ہنس کر گئے آدمی سو کر خدا جانی کہ تم کس پر گئے جب پہن انہیں میں دیکھ اپنی صورت ڈر گئے پہر وہاں پر پی طلب حق دل مضطر گئے میری مرقہ پر بجای بھول پتھر دہر گئے لی ہماری کان تیری وعظ سن کر ہر گئے
--	--

بہادریاں کھا جاتا ہی
دیوان شور

<p>قبر میں کہہ کر مجھی افسوس ہوا یا نہ ایک چشم گریان نی ہماری کردیا طوفانِ پیا</p>	<p>میری مرقی ہو میرے جانب سے صد ہا مر گئے استغدر روی کہ سب شکلیں جاں تھل گئے</p>
<p>ہم تو ادنیٰ ملینکی ای شور کھا پیٹھی قسم حضرت دل پر خدا جانی او دہر کیونکر گئے</p>	
<p>یہ اشاری ہیں تیری چتون سے اپنا صحرائیں ہی نہ کوئی ملا اوسکی سی دانت ہی اوسکا غیرنی کانین ہی کچھ ہو نکا دوست جب ہو گئی ہیں دشمن جان یہاں بھی اگر عذاب قبر رہا دل تالان سی یہاں سے نا کین دم وہ تو پہٹی ہیں پردہ کی اندر زلف کہتی ہی سبکی مونہ پر یوں</p>	<p>یہ رہی ہونے دست دشمن سے خارا و بختی ہیں وز دامن سے آج لڑتا ہوں جان کی سونہر آج مجھ سے ہیں کچھ بدظن سے پہر شکایت نہیں ہیں دشمن سے یہ صدائیں میری مدفن سے تم ہی شرم چشم پر فن سے جلوہ باہر کڑا ہی حلین سے کم نہ سمجھو مجھی یہی ناگن سے</p>

د
ا
خ
یہ چٹکائی تیری چتون سے
کہ اشاری ہوئی ہیں دشمن سے

<p>ہی الم دوست اپنا بچپن سے یہ سوال اپنا ہی برہمن سی</p>	<p>اتنا الف لام میم کا جو سبق سیری دن کیسی ہیں بتاتو سہی</p>
	<p>آسمان وزمین ہے چکرائے شور تیری صدای مشیون سی</p>
<p>جینا و ہانکا اور ہی مرنا ہی اور ہی صورت و ناکی اور ہی جلوہ ہی اور ہی محشر میں پی نہ ٹی ہو پہ پڑ ہی اور ہی دیوانہ ہی یہ اور ہی سودا ہی اور ہی جی چاہتا ہی جسکو وہ جلوہ ہی اور ہی انکھون کا اپ کی ابھٹا رہی اور سے پہ چال یہ رخ یہ پروا ہی اور ہی سو تیکو جو جگای وہ فتنا ہی اور ہی اسمیں تو آج دوسرا مچھسا ہی اور ہی</p>	<p>دیکھا تو ملک عشق کا نقشہ ہی اور ہی بت خانہ میں جو دیکھا تماشا ہی اور ہی ہم حین تکو دیکھ کی تم غیر پرورد سو نہ سی نہ بولی سرش کیلے نہ حریف دلوں جہانیں ڈھونڈی دیکھی روشنی مڑتا ہی اک طرف کوئی جتنا ہی اک طرف وعدہ کیا تھا جیسے گئی شب عدوی گھر قامت کو دیکھ ترقی امت نہ اسکی وہ آئینہ کو دیکھ کی جبرست بول اوٹھی</p>

دیکھا تو شمشیر میں چھپا ہی اور ہی
واج

پوری کسی سی ہوگی نہ میری بجز خدا	یہ دل ہی اور ہی بہہ تنہا ہی اور ہی
مختیر من میرا تیرا نہ انصاف جب ہوا	بولی فرشتی یہ نیا قصا ہی اور ہی
کیسا ستم ہی کیسا غضب کسی ہی جفا	ہم خود ہی مرتی بن بہن غوی اور ہی
وہ صبری بہن کہ جو پانی ہوسنگ ہی	یہ خون اور ہی یہ سپنا ہی اور ہی
وہ کر کی قتل فحکو لگی کہنی ہنسکی یون	اسکی شہرہ کا دیکھو تاشا ہی اور ہی
آتی ہوئی نہ دیر کہ جانیکی جلدی صی	جتنے نوشی ہوئی تھی غم اتنا صی اور ہی
اس موت کی مرض کا جھانین نہیں علاج	مھکو جلائی ہو وہ سیمامی اور ہی

کیرا گیا صی شور کا ہندوستان پڑل
اب جایگا فرانس اروامی اور ہی

جل جل کی کیون خاک ہو غنہ لکوداخ	شعلے زبان تکانی لگی اس جہراغ سی
پھولی نہیں سہاتی بن جامہ میں اپڑوہ	آئی بھار دیکھ کی دشمن کی بانغ سی
اوسکی تجلی دیکھ کی دل جل اوہی بہت	لاکھوں جہراغ جلیں ایک صی جہراغ سی
عمر و انکا کچھ نہ ملا آج تک نشان	چکریں آ رہا ہوں میں اوسکی سہراغ سی

وہ وقت کی شب کا ہم یاد دل کی داغ سی
صدا کا کہنا کہ جس نے فراموش

<p>دونو جہان کا کیف ملا ایک جبرِ عین لواب تو بوی گل سی ہی ہوتا صحر و در سوزِ جگر سے پختی رہو دل جلو و زرا دردِ عالم سی چھوٹ کی پایا سی خوب چین</p>	<p>صی زندگی صراحی و جامِ دیاغ سے دم ناک میں صی اوکھا ہی نازک دیاغ سی دیکھو نہ آگ لگ اوٹی گہر کی چرخ سی کبجہ حد میں سوین کیا کیا فراغ سی</p>
<p>مایل ہو شو کیونکہ نہ اون کی کلام پر شاعر جہان میں کم ہیں حقیقت میں دیاغ سی</p>	
<p>نیچی نظر دل چرانا کوئی تسی سیکھ جائی دلین اگر لوٹ جانا کوئی تسی سیکھ جا دلو لیکر جان کھانا کوئی تسی سیکھ جائی باتوں باتوں میں محی اعداسی برہم کر دیا پانویں مہدی لگا کر خونِ دلایا نکلو جائی حسنِ پراتر ایسا تنک آسمان پر چڑھ گئی پوری مصیبت کی کہتی ہو کہ دلو لی پھرا</p>	<p>اوسپہ پھر بالا بتانا کوئی تسی سیکھ جاے کعبہ مقصد کوڑا نا کوئی تسی سیکھ جائی دوست کو دشمن بنانا کوئی تسی سیکھ جائی دو کو آپس میں لڑانا کوئی تسی سیکھ جائی آگ پانی میں لگانا کوئی تسی سیکھ جائی سب کو نظر و نئے کرنا کوئی تسی سیکھ جائی پور کو پوری سکھانا کوئی تسی سیکھ جاے</p>

دیاغ میں پڑنا کوئی تسی سیکھ جاے

داع

آرزو میں لکھ دو تمہاری ساری بات

تمہاری ساری بات تو تمہاری ساری بات

بات پر دشمن کی لانا تمکو ایمان پہل پر
پہلی دہین کی جگہ اوپر پروانسی چل دے
ہم تو دنیا میں ہمیشہ خاک پا عالم رھی

چہو تمکو سچ کر دکھانا کوئی تمہی سیکھ جائے
ہستی ہستی پر پروانا کوئی سیکھ جائے
خاکین عالم ملا نا کوئی تمہی سیکھ جائے

شور نا تو تمکا تمہاری ہر جگہ اک شور ہی
اس طرح سے غل مچا نا کوئی تمہی سیکھ جائے

یہ تم پہل ہو کی تم پر ہمیں ہم تمہاری سامنی
حشر میں اسکی سوا کیا اور دیکھی گا کوئی
جنش لب سی تمہاری ہی تو مردی جتنے ہیں
تم اوہی تنکری گہیرا نا بہت تمکو قسم
تم سنو اوکو تو پر تمکو ہی پکڑے آئی مزہ
قتل کرنا ہی تو حاجت اتھارہ کی ہی کیا
تم ہی تو سوچو کہ یہ دن ہو گا سب کو نصیب
وہ ہی کیا دن ہو کہ آئی شب کہ ہو حیل کی

اور تم کہہ کر پھر نکالیں دم تمہاری سامنی
سر رہا ہی تمہی ایک عالم تمہاری سنا
بیٹھی ہیں چپ عصی مریم تمہاری سنا
آہ و نالہ ہم کرینگے کم تمہاری سامنی
ورنہ لی جا ہی بیان تم تمہاری سامنی
سر کو لائی ہاتھ پر کہہ ہم تمہاری سامنی
آج ہی صاحب میرا تم تمہاری سنا
تم ہماری سامنی ہو ہم تمہاری سامنی

اب تو محرم سی ہی باتیں تم کرنی چھوڑ دے
 بخشش دے والد تم انکی خطا جو کچھ ہوئی
 ائی گیا پیر ہسبانا محرم تمہاری سامنی
 دست بستہ آئی میں آدم تمہاری سامنی

شور کس کسکی توتھی او غم گروگی تم پہ
 او ڈھپ گیا اکھ ہونسی اک عالم تمہاری سامنی

نہ مرنی میں نہ جیتی میں ایسی ہوتی ہو
 تمہاری بیکہر صورت ملا یک نی کھا آ یا
 تیری تصویر کیا دیکھوں کہ بگڑا نقشہ تھی
 کہی رستہ میں نہ گھٹیں چار پتے ہیں فقط انسی
 تری جب بزم کو دیکھا تو قدر حق کی یاد
 بنی رہتی نہیں دوالم میں شکل انسانکی
 میری آگی رقیونسی پہنک کر گفتگو کرنا
 تمہاری خوشخبری نی تہہ بالا کیا عالم
 رقیونسی کہی چپ کر ہماری گہری آئین
 کرمی جو عاشقی تو او سکی حالت ایسی ہوئی
 خدا نشان ایسی اور قدر ایسی ہوتی ہو
 ہزاروں صورتوں میں کوئی تصویر ایسی ہوئی
 ہماری انکی جس جاسٹا ایسی ہوتی ہو
 ہوا معلوم ہے کہ کو کہنت ایسی ہوتی ہو
 بگڑتی جائی ہو ہر دم مصیبت ایسی ہوتی ہو
 دزدیکی کوئی ہر دم شرارت ایسی ہوئی
 کھا کرتی میں جسکو سب قیام ایسی ہوتی ہو
 ہماری حال پر گہری غایت ایسی ہوئی

مختصر میں انہیں بخیران کی حالت ایسی ہوئی ہے
 خدا کی نشان میں ایسی حالت ایسی ہوئی ہے
 واضح

داغ

دنیا میں کوئی لطف کسری یا بھلا کرے

جب میں نہیں بلاتے میری پھر ہر کرے

جواب آفتاب داغ تم فی شور لکھہ ڈالا
بلاغت ایسی ہوتی ہی طبیعت ایسی ہوتی ہی

عاشق کا ہی یہ کام کہ ہر دم جلا کسری
یوسف جو غم کو لب جان بخش کا ملی
ای چرخ کیا جہاں کا غم ہی میری ملی
میں نے کہا کہ دلوں کا کچھ زلف سی
مقصد کی راہ میں چرخ تو کرتا ہی رز بند
قامت فی تری شور قیامت چا دیا
مہر لگائی تمنے وہاں ہم بیان پس
گردن کو یاد رخ ہی تو شب کو خیال زلف
رہنی ہی میری خاک کو کوچہ میں باری
میں نے کہا کہ مہر تا ہو نہیں تمہی پی صنم
بولی وہ شکے یہ کہ نہیں اس سے فائدہ

اور جل کی خاک ہو تو او ہی کیا کسری
بہرگز تلاش سپر نہ وہ آب بقا کسری
ہاں اتنا بوجہ دی کہ جو مجھے اوٹھا کسری
بولی اچھے کی کام یہ میری بلا کسری
پہر عقدی شکلات کی کون سا دکری
اب دیکھئے کہ فتنہ بیباچ تم کیا کرے
کیا دیکھئے کہ اگی کو رنگ خاک کرے
اس شغلہ کو تا بکی کوئی کیا کرے
احسان اتنا کاش بیچہ صبا کرے
قلعہ گر حکم ہو تو جان بھی بندہ خدا کرے
بہتر تو اسکو جان جو یاد خدا کرے

دل ساعیز لیکیا جب چہین دلیریا
پہر جان کو پاس کہہ کی بہا شور کیا کری

دل جو قربان سر حق ہو تو بڑا دل ہو وہ ہے قتل بی جرم جو کڑا لی تو قاتل ہو وہ ہے بعد مرنی کی خدا قبر کی صد ہونسی بجای قدرا انسان کو ہوس کھوتی ہو دم میں یادان عقدہ او میں لف سلسل کا کسی سوتہ کہا چاند سی تم رخ انور کو ملا کر دیکھو گل گلشن کی رگ پی میں جو کرجا اثر جاکنورا خدا میں جو تصدق کردی باغ ہو گلبدن ہو ساقی گلفام ہی ہو عدل کی پیشہ کی کرسی پہ کرسی خدا انصاف	ورنہ جو دعوی باطل کرسی باطل ہو وہ ہی جان تشریم کر کی جو دے اپ تو بے عمل ہو وہ ہے پہلے طے کرنی ہر اک شخص کو منزل ہو وہ ہی جو قناعت کا ہو پابند تو قاتل ہو وہ ہے اسن جھانین کو ی مشکل ہو مشکل ہو وہ ہے نقص جہین کہ نہ نکلی رکال ہی وہ ہی نغمہ خوش ہی وہ شور عنادل ہی وہ ہی وہ بڑا دل ہی بڑا دل ہی بڑا دل ہی وہ ہی گریسہ سو کبھی زیت کا حاصل ہی وہ ہی حق بجانب ہی وہ ہی منصف عادل ہو وہ ہی
---	--

ہو دل آرام کو جو رام کرسی شور بشار

بعد مرنی کی خدا قبر کی صد ہونسی بجای
داعی

سی عمل اور سکا زبردست اور عامل ہو وہ سی

واحد
علا سے ہوا نہ کیوں خالقین خود دل سے ملتا ہے
میں کا۔ حافظہ والا شاہ فرشتہ سے ملتا ہے

کیسکو لطف دینا زر کی سی حاصل ہو ملتا ہے
سی اس میں نور کا جلوہ اور اس میں داغ کا پتہ
نہ کیوں نہ فخر ہو اپنی سی پختی پہ اب فوجو
کہا میں نے کہ دل لیکر ہی تم ملتے نہیں مجھ سے
ہم اس ظاہر کی ملینکی نہیں قایل ہیں میں
ہو گا خوش نصیب اپنی کوئی تجھسا اقبال
یہ میں کون مکان کی سیہ کیا کام سی ہمد
بنائیں اہل دنیا آسمان پر گہ تو کیا حاصل
میں جانی تیری شیشہ کلین سے نہ مل ہو گئی
نہیں ممکن کہ ہو جائیں برابر ادنیٰ و اعلیٰ

مزا چینی کا ہو تو کچھ اپنی دسی ملتا ہی
تمہارا روی تا بان کہتے کامل سی ملتا ہی
میرا داغ سوید اور تمہاری تل سی ملتا ہی
تو فرمایا کہ دل والا کہیں یہ دسی ملتا ہی
خدا میں اس کی باطن پر جو کوئی دسی ملتا ہے
مزا کیا کیا تر پہنے کا تجھی نسل سی ملتا ہی
یہ جان لطف و عالم یار کی محفل سی ملتا ہی
مزا آرام کا زیر زمین تو گل سی ملتا ہی
تیرا دیدار ہی شکل کشا شکل سی ملتا ہی
زمانہ میں پہلا جاہل کہیں باقل سی ملتا ہی

ہمیشہ خوف جان ہی بھر ہستی میں شنور کو
مزا جو امن کا ہی شور و ساحل سی ملتا ہی

روح
آپ سے غم سے تو ہونی لگی

میری ادنیٰ میری غفلت میں ہوئی
روح

جاؤ بی جا گفتگو ہونی لگی کل تو تم تھی آج تو ہونی لگی کیون میری وہ رد ہونی لگی موت کی اب آرزو ہونی لگی اب خدائی جستجو ہونی لگی پہر ہماری آبرو ہونی لگی روغن جامد و سبب ہونی لگی میری شہرت کو کب ہونی لگی	اب تو ادنیٰ ہی دو بد ہونی لگی اون کی طرز گفتگو دیکھو ذرا ہی تیری تصویر کو بھی احتیاط زندگی سے استغریٰ بہر گیا ہم توں ہی ملکی پہنچائی بہت خود بخود اعدا سی وہ بگڑی ہیں آ ابریا ساقی میکش اوٹھو عشق نی رسوا کیا یہاں تک بھی
بی ثباتی دیکھ کر گشتن کی شور گل سے رخصت آج بو ہونی لگی	
میر بجائے گزشتہ شکل میں ہوگی مصیبت پہلی ہی منزلیں ہوگی ہماری روح کس شکل میں ہوگی	گرینگے وہ جو اون کی دہلیں ہوگی خدا جانی وہاں پہنچنے کے طرح گی تھی بھانسنے لیکر بار عسینا

کروں کیا کیا شکایت خود بچہ لو	جو مونہ سی نکلی ہر وہ دلیں ہوگی
تمہاری رخ کی سی ہرگز تجھے	نہ جھٹک نہ کمال میں ہوگی
پیر گاجب کہ اپھاوت قاتل	تو کیا حسرت دل میں ہوگی
اگر ہم جانتے تو دل نہ دیتے	کہ دیکھ جان اس شکل میں ہوگی
رکھو سر ماتہ پروان جاوا لو	قیامت کو چہ قاتل میں ہوگی
پنائینکے کہی جنت میں ہرگز	جو آرائش تیر محفل میں ہوگی
اگر جنت میں یاد آئی تمہاری	گنہ اپنی بڑی شکل میں ہوگی

جواب وصل پاکراون سے ای شور

غضب حسرت دل سائل میں ہوگی

تیری صوت نظیر میں ہر تہی ہی	برق سے چشم ترین ہر تہی ہی
نہ ملا قبر میں ہی چین اوسے	روح پر میری گہ میں ہر تہی ہی
سٹ گئی نقش پایہم اوسکی	روح پر رگد میں ہر تہی ہی
گردن چشم اوسکی ای ہدم	تیر نگہ جگ میں ہر تہی ہی

واضع
اسکے چون نظیر میں ہر تہی ہی
اک چہری ہی جگ میں ہر تہی ہی

<p>عش تک ہونڈائی آہ اوسی آج امدہی کیسی گلشن مین پایا تیرا نشان نہ عمر روان دیکھتے ہو نگاہ پیر کے تم</p>	<p>پیر تلاش اشیرین پرتی صی بیل ادسکی فیرین پرتی ہی خلق کیون نہر ویرین پرتی ہی تیج اولٹی حکیرین پرتی ہی</p>
<p>رقص مین شور اوسکے طرز ادا بنکے چکتر نظر مین پرتی سے</p>	
<p>وہ ہی کیا دن تہی کہ تھی تہی ملاقاتی داغ دل لخت جگر نذر کولا یا ہون مین کبھی تھوخی سی رولا تھی ہونہاتی ہو کبھی دیکھ کر دور سی چپ چاپ لیا کرتی ہل غیر کی ساری پہلی میری ہی ہر بات تیری بی خطا مجھ کو دیا حکم سزا کا اوس نے گردش چشم سی افلاک ہی حکم پری دے</p>	<p>اور طرین مین ہوتی تھی مدارات نئی لیجئے دور سی منگوائی ہی سوغات تھی ہی عجب طرز نی چھٹنی بات نئی تیری تصویر مین ہی بات تھی گہات تھی مجھ پہ یہ ہونی لگیں اتو عنایت تھی یہ ملی میری وفا کی ہی مکافات تھی ہنسنے دیکھی ہنسن ایسی تو کرات تھی</p>

ای دوران کہ تیر تھی ہون بات تھی
 دیکھتے ہو نگاہ پیر کے تم

شور کیونکر تری گفتار نہ شیریں ہو دی
کہ ہی ترکیب نئی طرز نئی بات تھی

آتا نہیں مزاہی کسی بات کا بھی
کہشکا لگا ہوا ہی غضب کا بھی
سب بید کہل گیا ہی تیری کہانیاں بھی
تلوار سی ہی زخم فزون بات کا بھی
آتا ہی اوجھیں لطف حکایات کا بھی
ہیہا آسمان ہی خوب ہی برسات کا بھی
دنیا نہ زہرا پنی کہی بات کا بھی
ارمان ہی اب تو مرگ مفاہج کا بھی
اندوہ او سکی رہتا ہی ہیرا کا بھی

ارمان نہیں کیسی ملاقات کا بھی
دن تو تمہاری بحرین شکل سوک گیا
میری بدمی عدد ہی طرفت کی ساتھ ہی
کیناں پہلا ہیرا ہی مگر سونہ سبہاں کر
کٹتے شب فراق شکایت میں خوب ہی
ساغر سوئی ہو ساقی ہو سب نہ ہو یا ہو
کرنا عدد کو سر فرو ہر دم کہلا کے پان
اپنا گلا ہی گھوٹا ہی پیر ہی نہ نکلا دم
میری بدیسی باز عدد در پتا ہی نہیں

کیا کہنا شور ہی تری کہنے کا واہ واہ
ہی لطف ہر کلام خوش آیات کا بھی

کہتا ہوں بنو نسی میری مان جائی
مجا کو منانی اُمی ہیں کس القفات
ہی رنگ زرد میرا تہا سہوی ہجرین
آتی ہی دیر کیا ہوئی جانگی ٹپگرگی
کرتی نہیں ہیں یاد جو وہ ہو لکیریں
اللہ رمی شوق قتل کہ قاتل سہتا ہوں
دیکھا ہی رات خواب میں کس گلزار کو
حسرت نہ دل کی تلخی نہ کچھ اُردوئی دل
یاد خدا ہو دل میں دم واپسین تلک

آنا ہی دلیں گرتو نہ پہر جان جائے
 دل کی کشش کی آج تو قربان جائے
 بہولی اگر ہو شکل سی پہچان جائے
 گھر ٹہرتی نہیں ہو میر جان جائے
 جی چاہتا ہی آپ ہی مہمان جائے
 جلد ہی اوڑادی سر تیرے قربان جائے
 دل چاہتا ہی سوئی گلستان جائے
 افسوس اس جہان سے پران جائے
 جب جائی بھیان سی بد عرفان جائے

دل چڑ داغ دروالم دم کیساتھ ہے
ای شور اس جہانسی بہا مان جائے



تو دنیا ادھر کی اودھر ہو گئی	تری قبر کی بے نظر ہو گئی
زمین ہی یہ زیر و زبر ہو گئی	ربا چرخ تک آہ گر ہو گئی

الہیتری مشان کے قربان جائیے

دراغ شیب دمل ضعیفان بس ہو گئی
فہلن ہوئی ہوئی سحر ہو گئی

<p>درازى جو زلفو مکی یاد اُگئی نیا یا عدم میں ہی اوسکا نشان دُراشک میری بین وہ ابدار اوٹھی پیٹھ کر سہم نہ کوچہ سی تیری رہی زلف پیچان میں پیچیدہ ہم طبیعت جو لگتی کسی جانہ میں رہی ساتھ اپنی تو جان بھی نہ پاس رولاتی ہی اب خون میرے چشم تر یہ ممکن نہیں ہونہ تاثیر دستان دیکھ پایا زمانہ فی کیا انقلاب</p>	<p>تو قطع امید سحر ہو گئی کہ بہ جانی گم وہ مگر ہو گئی کہ خاک آبروی گھر ہو گئی اوسی در پہ اپنی گزر ہو گئی تمام عمر اس میں بسر ہو گئی کہیں یہی شاید او دہر ہو گئی کہ آخر جدا وقت پر ہو گئی خدا چاہی کسی نظر ہو گئی خبر میری نالو مکی گھر ہو گئی کہ محروم قدر ہنر ہو گئی</p>
<p>میں باغ عالم میں کیا شور ہم ہوا اسکی اب پر خطر ہو گئی</p>	<p>موت ہی آی تو میری پس گہرائی</p>
<p>تہی یہ کسکے حکم سی یارب ٹکوا جی ہو</p>	<p>موت ہی آی تو میری پس گہرائی</p>

مختار علی شاہ اکبر شاہی
چراغ

<p>ہاں نیکی کیون نہ کی ہو کہ ہوتی سرخرو ایک تو ان قسم کا کس طرح ہوا اعتبار جب کھانہ قیامت ہو چکے ہو وہ یوں آج تو کچھ آرزو کی شرم تم رکھو دورا دل کو جیت لگا تو وہ ہنسکیرہ فرمانی لگی خاکین ملکر اگرچہ درد و غم ہی چٹ گئی سردی ہی گل سا چہرہ نہ کسی اکھین غضب</p>	<p>اس بڑی سی روزِ محشر سخت رہائی ہو اور تم ہی ادھ کہ ہی ہوئی فقط کھائی ہو کیا کی گئی ہی ہماری ہو کرین کہاں ہوئی آئی ہی وہ چپ کی دلیں اور شرمائی ہوئے دی نہیں جاتی جو ہوشی مفت آئی ہوئے گوشہ مر قین میری قید تنہائی ہوئی تیری زیبائی ہوا میری اترا ہی ہوئی</p>
<p>وادیِ وحشت میں نکلی شہرِ کئی فغان پیسے بھی سنگ طفلان گئے شہرِ ای ہوئے</p>	
<p>ہی ادھ دواہ کی صورتِ جیل کہاں ہوئی تیری قیامت پر قیامت ہو تو عاشق ہوئے زندگی اور موت دونوں یکہ محب و دگین نامہ اعمال پڑھ کر فرشتی تہک گئی</p>	<p>کیا باگروش کی کاکل میری آئی ہوئی یہ تو عنائی خلکی گہری تپی پائی ہوئی یہ ہی گہرائی ہوئی اور وہ شرمائی ہوئے حشر میں کیا میری سوا کسی سوا ہوئی</p>

داج
چک ہوئی دل پر ہوا تم آٹا تھان پر ہے
کہہ کر تانہا رہا حال سہرا ہی مہربان پر ہے

<p>کیا گل خسار پر زدی میری پہاگئی ناتوانی سی نہ اوٹھی درسی اوسکی سیٹھکر</p>	<p>دوستو کئی شکل ہی کچھ آج مہربانی ہو بیقرار کی جگہ حاصل شکیبائی ہوئی</p>
<p>کیا بلا پیچھی پڑی ہی شور کی اندھیرے زلف کا فرستی ہی اوس سے جو ل کہا ہی ہو</p>	
<p>نکالیں حسین لگی ذرا نیکر جان پہری بہار تازہ گل پر پھولیو اتنا نہ ای بلبل چلی مقرر کوٹھو کر اگر تو میری روح یہ بے نکلمہ تیر کا پیکان چلا دسی تو دل بولا نراکت سی میری گردن پہ تکر کہہ گیا تہہ بتو کئی تلخ کامی مین مزای قند کا حال مزایا داگ دست جنون چاک گریبا فکا کردن کیا بار با کا نا ہی تہہ اسکو دانوشو وہ قاتل حلہ پیا اک ارمین کر جلا اور ہا</p>	<p>اگر دوزخ کو آجای اے عمر روان پہری کہ آنی والی ہی اک دن وہ فصل خزان کہ ایسی مہربان مجھ پہ کس نامہربان پہری کہ کم کرنا تم اس گہر پر میرا جان پہری تہہ میں لا زم ہوں اس خنجر کا کرنا تھان پہری ملین یاد عاؤنگی عوض مع گالیاں پہری تمنا ہی اوڑا کر دیکھوں سکے ادھیجا پہری مگر گئی نہیں جگہ یہ میری زبان پہری مڑہ شوق شہادت کا ہی کہتا ہی یا پہری</p>

چلی کو پھسی او سکی ہم تو بولی ناتوانی ہم	کیر گا اس طرف کو تو گزرائی توان پہر
مری باد بہاری او خزانگی میر پر لٹی	ولی باقی ہی اب تک رزدی بوستان پہر
بیان عین صلیت گذری است اس بنو	رہا باقی ہماری دلیک راز نہا پہر
سنا ہی نیت تو اوڑنی لگی ہرگز تو نکو	وہ جس عین الہی دلی میر داستان پہر
نکالیا جس زبان الہی اکمل الہی	غینت اور اعلیٰ ہنسے ہر ہرستان پہر
مرا چینی کانیکی سی بشیر کو ہوتا ہی حاصل	کہ بعد از مرگ اوس رہتا ہی نام و نشان پہر

اگرچہ داغ ہی مشہور ہی شیرین کلامی مین
مگر غم شور ہو کر شور ہو شیرین زبان پر ہے

دور خسی کچھ غص ہو خواہش جاکلی	پہو چون گامین دین سیت جہا کھی
تیر ہی نظر سے سکو دکھا دوا لگ الگ	یہ گردش فلک یہ روشن جان ستا لگی ہی
جو برتان ہو خاک ہو ہم تو اس لئے	خواہش نئی زمین کی نئی آسما لگی ہی
اب اوشی کوئی ملنی کی صورت نہیں ہی	دن شرم کا ہی رات میر دشمنان کی ہی
اگر او سکی باتہ سے ہو شہادت چھی نصیب	وہ موت جھکو زندگی جاودان کی ہے

داغ کس کی ہو کس کی آواز کی ہے

ارض و سما سے ڈھونڈ کی لانگے ہم تہیں	چھپنے کی جابی انکی سوا اور کھانکی ہے
روتی ہی شمع جسکے سر ہانی تمام رات	یہ دل علی کی قبر ہی یا نو جان کی ہی
ہم سر کر کہہ کی ہاتھ پہ آئی ہیں با طلب	حت نہ کمال لیجے اگر امتحان کی ہی

اُردو میں شور تیرا ہی اک شور ہو گیا
تعلیف ہند میں تیری شیریں زبان کی ہی

سوت مانگوں تو تہیں چاہتی غیت میری	چہوڑوں تنہا میں اوس پر نہیں تبت میری
شوق کہتا ہی کہ اک بوسہ طلب کروں سے	کہہتی ہی کہ پرتی نہیں حیرات میری
یا تو انی سے لو بگڑ ہی بھان تک نقشہ	میری تصویر سحر مٹی نہیں صورت میری
بعد مرنیکی ہی نکلون گانہ کو پہرے تیری	جب تلک پہلی نہ نکلی گی یہ حشر میری
مجھ سے تم اور فلک غیر بھی ہیں غافل	سچ جو چہو تو ہی سب بُری قسمت میری
ناقوانی پہ میری دم تو آیا اون کو	پر یہ غصہ سے کہالی نے نہ رکت میری
گر بخت سخت سی مٹی ہی ٹھکانی نہ لگی	چہانتے خاک رہی روزِ بدست میری
کہتا ہی وہ کہ زبان کاٹ لو گشتہ کی	حشر میں تانہ کری کوئی شکایت میری

دلیلیں
میر

غزل
میر

دلیلی میری روزانہ پڑھو اور دیکھو
تو کمال پائیگا کہ زبان دیدہ سے

	<p>گل کترتی ہی مضامین بھارا قفر کے کیا غضب زور کی محی شو طبعیت میری</p>	
<p>کیا قیامت جاگ اٹھی یا فتنہ خوابیدہ ہی خار وقت سی ہمارے تن کا ہریدہ ہی صاف ظاہر ہی کہ تیرا زہ ہی سنجیدہ ہی دیکھنے والوں میں اسکی پر غضب دیدہ ہی جان تو جانیکو محی دل ادھر گرویدہ ہی بولی مرنے کیوں نہیں استغفر غم دیدہ ہی کس غضب کا تیرا یہ دست خا مالیدہ ہی کیا بہار افزا یہاں کا سب سے خود دیدہ ہی لوگ بولی کیسا اسکا سخت دل اور دیدہ</p>		<p>کچھ کہلا کچھ بند کسا پر غضب دیدہ ہی اب تو دشمن کی ہی آنکھوں میں کھٹکنی ہو لگا تیر جیبا میری دلیں تو پیکان رہ گیا دیکھو اسکی چشم فتان جو کہ زندہ ہی بچ گیا عاشقی کا یہی عجب نقشہ نظر آیا بہین جب کہا میں نے کہ مرنے میں تھا ہر چیز میں خون اپنا اپنی ہاتھوں نگر کی ہوتی میں شہید اکی مرقچہ میر بولی کہ محی کسا مزار آج سر کو ہاتھ پر کر کہ ہم جو قاتل کو چلے</p>
	<p>شور کا جس نے پڑا دیوان وہ کہنی لگا کیا ہی مضمون تھا ہی اور ہر غزل کیا چیدہ</p>	

واجب

افغانا جاتا ہے پروردگار سے
فغان کو لاک ہجری آسمان سے

میری سوز دل آتش فشان سے	چلے ہی برق بچکر لامان سی
دغا دیکر بھی چلیدی صدا فوس	خدا سمجھی میری عمر دان سی
یہ کہتا سچ تو پہ پہیہ بن براتنا	پہلی کو کچھ نہ نکلی اتنی ترانسی
جہان بیٹھو گی تم آگ مچلکر	اوٹھی گی شورش محشر ہانسی
قدم متا نہیں ہی اب زمین پر	شکایت اپنی ہر اس آسمانسی
اوڑھی رنگ رخ وحشت ہو دلپر	بتاؤ تو کہ تم امی کہاںسی
نہیں معلوم اتک پہیہ ہو یہ	کہ جائیں گی کہاں آگہانسی
وبال جان ہی یہ لطف کا فر	بچو سب اس بگانا گھانسی
تمہاری حشیم کی گردش پلین	پڑمائی حیرت پر سوتا مانی
رہی وحشت چراک عالمین	کہی گہرین کہی نکلی مکانسی
شکایت نا تو اتنی کی ہی سبکو	جدا چلتا ہو نہیں یوں گانسی
پہلے کو جو بڑا سمجھی تھم سے	خدا محفوظ رکھی یہ گانسی

وہ بوسے دیکھ کر جلو خدایا

بچانا شور کے شور و فغان سے

موت حق میں میری صیحت ہو گئے
حشیرین ہی جو حمایت ہو گئی
جینا زہ کو اڈھانگے میری
آج آجائی تو احسان ہو دی
حشیرین داد کا ملنا معلوم
جب خدائی ہی بنایا تم کو
جان دینے میں نہیں غنیمت
ہجیرین مرنا تو آسان ہو بہت
حضرت دل نہ کسی پر مرنا

چارہ ساز و پتہ ہیں سو گئی
کس سی پہر انکی شکایت ہو گئی
اگی روتی ہوئی حسرت ہو گئی
پہر اجل کو بڑی دقت ہو گئی
کس کو فریاد کی طاقت ہو گئی
شاید اوسکی ہی یہ صورت ہو گئی
گراؤ نہیں لینے کی عادت ہو گئی
اون سے پر سخت ہند ہو گئی
جیتے جی تک تہذیب ہو گئی

میٹھی باتوں پہ نہ جاؤ اوسکے
شور کچھ اسمیں بھی حکمت ہو گی

بودہ زلف مشکین سوز جاگی
طبیعت پر اپنی بگڑ جاگی

دعای غم و حسرت و آفات ہو گئی
گہری دلی ہی قسمت ہو گئی

دعای طبیعت کوئی ان میں نہ جاگی
بہاری سب انہی اثر ہو گئی

<p>اوڑاتی ہی کو چھپی اوسکی صبا گزارین گی ہر حال میں عمر ہم نہ نکلی گا گر کام تھے کوئی کرونگا وہ نالہ میں اک حشر خیز دل و جان میں نذر تیغ نظر پیمائی خدا و لکونوک مزہ جو رونما ہی رات دن کارما</p>	<p>میری خاک کھون کب ہر جا لگی گذرتی گذرتی گذر جا لگی قضا تو میرا کام کس جا لگی طبیعت تیری تنگی ڈر جا لگی ادھر آئی گی یا ادھر جا لگی کہ تو پار اوسکی اوتر جا لگی تو یہ سر سے ندی گذر جا لگی</p>
<p>کہان تک ستائیں گے وہ شو شنگ طبیعت کسی روز بہر جا لگی</p>	
<p>نذر کو تیری فقط دم ہی لگا کر کہا ہی مانگتی دلو جو ہولی سی دوبارہ ہو میری تیری پیکان کو اتی ہی خدا شاہد ہی منتظر حشر کا ہوں پیش کرونگا اوسکو</p>	<p>اور کیا پاس سے سوار کہا ہی حلق میں اپنی ہی دیکھو تو وہ کیا کہا ہی دلچیں اچھا اوسی یامین فی ہر کہا ہی محضر قتل میری پاس لکھا کہا ہے</p>

داعیہ
اس کی کو تو کچھ سے لگا رکھا ہے
اس کی کو تو کچھ دل سے جہا رکھا ہے

<p>جانِ فرقت میں کہیں جلد کج جاوے بجائے میں ہی دستِ حنائی ہو کر پھول جانکو نذرِ محبت کی تری کر بیٹھی جان و دل لیکے ہی باز آئی ظلم سوز</p>	<p>کیون تسال تو فیانی میں قصا رکھا ہی خونِ عشاق کو کیون توجہ فی روا رکھا ہے دل تیرا جاکے پریم فی اوٹھا رکھا ہی اور کیا میں فی چہا میری خدا رکھا ہی</p>
<p>کس فی دلچہین لیا شور تمہارا جبراً شور تم فی جو میری بی طرح بچا رکھا ہے</p>	
<p>ریشک کہتا ہی چپ آ میری کاشانی دل خود رفتہ کا احوال نہ پوچھ صاحب تو بچ کی تو درمیکہ سی واسط کیا کون ہی واقف اسرارِ حقیقت ورنہ خاک جیسے کہ اوڑائی ہی تیرے خون نے دستِ افسوس ملا کرتا ہوں اس شرمین</p>	<p>یہ شرف او کو ملا یار کی آجانی سے فائدہ ہو گیا کیا پوچھ کی دلوانی سے ہی سبوسی نہ غرض خم ہی نہ مینانی سے ہی وہ ہی جلوہ ناسخِ دبتِ خانی سے نہ اوڑی آجکل ایسی کسی مستانی سے کہ نہ کچھ سمجھا وہ ظالم میری سمجھانی سے</p>
<p>قطع ہی آمد و شد اونکی اور پنی ایشور</p>	

دلیلی از مینا کی سنان سے
 دلیلی از مینا کی سنان سے

کام آنی سے نہ اوتکو نہ ہمیں جانی سے	دل ملاؤن میں ہنسنا تنگ ہوا شائے پیکہ یہی حاصل نہوا ہری مرجانی سے ہتی عرض ہو کہ فقط عمر کی کٹجانی سے نہ ملی تہوڑی سو فرصت کہی غم کھانی سے آج خالی جوہری آتی ہیں مینجانی سے مجہ یہ کرتا ہی میری رنگ کی اوڑھ جانی سے	جی اوچھتا ہی میرا زلف کی سلجھانی سے بعد مردن ہی رہا سوچ مجھی خوش رکا جیتے تیک رہی مرقی رہی دس قاتل پر میں وہ پروردہ غم ہوں کہ از لسی محکو جام مہتی کا اب اپنا ہوا شاید لبریز یہ نہی تہمت پرواز ہی صیاد کہ تو
ای خار پنج ہی ہی جا کی راحت سو سا شور خالی نہیں اکدم تیری شکرائی ہی	منزل عشق کی دنرات ہیں چلنے والی شل فوارہ ہیں آتشک اوچھلنے والی شیشہ دل کی یہ میر پرین کھینچنے والی ہم وہ یہاں نہیں جو ہوں سمجھنے والی	دشت وشت سی نہیں ہم تو نکلتے والی رو کون گر آنکھ سے انکو تو یہ سہر نکلیں اونکی پانو کو نہ کیوں سر پہ چڑھاؤں اپنے ہو چکا اب تو میحاسی ہی پس اپنا علاج

دماغ صبرین لی گئی اس پر زب سے پیلنے والے
ات ملت نہ را۔ ہر خط کے ملنے والے

<p>اشک خون چشم سی جاری ہو صد شکر ہو گی گیر سی نہ فرصت دم رنجو شجر سوختہ وہ باغ جہان میں ہم میں چرخ خنیل ہی ہوا رنگ زمانہ سی فجل طفل اشک انگہ سی پی ہم جو چلی اتی یز تیری تصویر سی کب میر ہوئی تھو دل جذبہ سوز نہان سی وہ میری گہرائی آسیا کی طرح افلاک پہراتی یں بھی</p>	<p>میں خاک کی طرح ارمان نکلتی واسے دھسی میں شکر کوئی دم میں اولین واسے آج تک پہولی نہ آگی کو میں پہلنے والی کیا غضب کرتی یں رنگ بدلتی واسے اوسکی کوچہ میں یں یہ آج چلنے والی یہ تو بی دیکھی نہیں تیر پہلنے واسے یہ خیر سنگی ہوئی خاک ہی جلنے واسے روز یہ چھاتی پہن مونگ کی دلتی والی</p>
---	---

شور نالوں سی تیری شور مچا عالم میں

دلکے ارمان تہی یہ مدتی نکلتی واسے

<p>دیکھی گامیج جب میر چشم پر آب کی وہ زہاد کوش ہوں کہ کوش کی ہی عوض شاید فراق سوز دل گیا کہین</p>	<p>بہتے پیری گی آبرو ہر جاساب کی ہر دم فردن ہی خلیج غم شہسار کی آتی دماغ میں ہی میری بو کیاب کی</p>
---	---

دعای شوق میں آتی ہو شہسار کی
 دیکھی گامیج جب میر چشم پر آب کی

کرنی لگی ہیں رنج و بدستیاں بہت	اچھی شراب پی کی اونہوں کی خراب کی
ہی جلوہ رینہ رخ تیرا جام شراب سے	یا چاندنی چٹھی ہی صنم آفتاب کی
بی یار پیتی ہی جو جگر چاک چاک ہی	کیا اینہی چھی شراب تہی خنجر کی آب کی
کیون دیکھا زلف کو شب بدلا کا خوف سے	بخت سیہ سی لیتا ہوں بغیر خواب کی
دیکھا جو بچہ ہے کواو سنی ہی بی ثبات	آنکھیں ہیں بند خوف سے دیکھو حجاب کی
نخسین تیری دید جب نحو ہو گئی	فرصت کہاں یہ ہو گی صاحب کتاب کی
نیکی کا فکر ہو ی کہ ڈر ہو بدی کا مای	رہتی ہی دل یہ پار ثواب و عذاب کی

اشرف بنا تھا آدم خاکی تو بسے شور
پراسکی خود غمائی نی مٹی خراب کی

شور پر کسی چشم تر نہ ہوئی	پر تچی بی خبر نہ ہوئے
آخر شش رو ہی بیٹھی آنکھوں کو	ایک دن خشک چشم تر نہ ہوئی
ہنسے مہر کی لوگزاری عمر	تم نہ آئی تو کیا گذار نہ ہوئی
یہ بخود ہی سی میری خلا ہے	قافلہ چل دیا خیر نہ ہوئی

واقعہ شریف بی اثر نہ ہوئے
خلو بردہ بن کیا نظر نہ ہوئی

<p>جان دینگے نہیں اہل کوہی کہول بیٹی وہ شام سی چوٹی بندہ گیا اسمین پاں بال اپنا ہی عدد پر تو عین چشم کرم یار گیسو اوٹھانہ سکتے وہ پہونچی آہ رسا فلک پر آج مرص عشق کا کیا جو علاج جان کردہ نہ آئی نعتہ پر اسکو دلیں ہی رکھ کی کوہیا</p>	<p>اوتکو لینی عین ہان اگر نہوی اسی اندر میرین سحر نہوی بی سز لفظ اب لب نہوی بد نظری ہی بیان نظر نہوی شکری آپکی کمر نہوی دلیں تاثیر اوسکی پر نہوی کچھ دوا اسپہ کار گرنہوی میری مرینکی کیا خبر نہوی باشر آہ بی اثر نہوی</p>
<p>شور شیرین کلام سے تیرا اس سے میٹھی کہی شکر نہوی</p>	
<p>دکھاتا آنکھ ساقی اور لمی بیانہ آتا ہی ہوا حبس نہ ہوں مفتون عین اوسکی چشم گونگا</p>	<p>ابھی خبر ہو گردش میں اب میں نا آتا ہی تو ہر شب خواب میں محبو نظیر سمانہ آتا ہی</p>

مجموعی اہل کتب یاد کیا بیجا ناہی
 دین

ادبہری شور طفلان اور ادبہری بچہ پرتہ کی	تماشا دیکھتا کیا دہوم سی دیوانہ آتا ہی
نصہ بری خدا گستاخ کا محکورات دن الیسا	کہ ہر دم سامنی میری نظرت خانہ آتا ہی
ہنود رشک میری چشم پر کیوں ابر کج	کہ اسکو ہر گز ہی ہر پل گہر سنا آتا ہی
پلا دی نی کہیں جلدی جو باقی ہو شیدائز	نہ ترسا عجب کوا ی ساقی تجھی ترسا آتا ہی
عجب عشق کی سرکار ہی تابع ہو گیا	تو کیا کیا عجب سی لکھا جین پروانہ آتا ہی
لگاؤ اور شکفتہ سازی اور غبار	تجھی کیا کیا ہنری ترستا آتا ہی

کیا برباد جس دن عین ای شور گردون
پسند آمدن سی بھکو کس قدر دیر آتا ہی

کہان جاتی ہو ٹہر توید کیا ای یہ کیا ٹہری	جو ٹہر و ایکدم اس جاتو دل میرا ڈٹہری
تیری چلنے میں اعجاز سحای ہو جیہ کافر	بہلا شوخی سی پر کسو نکز میں نقش پڑی
میسر ہو اگر وہ خاک پاہم خاکسار و نکو	تو بی شک خاکساری ہی ہماری کیسا ٹہری
وہ اغوش تمنائیں میرا تو کیا ای	مثال برق شوخی سی نہ ایکدم ہی ذرا ٹہری
جباب آسا بہر وسہ کچھ نہیں ہی زندگانیکا	اگر کوئی جہان میں دم کر دم ٹہر تو کیا ٹہری

دعای
میری کو کہیں وہ کن شوخوں سے جا جا ٹہری

میری کو کہیں وہ کن شوخوں سے جا جا ٹہری

تغیب ہو کہ او سپر دینک رنگ خاٹھری	تراکت و گران ہو جس نازک پہو گل
فلک کا ابلہ پہر کیونکہ او سکی زیر پاٹھری	اگر آہ رسا پھونچی ہماری عرش و کرتی
معاذ اللہ یہ بت ٹھری کہ سچ سچ کی خاٹھری	بتوں کی عاشقی میں جینا مر بات ہو گیا
کہ جاؤں جانسومین اپنی اور او سکی اداٹھری	ہوا سو زلف وہ ہمتی ہو اور سودا ہی بہ جگو
برائی میں میر صاحب تمہارا گہلاٹھری	بھی رسوا عالم کر کی اپنا کچھو دل خوشتر
غینمت جانو اسکو ہی جو مر او سکی دواٹھری	مريض عشق کی صیحت نہیں جگن طبیو تم
پن رائی تو یہ سودا ہمارا آپ کا ٹھری	دل جان ہو ہو حاضر دین اور ایمان پاس نہ

مچا صی شور نالو کا تیر و ای شور اب بیان
فلک ٹھری نہ اگی اسکے فی او سکی دعا ٹھری

ہوا عیش و ناکا تمام ہو نہ نصیب دھسل کی شام ہو
غم باراب تو ملازم ہو مجھے زندگی ہے حرام ہے
وہ جو لوگ اپنی تہی آشنا وہ ہی کرتے ہم پہ پیاب جفا
یہ زمانہ کیسا بدل گیا نہ وہ نطف ہی نہ کلام ہے

کبری شام ہوئی کہی شام ہوئی کہی شام ہوئی
دراغ شری و صا کویت خدو ہر درازی در قیام ہوئی

کہہا میں نے اوس سونہ کسٹم لگا مجھ سے کہنی وہ یہ صنم
 تیری جان کی جانی کا کیا ہی غم ہمیں اپنی کام سے کام ہے
 مجھی روز شب ہی نیا الم یہ کہہا یا صرخ نے کیا ستم
 کہہیں جاں تن سے نکل یہ دم مچھی نیت تک ہی حرام ہے
 کہہی قتل کرتی وہ بر ملا کہہی زندہ کرتی ہیں لب ہلا
 یہ تو سارا تیرا ہی شبہہ تجھے عشق میسر کام ہے
 لگے انگہ میری فورا تو میں خال و زلف میں جا پہنسا
 چھی ہا می کس نے جگا دیا نہ وہ دانہ ہی نہ وہ دام ہے
 تیری وصف دیکھا یہ ذات میں ب لب ہیں صفات ہیں
 یہ مزا نہیں ہے نبات میں تیرا ایسا شیریں کلام ہے
 نہ تو کفر سے غرض ہے اب نہ ہی دینداری کی کچھ طلب
 میری دل سے بھولیں مسیح کب فقط اوکلی نام سے کام ہے
 تیری نام پر ہوں میں مبتلا تیری من پر ہوں بدل خدا

جیسے شور کہتی ہیں بر ملا دہ چہان میں میرا ہی نام ہے

کسی طرح سے چھی اوس ذقن کی راہ ملی
نگاہ رو بر دم میں کہی نگار ملے
ہزار شکر کہ اس دلین گہر کیا تھنے
مری اوڑائیں عہد سو طرہ رات اور
تلاش سب کو تہی بخشیر میں اپنی یارو کی
وہ بن بٹائی میری گہر جو خود چلا آئے
عوض میں شکوہ کی اظہار شکر قائل ہے
دل دگر ہے ہماری اوڑھیں چاہی ہیں
میں اپنی داغ سوید کو سر پہ رکھ لوں

وگرنہ ڈوبنی کو ہر قدم پہ چاہ ملی
جو روز مل سکے تو ہی گاہ گاہ ملے
خدا کری کہ نکلی کی اب نہ راہ ملے
پہ سکو ایک نہ بوسہ را کی راہ ملے
میری ہی تاک میں پہر فی سیری گناہ ملی
اثر پذیر خدائیسے سب کو آہ ملے
حبیب داوڑ محشر کو داد خواہ ملے
خوشا نصیب کہ سجاوہ یہ دو گواہ ملی
جو اسکی رنگ سہ وہ کیسوی سیاہ ملی

ہو گی شور کو جنت کی آرزو بج را

جو بتکدہ میں کہیں اسکو بھی پناہ ملی

کمرتی ہیں شناسب اس نظر کی
ہی داد نہ کچھ میری جگر کی

دعای
بہاؤ شاہ بخان کا اور نگاہ ملی
فیض میں کوئی عجز و غبار ملی

دعای
ہر بات ہی شوق و اشتیاق ملی
شوقی اور ازادہ من و تامل ملی

<p>آئی ہیں وہی بولائی جیتک سستی ہیں عہد ہی وہاں بگڑی مردم سنا جو شاعر دن ہی دل چلی ہو وہی خاک ظالم دیتی ہی جو کام کیمیا کا رونا ہی اسی ہنسی نہ سمجھو صیا و کی ہاتھ سوشب و روز جون نقش قدم بھی مٹایا تم جو رجفانہ چہوڑو ہرگز ہنی یاد جو زلف و رخ کی ہر روز</p>	<p>تقریر کہلی ہی اب اثر کی بن جائی گی میری نامہ بر کی کرتی ہیں وہ چتو کر کی بجلی جو گری تیری نظر کی ہی خاک یہ کہسکی بام و در کی اب خیر نہیں ہر چشم تر کی ہی جاگنو فکر بال و پیر کی ہنی خاک یہ کہسکی رزہ گزر کی ہی یہی ہی غذا دل و جگر کی رونی ہی سو شام اور سحر کی</p>
<p>کیا شور کہو کے روز محشر پیش جب ہوگی عمر ہر کی</p>	<p></p>
<p>مستقیم نہیں قیامت کی</p>	<p>دل سو پیر زمین اسکی قامت کی</p>

شوق میں ایک گفتار قیامت کی
پہلے مل گئے قیامت کی
واحد

<p>جیسے نالی پین میراقت کے کام دونو ہی پین مصیت کی ہم چلی سارنہ اس جماعت کی ہم کو ارمان نہیں ہیں جنت کی دل نہیں دیکھی اس کدور کے یہ کہلی راز اپنی قسمت کی خون ہوتی ہیں روزِ حسرت کے مرثیے آپ پر ہیں مدت کے پانی ہیں بہہ نیچی الفت کے بین کرشمے خدا کی قدرت کے اس میں ہیں کوں نہ مروت کے</p>	<p>شور ایسی نہیں قیامت کی چاہ سہی نباہ شکل تر بیکسی یاس درخ اور حرمان ہوگی کوچہ سی او سکی کب بہتر آئینہ سی ہی وہ توصاف نہیں روزن در ہی ہو سہی ہیں بند محل لب کا دیانہ اک بوسہ آج پوچھا ہمارا حال افسوس دین و دنیا سی آپ کو کہو یا بت کردہ چوڑائی گرجہ میں آئینہ دیکھ کر وہ کہنے لگے</p>
---	---

شور لکھتا ہے تو تھی مضمون
 ہم ہیں قابل تیری طبیعت کے

داج
کیا تیرا چشم وفا دل نہ لے
سیرا لطف اور ادا تو جفا کا

وہ چہن ہی سہی کیا چہن بیاں تار کوئی

جہی جہانیں تو معشوق کج جفا کی لئے
شب وصال تہی گل خوش ہو دلبر باکی لہو
ہمارا ہوتا تو رہتا ہماری سینہ میں
تمہاری زلفوں کو دل لہو کی ہوئی عاتو
شب وصال ہی کبخت رحم کبر مجھ پر
جفا سی دل کو بچا ینگے کب تلک آخر
کہہ میں جو بکنی ہو تا شیر تو بیت اہدم
کہا جو میں فی وفا کرتو ہنس کر فرمایا
کہہی تو پہو لی سی اہم اسی مٹا میں
ہزار دن خون ہو کڑا لی اسنو دست بستہ

جو مری خاک ہوئی تو ہوئی صبا کی لئے
اور آج مجھ میں ہیں متطر قضا کی لئے
یہ دل بنایا تیری چشم فتنہ زرا کی لئے
کہاں ہو لائی ہر روز اس بلا کی لہو
نہ بول آج تو مرغ سحر خدا کی لئے
جفا ہی دے لے لہو اور دل جفا کی لئے
کہہ ینگے مول ہم اس آہ نارسا کی لئے
جفا کو چھوڑ دین ہم آپکی وفا کی لہو
ہوئی ہیں خاک فقط تیری نقش پا کی لہو
یہ تیری ماتمہ و رتبہ ہوا خدا کی لئے

ملا نہ آج تلک ہم کو کوئی پہی ام شور

پہری جہانیں بہت جفا و وفا کی لئے

لیکنی موت اسکو یہ امید دار انیکو نہی

آج خدمت میں تمہارا جان زرا فی کو تہی

<p>گلشن داغ جگر کو دیکھ میری ہٹ گئی شکری بوجھم کی گردش ہوا کی گچ گئی ایک دم ہی حسرت بیل نہ نکلی باغبا آقیرن سینہ کو ہیرے کے بور دکاوی وای قسمت وہ میر مرقد پر اگر ہر گئے اونکو ہنتا دیکھا سر غیر و نسوینے روئے کیسی غنچی کیسی گل کیسی صبا و عین آج اتنی ہی پیراؤں کی دم میں روم کا لیا</p>	<p>ورنہ باغ دیرین فضل بہار انیکو ہتی ورنہ آفت جان پر سہل نہا انیکو ہتی گلشن ہتی میں دودن بہار انیکو ہتی روز یہ مرگان کی برہمی دلی پانکوتی روح یہاں مجرہ کو بالائی مزار انیکو ہتی بوش پر پیر شیم تری اختیار انیکو ہتی وہ چمن ہو مٹ گیا جیسے بہار انیکو ہتی ورنہ لب پر جان مضطر بار بار انیکو ہتی</p>
<p>شکری جا ہی کہ نالی شور تیرم گئی جا بجاسی ورنہ اوسکی اکپا انیکو ہتی</p>	
<p>گردش گرد و نسوین بکری ہو اکثر نثر ایک دم وہاں ہی نیا پائین چکری کہی جب بتونکی سنگدل ہونیکا شکوہ ہو بجا</p>	<p>عشق میں جویش تر بکری دے کمر تنو گردش قسمت ہم جینرم میں ساغر بنے آدمی کو چاہی ہو پہلی کہ خود پتر بنے</p>

داغ کار و نسوین بکری ہو اکثر نثر
تجسس کاوت بہار انیکو ہتی

دی اثر اتنا تو یاد گوہر گوش صنم
 کیا عجب درویشی ہو جاؤ نخل خاک
 بہید تری خداوند انہیں وقت داہوی
 صلح قدر یہ کیا شرط تھی انصاف
 آسمان پر پہنچتے ہی نام روشن ہو گیا
 سخت جانی سوزنگی حشر سید قتل
 خون سیلیل کی سینی تباہی گچین چمن
 کوئی پوچھی بگڑی کیوں تھے کہ بگڑی بڑ
 بنی گناہی کی ہمارے نہین شہر تو ہی
 آج کیونکر سرفروشنین ہو سبز کاغل
 جبکہ چمکی پہو لکی بدتی سوزہ نازک کمر
 راستہ ملک عدم کا میں نے گودیکھا نہیں

قطرہ آنسو کا ادھرنگی اودھر گوہر ہنر
 پہلے تو دلپیری تھی اب اگر جانپیری
 بار بار عالم بنی بہتر بنے بدتر بنے
 دل میرا شیشہ بنو او میں کا دل تیرا
 وہ شراری آہ کی تھی جن سے وہ اختر تیری
 ٹکری ٹکری ہو گئی بوختی خنجر بنے
 حب ہوا نشوونما کیا کیا گل احمد بنے
 محفل زندان میں زاہد متقی نہ کر بنے
 ہم ہی خوش ہیں گرسہاری قتل کا محضر
 دیکھا دیکھی ابروی قاتل کی یہ خنجر بنے
 پہر کھو اونکی لئی کس چیز کا زیور بنی
 پر یقین ہی عیسیٰ میرم میرا سر بنے

بات اور بی بات جو بگڑی سمجھتا تم

اوس سی پیرای شور صاحب اپکی کوکمر بنو

جب بت ہری تو پیراوسہ شکایت کیا ہی
 سنگد لسی جو ملا دین میری بال پیرا
 دو قدم بجکی جو قامت سے تیر چلتی ہی
 طبل رسوائی تو پہلی ہی بج حضرت عشق
 صدق ہے آہ تک نہین آتی ہی کبھی
 آہ و نالہ سے میری ارض و سما چکرائی
 خون دل پنی کو ہی لخت گلہ کھانیکو
 صبر و ضبط ہی ہر کام میں لازم ہے ضرور
 درد ہجران کی شکایت جو کسی کی اونہی
 جان و دل کو تو لیا ایک نظیر میں فوراً
 ای تہو عارضی ہی حسن تمہارا بی شک

لب خاموش سی امیہ حکایت کیا ہی
 شیشہ جب چور ہوا ٹوٹ کی قیمت کیا ہی
 اس ظاہر ہی قیامت کی حقیقت کیا ہی
 غور سی دیکھی تو اب سری نوبت کیا ہی
 پوچھتے کیا ہو کہ اب آپ کی حالت کیا ہی
 خیر خواہ سی زیادہ کوئی آفت کیا ہی
 اور پیراس سی سوا صبر و شجاعت کیا ہی
 جو نہ قابو میں رہی پیر وہ طیحت کیا ہی
 بولی کیا ڈر ہی سہو ایسی مصیبت کیا ہی
 آگے اب دیکھتا ہوں اپکی نیت کیا ہی
 گل کہیں آج کہیں ہو تو وہ دو کیا ہی

ای تہو شور سے تم گہرتی رہو شری مدام

جو رنگ بدیہی کیوں لطف یہ حالت کیا ہی
 تمام تانی ہو کر در کسی صورت کیا ہے

داغ اور تہی حال جان تیری خاکساری
مشت چارہ نہیں کستنا سوار کی

اب تو باز او ذرا ایسی شکر کیا ہے

<p>شہرت ہر جب گیسوی عجز نثار کی مٹی خراب ہوتی تھی مجھ خاکسار کی جنہ ضعف اور کام نہ آیا کوئی میری میں جان بلب ہوں اور تو کتنی نہیں ہے نکو وعدہ سی ربط ہی ہو اس کیا غفر عقل و حواس و ہوش تو کھو ہی چکا تھا ماری جو ڈالتی ہو بھی اسی امید وصل پہر صدمہ ہائی عشق او مٹھانیکئی واسطی</p>	<p>نافہ میں جان خشک ہو خشک تھار کی صرصری شکر خاک اوڑادی غبار کی چہڑا سکا عدد نہ گلی مجھے یار کی ای عمر تو ہی رات تھی انتظار کی مجھ سے بھی لپک کر واک بات پیار کی باقی رہی تھی جان سودہ ہی نثار کی تو بھی ادا ہی کیا اوسی عقلت شمار کی ہمت بند ہی میری دل ہمت گسار کی</p>
---	--

آنی لگی ہیں خون کی بوندیں سی اب تو شور
صورت بھری ہی دیدہ خونناہ بار کی

<p>پہوں کی آگ مجھ کو شعلہ بار کی آتی ہی میں دشت نور دیکھی لہر پہر</p>	<p>لگ جائی گی چار کو آتش چار کی مجھ کو ادب ہار میں یہ یہ چین بہار کی</p>
---	--

<p>گر چاہی بیٹھاسا میں اوسکی ناتوان تہا می ہوئی پروگی کہی دل کہی جگر گم ہوں میں اسقدر کہ بس فن پہ کہیں الفت فی نشر سرنگان یارسی اقرار وصل اوس بت کافر فی کرلیا</p>	<p>ادھی گئی پہ نہ بیٹھہ کی دیوار یار کی پیر جاگی جواں کلمہ کسی بی قرار کی ملتی نہیں ہی خاک ہی سیری نزار کی کہولی ہی فصد دیدہ خوشابہ بار کی رکھ لی خدائی شرم دل بی قرار کی</p>
<p>ای شور دگولی کی چلا پہر کیسی پاس جاتی رہی ہی عقل تیری اعتبار کی</p>	
<p>تجکوی کسی ٹو دل مضطر لگی ہوئی دیدار تیرا روز قیامت ہوا تو کیا پروانہ آپ تجھ پہ بلا شمع سچ تو ہے جلتی ہی ایک پاسی گہری شمع رات بہر اللہ رمی سوز آتش الفت کہ دیکھنا ساقی خدا کی واسطے ایک جام لا ادھر</p>	<p>ہی آگ سی جو تیری برابر لگی ہوئی اک بیٹھ ہو گئی داو محشر لگی ہوئی تہمت ہی کیون ازل سی تیر لگی ہوئی اوسکو کیسی لو ہی مقرر لگی ہوئی اک آگ سی ہی سینہ کی اندر لگی ہوئی سیری نظر ہی ہی سوئی ساغر لگی ہوئی</p>

داج کیا تیر کلمہ کی ہی در پیر لگی ہوئی
پیا سو پیل ہی سر کو شری لگی ہوئی

کہاں اس کا سہ سہکے ہو تو آتی ہی
وہ آتی ہی رقتا رہتی آتی ہی

ناصح یہ آرزو ہی کہ الفت تو نکلی جاے	پر چٹپٹی کب ہی مایہ کافر لگی ہوئی
اگ گام ہی سہیل کی اوپر چلنا ہی محال	ہی جسکو راہ عشق میں ہو کٹر لگی ہوئی

تار و زحشیر ہی کبھی اپھی نہ ہو گی شور
ایسی ہی چوٹ عشق کی دلپر لگی ہوئی

دراز کا کل خمدار ہوتی آتی ہے	یہ دلی پیچھے پیری مار ہوتی آتی ہی
یہ کیسی ناز سی رقتا رہتی آتی ہی	کہ اپنی چال سے گفتار ہوتی آتی ہے
وہ اپنی حسن پہ نازان ہیں اور عشق پہ ہم	ہماری اونکی یہ تکرار ہوتی آتی ہے
یہ کون آتا ہی گلگشت کو سوی گلشن	فدا بہار جو بہار ہوتی آتی ہے
اوٹہا ہی سوتی ہے یہ کون فتنہ خفتہ	کہ جس سے موت ہی ہشیار ہوتی آتی ہی
کٹری جود لکی تھی اونکا ہی ہو گیا دم بند	یہ پائی زیب کی چکار ہوتی آتی ہی
وہ آئی ترخ کی گردقت تو عجب کیا ہی	سدا عیادت بیمار ہوتی آتی ہے
وہ دن گئی جو میری آہ میں اشک چکے تہا	ایزاب تر عرصہ سے بیکار ہوتی آتی ہے

خدا بچائی تجھے نوک مرہ سے آشور

کہ دل کی سیر بھی سی اک پار سوتی آتی ہو

کرون توصیف کیا اوس لقا کی
پیشانی میں عمر اپنی کٹا کی
بغیر از وصل کب ممکن شفا تھی
مٹا یا جان و دل جس کو دیکھا
لگائی اوسنی بھدی پسین دل
رسائی حب کی زلف و تاتک
اوڑا کر لیگی وہاں خاک میری
کوئی مرنے کوئی جیتا ہی دسرت
اوٹھایا ہجر میں جب لطف ہمنو
چرا کر لیگیا دل کو سروسرست
پہنسا جو زلف کا فین بتونکے
پیا جام برائے دی جبکہ ہمنے

نظر آتی ہی اک قدر خدا کی
قسم ہی مجھ کو اوس زلف و تاتکی
مريض عشق کی تاح و دوا کی
یہ خوبی ہی تمہاری نقش پا کی
یہ شوخی دیکھنا رنگ خدا کی
بسر دنیا میں کی ہنر تو کیا کی
یہ منت جھپہ ہی باد صبا کی
عجب تاثیر ہی ناز و ادا کی
وصال یا رک کی کیون التجا کی
یہ چالاکی ہو اوس در و خدا کی
نہ کیونکر مار ہو اوس پر خدا کی
حقیقت کہل گئی اب بقا کی

بھائی ان پڑھن کیا وفا کی
دعا را اورو ہوتا خدا کی
دع

پہنسا کر شور دام خطمین دل کو
خطا کی تنے ای صاحب خطا کی

داع
ثابت اپنا حیران رہا ہی نہ ہو
دشت و طفت نہ سہی بجز استواری سی

اکی دنیا میں یہیہ انسان رہا ہی نہ رہی
دل دیا جسے بٹو نکو وہ کہیں کا نہ رہا
چار دن اور ہوا باغلی کہا لی گلچین
پڑری ہو ہو کی تیری نذر خون ہو گیا
حصہ تین پوری ہو یں تیر شہید ونگی تمام
اگیا سر پر میری عالم پیری جب سے
ہو کی واقف جو میری درد ہی پر پوچھتی ہو
دولت و جاہ و چشم چاہی ونگی میں فقط
زلحف کی دام سرباب چھوٹا دشوار ہوا
اوسکی کوچہ میں نہ دل جانیو ہر گز ہر گز

تین ونگی سوا مہمان رہا ہی نہ رہی
قائم اپنا ہی ایمان رہا ہی نہ رہی
ایک حالت پہ گلستان رہا ہی نہ رہی
اپنا دامان و گریبان رہا ہی نہ رہی
بس کسی کا کوئی ارمان رہا ہی نہ رہی
وہ جوانی کا سا اوساں رہا ہی نہ رہی
جا نکر کوئی ہی انجان رہا ہی نہ رہی
یہ ہمیشہ کہیں سامان رہا ہی نہ رہی
مجھسا ہی کوئی یہ پریشان رہا ہی نہ رہی
جیتا وہاں کوئی میر بجان رہا ہی نہ رہی

عمر بہر مصحف رو کی ہو تلاوت میں رہا

شور سا حافظ قرآن رہا ہی نہ رہے

عجب ہی دنیا کا کارخانہ گھڑی مین پکھ ہی گھڑی مین پکھ ہو
 بدلتا رہتا ہی بس زمانہ گھڑی مین پکھ ہی گھڑی مین پکھ ہو
 کیسے وہاں سو اوپر آنا اوپر سے کوئی اوپر روانہ
 عجب ہی حیرت کا آنا جانا گھڑی مین پکھ ہی گھڑی مین پکھ ہی
 کوئی داہی کسی مرض سے کوئی فنا ہی کسی سبب سی
 غرض قضا کا ہی بہرہ نہ گھڑی مین پکھ ہی گھڑی مین پکھ ہی
 کہیں ہی شاہی کہیں گدا کی کہیں امیری کہیں فقری
 یہ ایک قصہ ہی اور فسانہ گھڑی مین پکھ ہی گھڑی مین پکھ ہی
 نہ ہی پیر نہ پیر یہاں پر رہی نہ شاہ و فقیر یہاں پر
 ہوا قضا کا ہر اک نشانہ گھڑی مین پکھ ہی گھڑی مین پکھ ہی
 ابھی جیتھی تھی شاد و خرم ابھی کسرتی تھی عیش باہم
 ہوئی وہ دم مین اوپر روانہ گھڑی مین پکھ ہی گھڑی مین پکھ ہی

کہلانہ قدرت کا اوسکی عقدہ کہ کیا وہ کرتا ہی ایک دم میں
 ہی اسمیں حیران ہر ایک سیانہ گٹری میں کچہ ہو گٹری میں کچہ ہی
 عجب یہ دنیا کا رنگ بدلا ہو ہوا ہی سفید سب کا
 بنای بیگانہ ہر گانہ گٹری میں کچہ ہی گٹری میں کچہ ہی
 کہیں ہی شادی کہیں غمی ہی کہیں ہر دنا کہیں ہر ہنسنا
 یہ رہتا کیساں نہیں زمانہ گٹری میں کچہ ہو گٹری میں کچہ ہو
 نہیں ہر دم کو کو دم کا کہی یہ آیا کہی نہ آیا
 ہی زیست آدم کا کیا ہر گانہ گٹری میں کچہ ہو گٹری میں کچہ ہی
 بہت نہ جینی یہ تو ہونا زان بجی گا گتہ اجل کا دم میں
 کہ ہو گا تیرا یہاں سی جانا گٹری میں کچہ ہی گٹری میں کچہ ہی
 ہمیشہ شادی نہ شور غم ہی فقط یہ چرچا میں دو ہی دنگی
 عبت ہی دونوں میں غل مچا نا گٹری میں کچہ ہو گٹری میں کچہ ہی
 نامی میر فلک ہو جب اگی نکل گئے سنتی ہو بس ملک کو دل جان دہل گئی

ادنیٰ خیالین و زائرانِ اہل گئے
 کیا شک میں وہ اپنی صورت بول گئی

<p>چمکے میری زبانی جو شکوی نکل گئی چھوڑینگے اس زمین کو اور آسمان کو ہم گذری تمام عمر اسی پیچ و تاب میں یاغ جہان میں اکی شگفتہ ہوا نہ دل ہمراہ بغیر اتنی سمجھ کر وہ رک گئے سیدھے میں اب تو جانی کو پاؤں رکاب ہم اللہ ری سوز دل کہتی چلی خاک پہ نہیں وہ شوق ویداور نہ وہ درد انتظار تہا حصر تو کا خون وہ صد شکر آملی رو کا ہر ضبط سی اک پل رک سکی</p>	<p>برہم ہوئی بکتر گئے تیور بدل گئے گردش سوانلی ابکی ذرا گریہ ہل گئے زلفونکی تیری ہسے نہ اکرو زل گئی آخر کو بوی گل کی طرح ہم نکل گئے آئی بڑی تہی دن سمیر پر شکستل گئی بہان میں دم کی آج گئی پاکہ گل گئے ہم مثل شمع مای سراپا پہل گئے وہ ہم نہیں جب ستم انکھیں بدل گئی مچلی تہی آج حضرت دل پر بھل گئے ای طفل اشک آج تم ایسے چل گئے</p>
--	---

اب تو کسی سو	اب تو کسی سے شور لگاتی نہیں ہیں دل
کیا کیا زبانی سامنی اونکی بدل گئے	

تہنت ہائے سال گرہ وغیرہ وغیرہ

تہنیت سال گروہ سوم ہر نور دار جو زون خائف مست از دورد جوشن ہما حب انسپٹر

پولیس رئیس میرٹھ

دلو ہمارے آج خوشی انتہا کی ہے جوزف مبارک آج پچھی صد سال یہ خوشی اقبال کی کلید جو ہی تیری ہاتھ میں آتی ہے سال وار جو یہ ساعت سعید نیک اختر کی تیری دعا رات دن مدام ہو بول بالا تیرا سدا بنم عیش میں	عالم فروز سال گروہ ملقا کی سے آئی گروہ جو تیسری برکت خدا کی سے تاثیر دستوں کی یہ دست دعا کی ہے عقدہ کہلا ہی یہ کہ عینیت خدا کی ہے بد والد جا کی اور یہ پیش اضحا کی ہے دنرات آرزو یہ ہی ارض سما کی ہے
---	---

دم پہنہ بنم خالی ہو دو شراب سے
یہ شور ایسے وقت میں سب رو کی ہے

تہنیت تولید دختر نیک اختر خانہ مستر حامس گیرسن خولیش جناب حامس
ہدلی صاحب ڈپٹی رئیس شہر میرٹھ پیشن دار راج الورد ام محبتہ

مبارک تمہیں ڈپٹی صاحب دوا سی کہ پیدا ہوئی چچی یہ مقرر

	نصیبی کی ایسی ہوئی ہر سکندر	نہ رکھی گی دولت کی اب پیکہ کجی	
	خدا عہدی خضر سی اسکو برہ کمر	ہی طامس گیرین کی وہ نور حتمی	
		ہوا شور در پی جو تاریخ کے کچن	
		خوشی ہو کی لکھا او سے خوب و بخت	
		ایضاً	
	کہ آئی دختر تابندہ اختر	مبارک ڈپٹی صاحب کو نواسی	
	خدا وی نوح سی عمر اسکو برہ کمر	ہی یہ طامس گیرین کی جگر بند	
	ہی گویا پچھی یہ نور پیکر	کیر لگی جان فدا اب اسپہ دولت	
		لکھو روشن دلی سی شور تاریخ	
		ہی دختر گوہر تابان مقرر	
		مبارک باد تو لید بر تور اور نور الابرار بجانہ شور صاحب کہ جو تاریخ ہشتم ماہ ستمبر ۱۹۱۹ء	
		خداوند کریم فی بقیام میرٹھہ اپنی بخشش سے بخشا اور نام اوسکا لیا اللہ انڈیش رکھا گیا	
	شور کو روز کا دیدار مبارک ہو وی	آرزو کا کہلا گلزار مبارک ہو وی	

<p> اختر طالع خدائی بہ تیرا چمکایا اس قدر مہر خداوند کی تجسیر پہ ہوی او کی بخشش کا کرپ شکر دریا جانے تو پھر رخ فی نزدی اقبال و آداب بجا اس کو دولت کی کی گونہ تنہا کہی اس قدر شوخ شکاری تہہ ہار گہرین </p>	<p> اس سوروشن ہوا گہر بار مبارک ہو رشک بخشا ہی دلدار مبارک ہو مہربان تجہی ہی غفار مبارک ہو یون کھا ہو گا یہ سوار مبارک ہو پین بہ پیشانی پہ آنا مبارک ہو کہتی ہن سب درد دوا مبارک ہو </p>
<p> شور خوش ہو کی سیوا ج تم اک جام سرور تھکو یہ نخل شردار مبارک ہو ی </p>	
<p>تہیت پوم چٹھی بر غور دار نو خال مذکور الصد جکا جلسہ بمقام میرٹھ جلوہ گر ہوا</p>	
<p> نور نظر کی آنی سی روشن مکان ہوا بہ وہ چٹھی ہی اسکی مقابل میں مہر بخشا خدائی وارث اقبال مند کو رکھتا نہیں خوشی سی زمین پر پنی رقبہ </p>	<p> روز چٹھی ہی آج بہ دل شلمان ہوا خوش بیسون بسودہ وستی تھامی جہان ہوا اس گہر بہ مہر کی بیت مہربان ہوا دیکھا بولون نہال نہال آسمان ہوا </p>

<p>خوشنواؤدی خوشی کی جو باغ بہائین مخ چین بھی کرتی ہیں نغمہ سرائیان</p>	<p>ہر گد پھول پھول کی گل نئی گان ہوا باغ مراد میں یہ گل ارغوان ہوا</p>
	<p>شکر خدای شوریہ آی ندای غیب پیدا تہاری گہرین لوفخر الزمان ہوا</p>
<p>تہیت رسوم روز منت بر خور دار سطور کہ جو تاریخ ۲۵ فری نشتم بمقام تہیرا ہوا</p>	
<p>لیو کالج مبارک جو روز منت ہی خدا ہزار گری عمر اسکی جم جم سے یہ آرزو ہی وہ زندہ رہی بفضل خدا ہوای جب کہ حکم خدا سی وہ پیدا خدائی بخشا بھی خوب وارث خانہ بڑا ہی نور جو انکو گادید سی او سکی</p>	<p>سر در دل کو ہی اور جانکو خوب فرحت ہی یہ اپنی اوس دعا اور یہی منت ہی نہ دولت اس سی سوا اور نہ کوئی شمت ہی ہر ایک طرح کی اس گہرین روز برکت ہی عصای پیری ہو وہ اور دلکی قوت ہی خدا کی حال یہ پیری یہ عین رحمت ہی</p>
<p>دیکھائی او سکانہ کچھ کہہ سوا سکے کی خدا یہ اوس شور کی اب منت و سماج</p>	

تہیت سالگرہ اول برغور دار نور الالبصار شور صاحب کہ بوتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۳۸ء

چلوہ گھر ہوا

کہ دیکھیں ایک سی پر شور تانہا رگرو
خدا کی حکم سی ہون اسکی بی شمار گرہ
لکی ہی سلک گوہرین سہار گار گرہ
ہوی ہی اچی گہری تجسہ دیو چا گرہ
کہ اسکا غور سو کرتی ہی یون پیا گرہ
فلک سی کرتی بیہ آئی ہی اب قرار گرہ
تو اسکی نام یہ ہوتی ہی جان نثار گرہ
کہ سا بہر سی بیہ کرتی تھی انتظار گرہ

مبارک ہوی تجھی روز پہلی بار گرہ
تجھی بیہ سالگرہ ہوی سال وار نصیب
رہیگا اختر طالع تیرا سدا روشن
ہمیشہ سخت گرہ سی رہیگا محفوظ
زمین گی پہچمین دشمن شتر شہانہ روز
یہ حق میں دوست کی ہونگی ستار سب اچھ
خدا فی نور صر اور دیا ہی بخت جگر
ہوا ہی اسکی خوشیکا جو گانوں میں طلبہ

خوشی کا جام پیو شور روز کو تم دیکھو

دیکھائی تمکو خدا اسکے سال وار گرہ

ہر ایک غنچہ گل بی دکھائی رعنائی

چمن میں ابکی تی رنگ سی بہار آئی

<p>زمین کو ناز ہی انداز ستر بجتی پر دہن لگوئی ہین خندہ دین امیر سی سعید وقت ہی اتھر ہی سعد طالع نیک میری جگر میری دل میری جانکی سالگرہ خوشی کا جام ہی کمر خوش سب کی تمنا ضرور مرا خاطر و امید دل ہوئی حاصل ملا ہی رشتہ کو اب مرتہ رگ جان کا ہی رشتہ کا بکشان اور گرہ شیرا ہی</p>	<p>پیری ہونے کا چاقا فرحت میں صبر خ مینا می ہی بلبلو تکی نذر رنمہ آرا می ہلال عید تمنا دیا ہی دکھلا می بی آج اسکی خوشی کی یہ بزم آرا می مبارک ایسے تھی آج بادہ پیما می یو کی سالگرہ خودانی دکھلا می ہوئی نصیب گرو کو یہی دل کی رعنائی کہ ان کی شان واد اچرخ کو پسند آ می</p>
---	---

خدا کا شکر کرای شورا و سکی رحمت سے

تیری مراد دل و جان خوب بر آئی

تہیت سالگرہ نوپڑشی ایکس عرف شوری دختر نیک اختر شوری واقع ۶ نومبر ۱۹۸۰ء

<p>خدا فی نیک گٹری آج پیری دکھلا می ہی ہی سات برس جو آج یہ شوری</p>	<p>کہ بعد سال کی یہ سال گرہ جو آئی مراد دل کی یہ فضل کریم پہر پا می</p>
--	--

خدا دراز کسری عمر و عظم ہی بجھتے	عصای سمیری اور دل کی ہوتو اتائی
ستارہ اسکی نصیبی کا ہی رہی روشن	فزون ہوشم من ماباپ کی بومینائی

خدا کا شکر کرا ہی شہور تو خوشی ہو کر
کہ اوس فی تیری لئی لہجہی یہی بھوائی

تہیت روز چہٹی بر خور دار نو نہال مستر سبیل الکنڈاندر صاحب ریس گوا بیار

روز چہٹی ہی آج یہ دل کیا نہال ہی	بخشا خانی سیم کو جو نو نہال ہے
گہر کا چراغ کہتی ہیں اسکو بہت بجا	یہ روشنی پہان میں عجیب مثال ہے
تاریخ نسبت ہفت دسمبر کو یہ ہوا	چوتھی کو جنوری کی چہٹی نیکال ہی
عمر دراز نوح کی مانند دی اسے	یہ آرزو ہماری خداسی کمال ہے

سبیل کی ساتھ شہر میو آج جام جم
دل کو بہت سرور طبیعت بکال ہی

تہیت یوم نسبت مستر چارلی پاول صاحب ریس انگریز

نسبت چارلی ہے عزت افزا	پائی سب کی دل فی خوب فرحت
------------------------	---------------------------

<p>خدا شادی کا دن اپنی دکھا دی مثال شیر و شکر دونو یا ہم درازی عمر میں دونو کی ہوئی سدا دنیا میں یہ پھولیں پہلے خوب ہمیشہ دوست اتنی شاد رہیں</p>	<p>کہ حاصل جس سے ہو دونی مسرت پرین و ایم بہ عزت اور رغبت خدا کی فضل سے اور خوب برکت ملی دولت میجا کی بدولت مخالف کو رہی ہر طرح حسرت</p>
<p>دعا ہی شور کی اب یہ خدا سے کہ گزری دونو کی باعیش و عشرت</p>	
<p>قطعہ مبارکی انعام از پیشگاہ لغت گورنر صاحب بہادر بنام مستر ادورڈ جونسن صاحب انسپکٹر میٹرٹھ بہ جلد دی جس کا رگزاری</p>	
<p>مبارک تمہیں ہوئی اڈورڈ جونسن اور اوس پر دو بالا یہ طرہ ہوا صلہ ہی گویا حسن خدمت کا یہ وہ شمشیر کی اب ہی بی بکھا</p>	<p>یہ شمشیر پائی جو حکام سے ملا اک تمنجی ہی اکرام سے گورنر کی قدر اور انعام سے عدو مانگی پانی نہ اس نام سے</p>

<p>ہیں پیہ ضرب پستول کی ہی غضب نہ کیوں خوش ہوں اونی یہ کام وقت ترقی ہواگی کو اس سے سوا نہ خالی رہے ہر عمر عشرت کبھی</p>	<p>زیادہ صد درجہ مصام سے کہ کرتی ہیں کام حسن انجام سے اسی طرح ہونا اس کام سے شراب و کیا اب اور بس جام سے</p>
<p>یہ آواز غیب آئی ہی بام سے</p>	<p>بڑا عجب رہ پائنگے امی شور وہ</p>
<p>قطعات تاریخ تولید بر خوردار بخانہ شور صاحب از تالیف طبع صاحب موصوف و نیز احباب شان ریکان میرٹھہ وغیرہ قطعه تاریخ اردو از فکر رسا شور صاحب زمیاد رسا کن ضلع میرٹھہ</p>	
<p>شور کو بخشا خدای پاک فی نور نگاہ فکر تاریخ ادسکی جو کی غیب سے آئی نڈا</p>	<p>ہر طرف سی شہرت فرحت ہو بسیار ماوہ کیا خوب اسکی واسطی تیار ہی</p>
<p>یہ خدائی تم کو بخشا نیک بر خور داری</p>	<p>اوسمیں اباک عدد کم کر کی لکھو شور تم</p>

قطعه تاریخ فارسی از تاج طبع شور صاحب موصوف الصدر

ابر عطا و کرم گرد گار	در چمن شور گهر بار شد
جان و دل شور ز نور نگاه	با سرو پا مطلع الانوار شد

بلبل شبید ایه تر تم سرود
زیب چمن نخل شروار شد

ایضا

لله الحمد در کهن سالی	طرب افزاست شور باغ مراد
شجر آرزو شمر آورد	خانه انبساط شد آباد

چمن آرای گلشن کونین
شاد در شک حورمه رخ داد

قطعه تاریخ از طبع موزون حکیم فخر الدین خلف حکیم فصیح الدین صاحب
مرحوم شاعر نامی پیش پشیر

تیری کرم کاغذ یا ادا سو کینو کمر شکر	که بهارم دل امید دل زمانه هوا
--------------------------------------	-------------------------------

نصیب تاج تمنا و آرزو و مراد هی دلیمن فخر طرب لب پی همبار کباب	تیری کرم سی عجب گوهر گانه هوا دفور و لوله شوق کو بیانه هوا
بهار عیشش ہی ایوان شور صاحب ہیں ہزار شکر کہ پیہرا چرخ خانه هوا	
قطعه تاریخ از طبع ذکا و فکر سا حافظ امداد حسین صاحب تخلص ظہور مدرس مدرسہ سرکاری میرٹھ	
یمن قدم عشرت نور نگاہ سے	ایوان شوجیب ہوار شکلا دای طور
یون زمزمہ فروش متہ ہوا سر دوش یوسف جمال اختر پر نور لکھ ظہور	
قطعه تاریخ از تصنیف ممتاز حسین صاحب تخلص افسر خلف الرشید امداد حسین صاحب ظہور	
افسردہم این نوید عشرت تاشوکت جلوہ مد و مہر میمون و مبارک و ہمایون	ہر صبح و سہابہ شور صاحب پا عمر ولقابہ شور صاحب این ماہ لقا بہ شور صاحب

	<p>شیرین حرکات راحت طبع داوست خدابہ شور صاحب</p>	
<p>قطعہ تاریخ انشا عری بدل عبد الحکیم صبا تخلص مجتہد متوطن شہر شیر شاگرد مرتضیٰ تخلص والادت سنگی فرزند نکوی شور صاحب کی نہ کیوں بچ بچ کس طرح کردی لکھو وہ روز خدا عمر مسیح و خضر دی فرزند و دختر کو خیال آیا میری دلدین بچے اک تاریخ نگین کا</p>	<p>جی عیش و طرب محفل میں اور بچ تو بکے کہ نور آفتاب صبح پیشانی پہ ہی جسکے وہ ہو حصین بابا کی تو حصہ میں ہونے کی کف پائی قلم میں اگیارنگ خاں کے</p>	
	<p>صدا محشر یہ آی دفعۃ چرخ چہارم سے خداوند ہوسر پر سایہ دست مسیح اسکے</p>	
<p>قطعہ تاریخ طبع زاد مجی افضل خان صاحب تخلص افضل رئیس شہر میرٹھ مبارک تمکو ہو فرزند صاحب درازی عمر میں اللہ بخش چھٹی نہلائی اسکو ابر حیرت</p>	<p>کیا آبا جس فی آپکا گھر رہی یہ حکمران مثل سکندر کری گل پیش کش ہو نو کار یور</p>	

<p>کہلای گودین باد بہاری کہا دل فی بروی مہر افضل لگا کر فکر کی دریا میں غوطہ</p>	<p>کری سدا گہر شبنم چہا در کوی تاریخ تو ہی پہیچ لکھ کر نکالی میں فی مضمون ٹکی گوہر</p>
<p>کیا پھر مصرعہ تاریخ روشن منور ہو گئی آنکھ شش مادر</p>	
<p>قطعہ تاریخ از طبع متین و فکر نگین منشی قلندر بخش صبا انس کٹرولیس ٹھیر میں بدہ کا پتو</p>	
<p>ابہار جان فرا پہو لو نہیں ہی خوشبو سوا عیش و طرب کا جوش ہی ہرست تا دوش ہی قمری نوا زن سرو پر کھولی کبوتر اپنی پر شاخ و شجر میں عیش ہی دیوار و دین عیش ہی سامان عشرت کیا کھون اور دہم کی کھون دلین کھانہ و لولب پر کھانہ چھپا تا ہم ہاری مہربان وہ صفا اقبال شان</p>	<p>چنا چلی موگر گلشن میں بہر کہانی لگا بی ہوش بل ہوش ہی کیا کچھ ہوا گہر نشا بیل کی گل پر نظر صل علی صل علی شام و سحر میں عیش ہی کیا عیش بخت و اوصا میں حیران ہوں نگر تصا میں ہینا وہ راندن کا قہقہا فرحت فرات فرحت فرا ہیں عیش صبا خوشنیاں اشعار اپنی کھنا</p>

پیشانی فرزند ہی دلین خوشی وہ چند ہی	دیکھا جنتی خورشیدی کیا شور کا بخت رسا
پیری مین پایا ہی گہر لعل بدخشان ہی سپر	بار تمنا کا شجر کس رنگ سی ہولا پہلا
امیر قصان چارونہ کی پری بازنگ یو	اک ہاتھ مین لیکر سبوسا غ کا بہر نادا دا
آرزو کی دل کی مٹی افسردگی چپٹ ہوئی	آخر تمنا کی کلی دیکھو کہلی با صداوا
اجاب ہیں شادی کنان اور دست باہم دف	یعنی یہ ہنگام خزان آئی بہار جان فزا
ای شور صاحب خوش تیر تلمو مبارک ہو سپر	صدقی کرد اب سیم وز رنگہری کی خاطر بر ملا
لعل بدخشان مل گیا سب لکاغم جانار	جانار اچھا ہوا بر لائی حق سب مدعا
یارب زمین پر چرب تلک قائم رہی ہر فلک	زیرا پسر تلک رہی ہی بیتا جاگتا
تاریخ پیشانی ذرا لکھ دو ننھو قطعہ بڑا	سن لین جی یار و آشنا دل سی کہین سب عجا

کیا خوب مصرعہ مل گیا جو فکر تہا جانار

نور البصر پیدا ہوا جنت جگر پیدا ہوا

قطعہ تاریخ از تیناج افکار گہر بار محمد افضل علی تخلص ضو مالک خبار گلہ رستہ بدایون

شور صاحب کی ہی بڑی سرکار

شہر میرٹھ کی رکن عالمی ہیں

صاحب مرتبت امیر کبیر	ہر سخاوت کی انوکھی سبب میں بکار
اول کو خالق فی بعد مدت کی	نیک اطوار بخشا بر خور دار
مصرعہ سال عیسوی لکھہ ضو	
قرۃ العین شور و مہر نگار	
اشعار دعائیہ از نیا یح طبع مرزا محمد وحید الدین حیدر صاحب متخلص بہ ملک یس فتنچور ضلع ایٹم	
شور صاحب ہو مبارک تہمین لخت جگر	بخشتی انگہوں کو ضیا دید روی نور بصیر
شاو و خرم رہی تادور زمانہ یہ پسر	چشم بد کی نہ لگی اسکو کسی وقت نظر
طفل سی ہوی جوان اور جوان سی ہو پیر	نوح کی عمر اسی بخش خدا کی برتر
فضل خالق سی فزون مرتبہ ہو وی اسکا	کشور حثمت و اقبال کا ہو یہ افسر
صورت و سیرت و ثروت میں ہو سب بال	و مبدم ہو وی ترقی پہ یہ روشن اختر
جو کہ دشمن ہوں وہ ہو میں خلا یا پامال	دور عالم میں یہ ہر ایک پہ یہ پای ظفر
ہی یہ درگاہ الہی میں ملک کی پی دعا	
رکھی آباد شب و روز کبار مادر	

تاریخ تولید دختر بخانه شور صاحب از فکر ساکرامت حسن خان جیافو لوگراف و رئیس علیگده تخلص از

دختری داد خداوند بشور	بر سپهر طرب اختر د انم
-----------------------	------------------------

سال تولید به طرز حسن	مریم عصر مکرر خوا نم
----------------------	----------------------

قطعه تاریخ تولید فرزند شور صاحب از نیاج افکار د بار کرامت حسن خان جیافو لوگراف و رئیس علیگده تخلص از

داو حق فرزند چای پیش را	غنچه خاطر رنگ گل شکفت
حسن شیرین بیان تاریخ او	مایه عشرت گل بی خار گشت

ایضا	
------	--

نخل چمن آرزوی مستر جارج	آورد ثمر خاطر عالم شده بس شاد
هاتف بی تاریخ ندو ادب حسن	بشکفت گل گلشن امید خلوا و

تاریخ وفات محدلت حسن خان برادر خورد کرامت حسن خان جیافو لوگراف و رئیس علیگده

آه تربت پر محسن	عزیز محدلت حسن
-----------------	----------------

قطعه مصنفه شور صاحب بر مصرعه تاریخ وفات شهادت خان صاحب مرحوم برین کاس گنج

ضلع ایٹہ چکیہ قلم معجز رقم جناب عاظم علی صاحب تخلص بہ ہر شاعر نامی اکبر آبادی

کیا کوئی دل لگائی دینا سے	سر پہ آنی ہی موت کی آفت
آمدند سے ہی نفس کی عیان	ہی فقط دم کی دم کی یان فرصت
جب میری دل میں فکر سال آیا	بولا ہاتھ کہ لکھے یا عجلت
سوئی باغ جنان شہامت خان	دار فانی سے ہو گئی رخصت

۴۰
بھری ۱۳

ایضا

ہی بہ دنیا مقام عبرت و غور	ہی ہر ایک بات میں تی حیرت
گل جو تھی سند حکومت پر	آج ہی ادنیٰ بن گئی تربت
نہ وہ سامان دولت و تمکین	نہ وہ جاہ اور نہ شوکت و ثروت
ہی دل پیر ملال رہن و بال	دیدہ زار صرفہ رقت
نالہ لب پر ہی آہ سنینہ بین	سرین شوش ہی جوش پر شوش
الغرض شور کب تک افسوس	لکھو سال وفات با عجلت
سوئی باغ جنان شہامت خان	دار فانی سے ہو گئے رخصت

۴۰
بھری ۱۳

قطعه تاریخ وفات مظہر حسین صاحب بنا تخصیص پراپورا از فکر نگارین صاحب زیار ضلع میرٹھ

گمنی جب کہ دنیا سے مظہر حسین	ہوا چشم عالم میں عالم سیاہ
صدافوسل ایسا جوان متین	فدا جب یہ تہی شوکت و غرور جاہ
گیا اس چہانسی بعین شباب	ہوا خانہ صبر و تکسین تباہ
مٹی گانہ یہ وہ داغ و لسی کبھی	خداوند ہر دو جہان ہی گواہ
بجز صبر اسکا نہیں کچھ علاج	کہ پیش آنی ہی یہ سیکو راہ
الم سی اوٹھا سر لکھا شورنی	ہی جانکاہ یکساں غم مرگ آہ

قطعه تاریخ دیوان ہذا از شور صاحب مولف

شکر ہی خالق جہان تازہ کلام پرورد	غیرت سحر ساری معج ہوا بعد صفا
داغ بین اسکی طرز سے طرز سخن کے شوخیاں	باغ ہی اسکی رنگ سے رنگ بیان خوش ادا
طرز بیان طرب اثر حسن و ادب میں بی بدلہ	شوخی لفظ غمرہ و دش عیش مرا فرح فزا
جب ہوشا و جان و دل یکدیکہ سکر رنگ	سال کا ٹکڑا تھا مجھی ہاتھ غیب نی کہا
ہی لب آسمان شور شور کی دہوم ہو گئی	دیوان غیرت بہار نام خدا عجب لکھ

قطعه تاریخ طبع دیوان شور صاحب ریخته خامه ششی ممتاز حسین صاحب افسر ساکن میرٹھ

۳۰۰	شور صاحب گاہی دیوان بی نظیر	لفظین غرت وہ بدرنیر
۲۰۰	زنگ مضمون بیدیل و بی مثال	ہر ادا میں جلوہ شان جمال
۶۰	سحر کاری مضامین تازہ جوش	جلوہ الفاظ ہی اختر فروش
۳۰	شاہد ہر مصرعہ با صدا و	ہی دلاو نیز چہان و دلیر با
۲۰۰	شمع طور عاشقی ہی ہر غزل	بی نظیر و بیدیل و بی بدل
۶۰۰	سامری کاری ہر ایک انداز میں	سحر کی انداز شور و ساز میں
۶۰۰	خوبی و دلچسپی اشعار خوب	ہر روش سی طرفہ مرغوب بالقلب
۷۰	عین خوبی ہر اداسی ہی عیان	کیف بخش روح و آرام روان
۱	اول ہر مصرعہ سی طرفہ دار	طبع گاہی سال افسر جلوہ بار

قطعه تاریخ از پتہ فکر محمد میر خان تخلص آبر بنایب مدبر گورنمنٹ تحصیل سکول بھرتین خراب
حافظہ محمد ادا حسین صاحب پتہ پور پٹیل میرٹھ

دیوان شور نام خدا طرز خاص سے خوبی طرز کیف مضامین بوالعجب باتقنی لب سہا و فکر سالکین	عمدہ ہی لا جواب ہی بیشک عجیب ہی جو کچھ کہو ہر ایک ادا سے نصیب ہے دیوان شور آبر عجیب و غریب ہے
---	---